ماہنامہ ربوہ

خالد

"عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے، حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے، آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کے فرشتے تمہارے ساتھ ہونگے۔ خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اتریں گے۔ اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں ہی میں پورا ہوتے دیکھ لوگے۔ انشاء اللہ"

(خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب)

نبوت۔ فتح ۱۳۵۸ ہش
نومبر۔ دسمبر ۱۹۷۹ء

ایڈیٹر
محمد الیاس منیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

نیز ماجوانان ہیں الٰہی بسند آئیں (الہام حضرت مسیح موعود)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۲۷ شمارہ ۱۱-۱۲

نبوت - فتح ۱۳۵۸ ہش

نومبر - دسمبر ۱۹۷۹ء

— ایڈیٹر —

محمد الیاس منیر

نائبین :- سید حسین احمد
اخلاق احمد انجم
اظہر احمد

معاونین :- منصور عارف

پبلشر :- مبارک احمد خالد ۔ پرنٹر :- سید عبد الحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ خالد ۔ دار الصدر جنوبی ربوہ

الفہرس

• اداریہ :-
ایک آواز - ایک سوال ۔۔۔ ص ۲

• تبرکات :-
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں ۔۔۔ ص ۴

• یہ ایام پھر نہ ملیں گے ۔۔۔ ص ۵

• پیغام صدر ۔۔۔ ص ۹

• افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اجتماع ۱۹۷۹ء ۔۔۔ ص ۱۱

• تیری محبت (نظم) ۔۔۔ ص ۲۴

• اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث - اجتماع ۱۹۷۹ء ۔۔۔ ص ۲۵

• خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (بر موقع الوداعی تقریب) ۔۔۔ ص ۲۹

• غزل ۔۔۔ ص ۳۲

• الوداعی خطاب صدر - اجتماع ۱۹۷۹ء ۔۔۔ ص ۳۳

• رپورتاژ
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء ۔۔۔ ص ۵۰

• فیصلہ جات شوریٰ ۔۔۔ ص ۶۹

• آرزو کے قافلے - وصال کے عنوان ۔۔۔ ص ۷۶

• ابو ریحان البیرونی کا عظیم مسلمان سائنسدان ۔۔۔ ص ۸۱

• [illegible] ۔۔۔ ص ۸۵

• خالد معلوماتی مقابلہ نمبر ۱ ۔۔۔ ص ۸۹

• علمی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام ۔۔۔ ص ۸۹

قیمت سالانہ :- پندرہ روپے

اداریہ

ایک آواز ـــ ایک سوال؟

اکتوبر کی ۲۸ تاریخ کا ذکر ہے دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے لان میں ایک مجمع کثیر تھا۔ ایک جم غفیر تھا ـــ جس کے اندر ایک وجیہہ اور باریش بزرگ ایستادہ تھے ـــ ان کے چہرے پر جیسے نور کی بارش ہو رہی تھی ـــ سفید عمامہ والے بزرگ کے چہرہ سے رعب اور جلال ٹپک رہا تھا اور جب بولتے تھے تو منہ سے جیسے پھول بکھرتے تھے وہ اس ہجوم بیکراں سے مخاطب تھے۔ جس میں ان کی آواز پہنچانے کے لئے ایک اور شخص بلند آواز سے ان کی بات دُہراتا تھا ـــ میں نے سُنا ـــ آپ فرما رہے تھے ـــ

- بلا استثناء ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا جانتا ہو۔
- ناظرہ جاننے والے ترجمہ قرآن سیکھیں۔
- اور ترجمہ جاننے والے آنحضورؐ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن سیکھیں۔
- اور جماعت میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے، دنیا پر احسان کرنے کی خاطر، اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہوئے، دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرہ میں رہتے ہوئے سیکھے۔ اور آئندہ دس سالوں میں ہر احمدی نوجوان کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔
- سب احمدی اسلام کی حسین اخلاقی تعلیم پر قائم ہوں۔ کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔ کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں۔ ہر احمدی بات کا پکا ہو۔ عہد پورا کرے جو کہے پورا کرے چھوٹی چھوٹی باتوں سے جماعت کے اندر رنجش پیدا نہ ہونے دے۔ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اگر کوئی باہمی [illegible] جہاں تک ملکی قانون اجازت دے اسے جماعتی ثالثی کے ذریعہ دُور کرے، کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے!!"

اس عظیم الشان اعلان کا ہونا تھا کہ میں نے محسوس کیا ـــ میرے ارد گرد ان ہزاروں لوگوں کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ـــ آفرین صد آفرین کی آوازیں دبی زبان میں میں نے سُنیں۔

مَیں نے ان چہروں کو غور سے دیکھا سینکڑوں زبانیں یہ کہنے کو بیتاب تھیں ع
جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اے خدام احمدیت! یہ آپ کے انصار بزرگ تھے۔ جو اپنے محبوب امام کے سامنے دلوں میں ان باتوں کا عہد کر آئے۔ جو انہوں نے سُنیں۔

اب امامِ وقت کی یہ آواز آپ تک پہنچائی جا رہی ہے۔ آیئے ہم اپنے آپ سے سوال کریں:۔

خلیفۂ وقت کی یہ آواز ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے۔ ہمیں اس کے لئے کیا کرنا ہے ـــــ ہماری تیاری کس حد تک ہے؟ ـــــ خدا کرے ہم اس سوال کا احسن ترین جواب دینے والے ہوں ـــــ خدا ہمارے ساتھ ہو اور اس کی توفیق دے ـــــ آمین

الوداع

محترم حافظ مظفر احمد صاحب مدیر خالد بعض اہم معروفیات کی وجہ سے اس اہم خدمت سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ مکرم حافظ صاحب موصوف اپنی تین سالہ ادارت کے دوران خالد کے علمی و ادبی معیار کو خوب سے خوب تر بنانے میں کوشاں رہے۔ اور جس جذبہ، جس لگن کے ساتھ خدمات بجا لاتے رہے یقیناً قابلِ قدر ہے۔

اسی طرح جناب ہدایت ناصر بھی نائب مدیر کے فرائض سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور نئے عملہ ادارت کو اس اہم ذمہ داری کو باحسن وجوہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

برکات

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

کروں کیونکر ادا میں شکرِ باری — فدا ہو اس کی رہ میں عمر ساری
مرے سر پر ہے منت اسکی بھاری — چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اس نے بنا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے — چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
شریروں پر پڑے انکے شرارے — نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

روحانی خزائن

"یہ ایّام پھر نہ ملیں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس غرض کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں" نیز فرمایا:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اُسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیئے۔ مَیں نے بعض سے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمّے ہیں یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔

ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اسے غنیمت سمجھیں"

اسی طرح فرمایا:۔

"یہ ایّام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۵۵-۴۵۶)

"اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں ترقی کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

"احمدیوں اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے"

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شاندار کامیابی پر امام جماعت احمدیہ کا تہنیتی پیغام

اکتوبر کی ۱۵ تاریخ کو شہرہ آفاق ڈاکٹر عبدالسلام کو فزکس میں اعلیٰ تحقیقی خدمات کے پیش نظر عالمی اعزاز "نوبل پرائز" ملا۔ آپ پہلے مسلمان سائنسدان ہیں جنہیں یہ انعام ملا۔ آپ کی کامیابی کی خبر نشر ہوتے ہی دنیا بھر سے مبارکباد کے تار اور خطوط موصول ہونے لگے۔ جن میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تہنیتی پیغام سرِ فہرست ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ میری طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پُر خلوص دلی مبارکباد قبول کریں۔ احمدیوں اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے۔ احمدیوں کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے۔ کہ وہ پہلا مسلمان سائنسدان اور پاکستانی جس کو نوبل پرائز ملا۔ وہ ایک احمدی ہے۔ خدا تعالےٰ مستقبل میں آپ کو اس سے بھی عظیم تر اعزاز سے نوازے۔ اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔" (خلیفۃ المسیح)

اس مبارک موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دنیا بھر کے خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو پیغام ارسال کیا۔ اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"اپنی کوششوں کی کامیابی پر دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ اللہ اسے آپ کے لئے بابرکت بنائے۔ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔ ہم سب کو آپ پر فخر ہے۔" (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اس پیغام کے موصول ہونے پر محترم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے ایک مختصر خط میں مبارکباد کا شکریہ ادا کیا - اور اس عظیم کامیابی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی - خدا کرے ایسا ہی ہو - آمین -

اسی طرح اسلامی بنکنگ موومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود اور لیبیا کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے جنرل سیکرٹری ابراہیم المنتصر نے بھی مبارکباد کے پیغام محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھجوائے ہیں -

مبارکباد کے ان پیغامات کی خبر اپنے لندن میں مقیم نمائندہ کے حوالہ سے روزنامہ جنگ راولپنڈی نے شائع کرتے ہوئے لکھا:-

"لندن ۲ر نومبر (نمائندہ جنگ) اسلامی بنکنگ موومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبد السلام کو فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے - انہوں نے پروفیسر عبد السلام کو ایک تہنیتی پیغام میں کہا ہے کہ آپ کا یہ اعزاز مسلمانوں کے لئے باعث مسرت ہے - ہم آپ کی اس کامیابی پر خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو یہ شاندار کام جاری رکھنے کے لئے صحت اور قوت عطا کرے"

طرابلس (لیبیا) کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے سیکرٹری جنرل ابراہیم المنتصر نے بھی پروفیسر عبد السلام کو یہ اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے - انہوں نے کہا ہے آپ کے نوبل انعام حاصل کرنے کی خبر ہم نے بڑی مسرت کے ساتھ سنی ہے ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے لئے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے جو اعزاز حاصل کیا ہے اس میں مسلم بھائیوں کی حیثیت سے ہم شریک ہیں - ابراہیم المنتصر نے پروفیسر عبد السلام کو لیبیا کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے -"

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۳ر نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ اول)

ادارہ خالد ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ آپ ان وجودوں میں سے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے مصداق بنے - آپ نے لاریب علم و معرفت میں اس قدر ترقی کی ہے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب پر امتیازی اور نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے - خدا کرے آپ علمی و تحقیقی میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں - اور بے حساب ترقیات نصیب ہوں - خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ؂

"نوبل انعام"

نوبل انعام ایک سویڈش سائنسدان مسٹر الفرڈ بن ہارڈ نوبل کی یاد میں دیا جاتا ہے۔ نوبل ۲۱ اکتوبر ۱۸۳۳ء میں سٹاک ہوم کے مقام پر جو کہ سویڈن کا دارالخلافہ ہے پیدا ہوا۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء میں اٹلی میں وفات پائی۔ الفرڈ نوبل ایک بہت بڑا کیمیا دان اور انجینئر تھا۔ اس کی وصیت کے مطابق ایک فاؤنڈیشن بنائی گئی جس کا نام نوبل فاؤنڈیشن رکھا گیا یہ فاؤنڈیشن ہر سال ۵ انعامات دیتی ہے۔ ان انعامات کی تقسیم کا آغاز دسمبر ۱۹۰۱ء میں ہوا جو کہ الفرڈ نوبل کی پانچویں برسی تھی۔

نوبل انعام فزکس، فزیالوجی، کیمسٹری یا میڈیسن، ادب اور امن کے شعبوں اور میدانوں میں نمایاں اور امتیازی کارنامہ سرانجام دینے والے کو دیا جاتا ہے۔ ہر انعام ایک طلائی تمغہ اور سرٹیفکیٹ اور رقم بطور انعام جو کہ تقریباً ۸۰،۰۰۰ پونڈ پر مشتمل ہوتی ہے دی جاتی ہے۔ نوبل انعام حاصل کرنے والے امیدواروں کے نام مختلف ایجنسیوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں اور وہ انعام کے صحیح حقدار کا فیصلہ کرتی ہیں۔

مثلاً فزکس اور کیمسٹری۔ رائل اکیڈمی آف سائنس سٹاک ہوم کے سپرد ہوتی ہے۔

فزیالوجی یا میڈیسن۔ کیرولین میڈیکل انسٹی ٹیوٹ سٹاک ہوم کے سپرد ہوتی ہے۔

ادب کا مضمون۔ سویڈش اکیڈمی آف فرانس اور سپین کے سپرد۔

اور امن کا انعام ایک کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے جس کے پانچ ممبر ہوتے ہیں جو کہ ناروجین پارلیمنٹ چنتی ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

ـــــــ پیغام ـــــــ

برادران!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ یہ بہت عظیم کام ہے اور ایک لحاظ سے کٹھن اور مشکل بھی۔ مگر وعدہ الٰہی ہے اس لئے یہ تو ہو کر ہی رہنا ہے۔ ہمیں فکر یہ ہے کہ ہم ان عظیم مقاصد کے لئے کس قدر قربانی کرتے اور کوشش کرتے ہیں۔ کام کی نسبت سے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے آپ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ اہلِ دنیا کے برعکس کردار ادا کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ دنیا میں چلنے والی تند ہوا کے الٹ چل رہے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کے ہر کام میں رکاوٹ پڑنا قدرتی بات ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں یہی بات نظر آتی ہے کہ دنیا ان کے خلاف اٹھی۔ اور اس نے ان کی شدید مخالفت کی۔ کیونکہ ان کی تعلیم دنیا والوں کے خلاف ہوتی تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔ اس لئے آپ کو تکالیف برداشت کر کے خدمتِ دین کرنا پڑے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ دکھ کے بعد سکھ اور آرام کا وقت آتا ہے۔ ایک کسان جب فصل کاشت کرتا ہے۔ تو اسے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ دن رات محنت کرتا ہے تب جا کر وہ فصل کاٹتا ہے۔

ہم جس مقصد کے [illegible] ہیں وہ رضائے الٰہی حاصل کرنا ہے۔ اس کے لئے یقیناً ہمیں بہت قربانی دینا پڑے گی۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمارے اندر نظامِ خلافت موجود ہے۔ امام کے بغیر کوئی دینی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہمیں کس وقت کس قسم کی اور کیا قربانی اور کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح تحریک فرماتے ہیں۔ اس سال اجتماع انصار اللہ کے موقع پر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن عظیم سیکھنے کے لئے تحریک فرمائی ہے

تمام احمدی قرآن شریف کی تلاوت کرنا جانتے ہوں ۔ جو ناظرہ پڑھ لیں ۔ وہ ترجمہ سیکھیں ۔ اور جو ترجمہ جانتے ہوں وہ تفسیر سیکھیں ۔ معنی و مطالب سمجھیں ۔ تاکہ ہم قرآن شریف کے مطابق عمل کر سکیں اور دنیا کے لئے معلّم اور استاد بن سکیں ۔ اس تحریک کا ایک اور بھی مقصد ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ۔ **آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے جب لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اس وقت ہم انہیں اسلام اور قرآن عظیم سکھانے کے قابل ہوں ۔ اس کے لئے تیاری فرمائیں ۔**

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اس مقصد میں کامیاب کرے اور حقیقی خادم بنائے ۔ آمین ۔

محمود احمد

۷۹/۱۱/۲۶ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خیالات کی مخفی رَو

" ایک سیاح لکھتا ہے میں نے جنگل میں دیکھا کہ ایک گلہری بے تحاشا دوڑ رہی ہے مگر دور نہیں جاتی پھر پھر کر اسی جگہ آجاتی ہے میں نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک سانپ سر نکالے اس کی طرف دیکھ رہا ہے آخر وہ بالکل اس کے نزدیک چلی گئی اور سانپ اسے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ میں نے اسے کوڑا مارا اور وہ بھاگ گیا ۔ یہ سانپ کے خیالات کا ہی اثر تھا کہ وہ گلہری بھاگ کر دور نہ جا سکتی تھی اور آخر بالکل قریب آگئی ۔

ایک اور سیاح لکھتا ہے افریقہ کے ایک جنگل میں میں نے دیکھا کہ ایک پرندہ پھڑ پھڑا رہا ہے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سانپ اس کی طرف نظر جمائے بیٹھا ہے میں نے سانپ کو مار دیا ۔ بعد میں دیکھا تو وہ جانور بھی اس خوف اور صدمہ سے کہ میں پکڑا جاؤں گا ۔ مرا پڑا تھا ۔

انگلستان میں ایک اور طریق سے تجربہ کیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک جنس کے دو کیڑے لائے گئے ان میں سے ایک کو پانچ میل کے فاصلہ پر رکھ دیا گیا مگر وہ دوسرے کیڑے کے پاس خود بخود پہنچ گیا ۔ یہ خیالات کی رو کا ہی نتیجہ تھا ۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے چیونٹیوں کا گھر بنایا جسے چاروں طرف سے بند کر دیا اس کے بعد دیکھا گیا کہ باہر کی طرف سے چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں جب اس کمرہ کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اسی جگہ چیونٹیاں ادھر ہی جا چمٹیں حالانکہ درمیان میں دیوار حائل تھی ۔ " (منہاج الطالبین صـ۴۸)

جس عظمت اور رفعت پر ایک مسلمان کو بٹھایا گیا ہے اگر وہ اُسے پا دیکھے تو

دُنیا سے ہر قسم کا فساد دور ہو جائے اور ہر طرح امن قائم ہو جائے

ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ دیکھے کہ کسی کی دنیا میں حق تلفی تو نہیں ہو رہی

"ہر ذہین بچّہ جو زیادہ سے زیادہ تعلیم جو وہ حاصل کر سکتا ہے حاصل کرے"

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پینتیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر مورخہ ۱۹ ر اخاء ۱۳۵۸ھش مطابق ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے جو افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج ہے۔

(مرتبہ۔ محمد انور قریشی۔ رکن شعبہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خدام کی حاضری کے بارہ میں فرمایا:-

" امسال میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تمام جماعتوں کے نمائندے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ نمائندے شام تک آتے رہتے ہیں بعض مجبوریوں کی بناء پر بعض لوگ کل بھی آتے ہیں تھوڑے بہت اِکّا دُکّا۔ اس وقت تک جو شکل نکلی ہے وہ یہ ہے کہ گزشتہ برس آخری دن ۶۵۳ مجالس شامل ہوئی تھیں اور آج پہلے دن ۷۷۴ مجالس شامل ہوئی ہیں آخری دن سے زیادہ ہیں مگر کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ اور ممالک بیرون پچھلے ۴ امسال ۶۔ خدام بیرون پچھلے سال ۲،۹۰۲ امسال ۳،۱۲۹ - یہ پہلے دن ہی فرق پڑا ہے خدا کرے احباب اور دوست۔ کچھ تھوڑی سی بیداری پیدا ہوئی ہے پہلے کے مقابلہ میں

پھر فرمایا:-

"پہلے بھی کئی بار اپنے خطبات میں میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عظیم شریعت بنی نوع انسان کی طرف لیکر آئے قرآنِ عظیم کی شکل میں پہلی دفعہ انسان نے یہ دیکھا کہ دنیا کی ہر چیز کے حقوق قائم بھی کئے گئے اور ان کی حفاظت بھی کی گئی۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف انسانوں کے لئے رحمت نہیں تھے بلکہ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ تھے۔ ساری کائنات کے لئے کائنات کی ہر شے کے لئے رحمت بن کر دنیا کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور نوع انسانی اس کائنات کا ایک حصہ ہے اور ایسا حصہ ہے جس کے لئے نہ صرف اس جہاں کی نعماء باری مقدر ہیں بلکہ مرنے کے بعد ایک زندگی بھی موعودہ ہے یعنی جس کا وعدہ دیا گیا ہے اس کو۔ اور یہاں نہ سمجھ میں آنے والی نہایت ہی عظیم۔ اس دنیا کے مقابلے میں بہت حسین بہت زیادہ سرور پیدا کرنے والی نعماء انسان کی اُخروی زندگی سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ انسان کے علاوہ کائنات کی کوئی ایسی شے نہیں کہ جس کو دنیوی فنا کے بعد پھر جنت میں لے جایا جاتا ہو اور وہاں اس کو نعماء ملنی ہوں۔ انسان کو اس جہان میں اس لحاظ سے سب سے بڑا حصہ ملا کہ اس کو یہ قوتیں اور استعدادیں دی گئیں کہ دنیا کی ہر چیز سے وہ فائدہ اٹھائے تاکہ اُخروی زندگی میں ایک تربیت یافتہ اور کامل نشو ونما حاصل کرنے کے بعد۔ وہ داخل ہونے والا ہو۔ اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ انسان کے جو حقوق قائم کئے گئے ہیں وہ کسی اور نوع کے قائم نہیں کئے گئے۔

حقوق کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ (تمہید کے بعد اب میں اصل مضمون کی طرف آرہا ہوں) کہ تین پہلو سے ہم حقوقِ انسانی کو دیکھ سکتے ہیں ایک وہ حقوق ہیں جو ہر فردِ واحد کو اپنے نفس کے لئے ادا کرنے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ۔ یاد رکھو کہ تمہارے نفوس کے بھی تمہارے نفوس پر کچھ حقوق ہیں۔ موٹی مثال جو آسانی سے انسان سمجھ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔ نہ اس قسم کا فقر جیسے غیر مذاہب کے فقیر جنگلوں میں جا کے دنیا کی ان نعمتوں سے خود کو محروم کر لیتے ہیں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پیدا کی تھیں۔ اس قسم کا فقر جو ہے اس کی اجازت انسان کو نہیں دی گئی۔ وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ اس کے آگے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ جو تیرے نفس کا حق ہے اور تو ادا کر سکتا ہے اسے ادا کرنا فرض ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جو تیرا حق نہیں ہے وہ اپنے نفس کو نہ دے۔ کہ خدا تعالیٰ ناراض ہو کر سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ ایک پہلو یہ ہے حقوق کا۔

ایک پہلو یہ ہے کہ جو ہر انسان نے دوسرے انسان کے مثلاً زید کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ مادی

دنیا کو اگر ہم دیکھیں تو دنیا میں اس کائنات میں جو چیز بھی پیدا کی گئی ہے وہ نوعِ انسانی کا مشترکہ ورثہ ہے کسی ایک شخص یا کسی ایک ملک یا کسی ایک گروہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس ساری کائنات کو پیدا نہیں کیا بلکہ نوعِ انسانی کا مشترکہ ورثہ ہے پس اور ہر شخص کے ذمے یہ فرض عائد کیا گیا ہے اسلام میں کہ وہ دیکھے کہ دنیا کے کسی انسان کے کوئی حقوق تلف تو نہیں ہو رہے۔ تو ایک پہلو حقوق سے تعلق رکھنے والا حقوق کے حصول کے ساتھ ہے حق لینے کے ساتھ۔ حق لینے میں بہت سی پابندیاں لگائیں۔ اُخروی نعماء کے حصول کے لئے بہت سی ایسی تعلیمیں ہمیں نظر آتی ہیں کہ اگر تھوڑا حق اپنا اس دنیا میں چھوڑ دو گے تو بہت زیادہ تمھیں اللہ تعالےٰ جزا دوسری دنیا میں دے گا مثلاً اگر کسی شخص نے اس کی کوئی حق تلفی کی ہے تو اسلامی تعلیم میں دو حق بنتے ہیں اس شخص کے جس کی حق تلفی ہوئی۔ ایک یہ کہ وہ اپنی حق تلفی کا بدلہ لے۔ مثلاً اگر ایک شخص نے دوسرے کے سو روپے مار لئے تو جس کے وہ سو روپے تھے اس کا اسلام نے حق قائم کیا کہ وہ اپنے سو روپے وصول کرے ایک یہ۔ دوسرا اسلام نے یہ کہا کہ ایک اس سے بھی بہتر سودا تمھیں بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اگر تم یہ سمجھو کہ حق تلف کرنیوالے کو اگر تم نے سو روپیہ معاف کر دیا تو اس کی اصلاح ہو جائیگی اور اور بہت سارے لوگوں کی حق تلفی کی جو اس نے ایک عادت ڈالی ہوئی ہے اس سے وہ چھٹکارا

حاصل کر لے گا۔ اور وہ جو خدا سے دور جا رہا ہے دور نہیں جائے گا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے پیار کو حاصل کر لے گا۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ اگر اصلاح کی صورت ہے تو اس کو معاف کر دو۔ تو یہ دو صورتیں اس حکم میں پائی جاتی ہیں۔ پس ایک تو یہ صورت ہے اپنے نفس کے حقوق ادا کرنے کی

دوسری صورت جو اپنے حقوق حاصل کرنے کی ہے اس میں آگے دو شکلیں بنتی ہیں۔ حقوق حاصل کرنے والے دو جماعتوں میں بٹ جاتے ہیں ایک کو قرآنی اصطلاح میں سائل کہا گیا ہے اور دوسرے کو محروم کہا گیا ہے۔ یعنی (۱) اگر وہ اپنا حق تلف ہوتا دیکھے تو مطالبہ کرے کہ میرے حقوق کیوں تلف ہو رہے ہیں مجھے دو میرے حقوق۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ "سائلین" کی جماعت ہے۔ اور یا (۲) وہ بعض فتنوں سے معاشرے کو بچانے کی خاطر خاموشی اختیار کرے یا خدا تعالےٰ کے پیار کے حصول کے لئے خاموشی اختیار کرے تو ایسے لوگ قرآنی اصطلاح میں "محروم" کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں یعنی اپنے حق کے لئے شور نہیں مچاتے۔ کہتے ہیں ہم خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ تاکہ نوعِ انسانی کا کوئی گروہ یا اس زمین کا کوئی خطہ کسی قسم کے فتنہ و فساد میں نہ پڑ جائے۔ اس وقت میں ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق تفصیل سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ یعنی حقوقِ نفس کی ادائیگی وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا۔ اور جو حق لینے کا سوال ہے

اس کے متعلق بھی میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ایک تیسرا پہلو ہے "حق" کا۔ اور وہ ہے حق ادا کرنا۔ اس وقت اس کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ ہر شخص کے حقوق کی ادائیگی کرے خلوص نیت کے ساتھ، بیدار اور چوکس رہ کر۔ اور اس کی لمبی تفصیل ہے۔ موٹی موٹی باتیں میں پہلے بتا دوں۔ ایک یہ ہے کہ مال کے لحاظ سے جو دوسروں کے حقوق ہیں وہ ان کو دیئے جائیں خواہ وہ (وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ الذاریات۔ آیت ۲۰) سائل کی جماعت سے تعلق رکھنے والے ہوں یا محروم کی جماعت سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ دیکھے کہ کسی کی دنیا میں حق تلفی تو نہیں ہو رہی۔ اور اگر اسے نظر آ رہی ہو تو جہاں تک اس کے اختیار میں ہو پیار کے ساتھ اور معاشرے کی فضا کو منتشر اور پراگندہ کئے بغیر اور فساد پیدا کئے بغیر اس کو حق دلانے کی کوشش کرے۔ اور اگر خود اس کے ذمے حق ہو تو دینے کی کوشش کرے۔ مالی لحاظ سے کوئی شخص ایسا اس دنیا میں نہیں ہونا چاہیئے کہ جو اس کا حق ہے وہ اُسے نہ ملے۔

اور یہاں میں وضاحت کر دوں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ ہر فردِ واحد کا یہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی طور پر کسی کو دی ہیں ان کی نشوونما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ اسے ملنی چاہیئے۔ یہ اس کا حق ہے۔ اور جب نشوونما اپنے کمال تک پہنچ جائے تو اس کمال پر اس قوت اور استعداد کو قائم رکھنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے ملے۔ ہر شخص دنیا کا صحت مند جسم رکھتا ہو۔ ہر ذہین بچہ زیادہ سے زیادہ تعلیم جو وہ حاصل کر سکتا ہے حاصل کرے۔ اور ہر ذہین بچہ جب اپنی تعلیم سے فراغت حاصل کرے تو اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔ (النساء آیت: ۵۹) کے مطابق اہلیت کے مطابق اس کی تقرری ہو۔ اور اعتقاد کا تعصب یا علاقائی تعصب یا ملکی تعصب یا خاندانی تعصب یا قومی تعصب اس حق کی ادائیگی میں روک نہ بنے۔

اخلاقی لحاظ سے ہر فرد کا اور مجموعی طور پر قصبوں میں رہنے والے گاؤں اور شہروں میں رہنے والے ڈسٹرکٹس یا علاقوں میں رہنے والے ملکوں میں رہنے والے دنیا میں رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا معاشرہ قائم کریں کہ جس میں گندگی پنپ ہی نہ سکے۔ اور یہ معاشرے کا دباؤ ہے کہ (ایک مثال دے دوں) جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس چھوٹے سے قصبہ میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ انسان جمع ہو جاتے ہیں یہاں کی آبادی ملا کے۔ مرد بھی ہوتے ہیں عورتیں بھی ہوتی ہیں بچے بھی ہوتے ہیں۔ بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارا جو معاشرہ ہے اللہ کے فضل سے اس وقت تک یہ حال ہے۔

اور خدا کرے کہ قیامت تک ہمارے مرکز کا یہ حال رہے شائد آپ یہ محسوس نہیں کرتے کیونکہ آپ کو عادت پڑ گئی ہے۔ مگر بیرون پاکستان سے آنے والے احمدی یا عیسائی یا دوسرے لوگ جو بھی آتے ہیں وہ حیران ہوتے ہیں کہ سڑک کے ایک طرف عورتیں جا رہی ہیں دوسری طرف مرد جا رہے ہیں۔ اور کوئی مرد آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھ رہا کہ ہمارے دوسری طرف سڑک کے کس قسم کی مخلوق ہے جو چل رہی ہے۔ کوئی آوازہ نہیں کسا جاتا ہے دنیا کے سارے ممالک میں سوائے ربوہ کے آپ کو یہ نظارہ نظر آجاتا ہے راہ چلتی لڑکی کو چھیڑنے کا نظارہ۔ کہیں زیادہ کہیں کم۔ کہیں عیسائیوں کے علاقے ہیں جہاں کم نظر آتا ہے کہیں دہریوں کے علاقے ہیں جہاں کم نظر آتا ہے کہیں عیسائیوں کے اور دہریوں کے علاقے ہیں۔ جہاں یہ نظارہ زیادہ نظر آتا ہے لیکن صرف یہ ایک مقام ہے کہ جس میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوتا کہ کسی لڑکی یا عورت پر آوازہ کسا گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ بعض دفعہ غیر تربیت یافتہ غیر احمدی باہر سے آجاتا ہے اور وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر پوری طرح ہماری فضا کے دباؤ کے نیچے نہیں آتا اور منہ سے اس کے اس قسم کی بات نکلتی ہے لیکن چند منٹ کے اندر ہی اس کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس نے غلطی کی اور اس کو معافی مانگنی پڑتی ہے۔ تو یہ معاشرے کا کام ہے اور یہ ہر احمدی کا کام ہے کہ ایسا معاشرہ پیدا ہو ایسی فضا پیدا ہو کہ جو اخلاقی اقتدار اسلام قائم کرنا چاہتا ہے وہ دنیا میں قائم ہوں اور اتنا حسن پیدا ہو جائے اتنا سکون پیدا ہو جائے ذہنی طور پر اور اتنا امن پیدا ہو جائے علاقے میں اگر یہ اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے۔ اغوا ہے بچوں کا۔ بڑی سخت لعنت ہے۔ اور لیکن یہاں میرے علم میں تو نہیں کوئی واردات اگر کوئی ہوئی ہے تو اس میں ہم ملوّث نہیں۔ باہر سے آیا ہوا کوئی gang (گینگ) ہو تو ہو۔

یہ بات بھی میں واضح کر دوں کہ اس قسم کی گندی باتیں جو ہیں ہزار میں ۹۹۹ پاکستان کے شہری شریف ہیں اور ان میں ملوث نہیں۔ وہ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے اس قسم کے گندے افعال کو برا سمجھتے ہیں اور اسلامی اقدار پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن میں بعض دفعہ مذاق میں کہا کرتا ہوں کہ ہماری شرافت گونگی ہے بولتی نہیں جہاں بولنا چاہیئے۔ اگر ہماری شرافت کو زبان مل جائے تو اسلامی اقدار ہمارے معاشرہ میں بہت جلد پیدا ہو جائیں۔ اور ہمارا تعلق تو صرف اپنے ملک سے ہی نہیں حبّ الوطن من الایمان" اپنے وطن سے بڑا پیار ہے ہمیں۔ اور ہر نیک قدم جو ہم اٹھائیں گے اس کے اچھے اثرات سب سے پہلے ہمارے ملک میں ہی ظاہر ہونگے لیکن میرے مخاطب ساری دنیا کے احمدی اور میرا

مسئلہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے خواہ وہ دہریہ ملک ہو یا عیسائی ملک ہو یا بد مذہب ہو (افریقہ میں بعض علاقے ایسے ہیں) بہر حال وقت آگیا ہے کہ کوئی گروہ انسانوں میں سے اسلامی اقدار کو قائم کرنے کا بیڑہ اٹھائے۔ اور اس کے لئے اپنی نوجوان نسل کو اور اپنے اطفال کو تیار کرے اور ان کے ذہن میں بار بار یہ بات ڈالے کہ تمہارے اوپر یہ ذمہ داری ہے۔ دوسرے کے حقوق تم نے ادا کرنے ہیں اور اسی طرح بار بار سنیں گے جب بڑے ہونگے سوچیں گے بات ان کی عقل میں آئے گی کہ جو باتیں ہمیں کہی جا رہی ہیں اس کی ضرورت ہے تو ایک نیک تبدیلی آہستہ آہستہ جو پیدا ہو رہی ہے۔ اس سے سارے متاثر ہوں گے۔ پھر صداقت جس کو جہاں نظر آئیگی وہ قبول کرے گا اُسے۔

اسلام نے یہ کہا ہے کہ ہر شخص کا حق ہے خواہ اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو خواہ وہ خدا تعالےٰ کے وجود سے منکر ہو اس کا یہ حق ہے کہ اس کا معاشرہ گندگی سے پاک ہو۔ شرافت ہو شرافت ہو حسن عمل ہو۔ جہاں زبان کی مٹھاس ہو جہاں فکر و تدبر میں عظمت ہو جہاں محبت اور پیار کی فضا ہو۔

پھر رُوحانیت ہے (ہر شخص کے حقوق میں بتا رہا ہوں) روحانی لحاظ سے ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی روحانی طاقتوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچائے۔ اور انسان کی رُوحانی طاقتوں کی نشوونما کا کمال یہ ہے کہ اس کا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم سے ایک زندہ تعلق پیدا ہو جائے اور وہ اس کے پیار کے جلوے اپنی زندگی میں دیکھنے لگے اور اس کی پیاری اور میٹھی آواز اس کے کان سنیں اور اس کے وجود کے اندر ایک انقلاب عظیم بپا کر دیں اور اس کی ہیئت بدل دیں۔ اور اس کے وجود کے سارے گندوں کو جلا کے خدا کے قدموں میں اس کو لا کھڑا کریں۔ اور نوع انسانی کا بہترین خادم بن جائے وہ۔

تو میں بتا یہ رہا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام میں ہر فرد واحد کے حقوق قائم کئے ہیں کہ جسمانی حقوق غذا کے لحاظ سے، کپڑے کے لحاظ سے، طبی امداد کے لحاظ سے shelter (شیلٹر) کے لحاظ سے کہ گرمی سردی بارش اور دھوپ اسے تکلیف نہ دے۔ اور یہ سارے حقوق اس کے پورے کئے جائیں۔ اور پھر ذہنی حقوق ہیں۔ ذہنی لحاظ سے ہر بچے کی اگر پرورش کرتی نوع انسانی تو اس وقت تک دنیا میں جتنے سائنسدان ہیں جن کی تحقیق اور جن کی لگن نے اور جن کے دل کے اس جذبہ نے کہ وہ خادم انسانیت بنیں انسان کو جہاں تک اس وقت پہنچایا ہے اس سے ہزار گنا زیادہ علمی فضا کی رفعتوں میں انسان پہنچ چکا ہوتا۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے انسان کی کہ ابھی تک خدا تعالےٰ نے جو یہ تعلیم دی۔ کہ

ہر شخص کو اس کا حق دیا جائے وہ اس تعلیم کو سمجھا نہیں اور اگر ایک بچے کو یہ حق ملا اور تعلیمی میدان میں اس نے ترقیات کے مدارج طے کئے وہاں نو ۹ ایسے بچے یا شاید ننانوے ۹۹ ایسے بچے کہ جن کو وہ حق نہیں ملا اور وہ جو اپنے روشن ذہن اور ذہنی استعداد سے نوعِ انسانی کی خدمت کر سکتا تھا اس سے صرف وہی نہیں بلکہ نوعِ انسانی بھی محروم ہو گئی۔ اچھے اخلاق پیار کی فضا پیدا کرنا تو بہر حال معاشرے سے متعلق ہے یعنی اجتماعی زندگی سے اس کا بہت بڑا تعلق ہے۔ روحانیت کا بھی اس سے تعلق ہے لیکن روحانیت کا ایک بڑا حصہ پوشیدہ ہے۔ ایک حصہ ظاہر بھی ہے جو نمونہ بنتا ہے دوسرے کے لئے۔

ان چاروں (یعنی جسمانی۔ ذہنی اخلاقی روحانی) قوتوں میں سے ہر ایک دولت کا مطالبہ کر رہی ہے۔ مثلاً متوازن اور طیّب غذا ملے ہر انسان کو۔ اس کی تفصیل میں میں نہیں جاؤں گا۔ اتنا کافی ہے کہ متوازن طیّب غذا ملے ہر ایک کو۔ متوازن طیّب غذا کو ہضم کرنے کے لئے جس قسم کی اُس فردِ واحد کو ورزش کی ضرورت ہے اس کا سامان پیدا کیا جائے۔ وہ بھی پیسہ مانگ رہا ہے۔ پھر اس صحت مند جسم سے نوعِ انسانی جو فائدہ اٹھا سکتی ہے اس مقام پر ہر فرد کو رکھا جائے تا کہ وہ دوسرے انسانوں کا خادم بن کر ان کی خدمت میں لگا رہے اور ان کے فائدے کے کام کرنے والا ہو۔ پھر ذہن ہے ذہنی قوت اور استعداد اور چیز ہے اور اس قوت اور استعداد کا نشوونما اور اس کو صحت مند رکھنا یہ اور چیز ہے مثلاً جو ذہین افراد ہیں ان کے اور جو پہلوان ہیں ان کے کھانوں میں فرق ہے۔ بڑا زبردست فرق ہے۔ جس قسم کے پہلوان جسم کو کھانے چاہئیں اس سے بالکل مختلف کھانے ایک ذہین دماغ کو چاہئیں۔ اور اس کے نہ [illegible] کی وجہ سے (طب کی تحقیق کی رو سے) بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بڑی مہارت کے ساتھ غذاؤں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے دماغ پیدا کئے ہیں جو اس فن میں یعنی غذاؤں کے علم میں طبی مہارت حاصل کر سکیں ایسے دماغوں سے کام لینا چاہیئے۔ پھر اسلام کے اخلاقی اقدار ہیں وہ چاہئیں ہمیں ایسے مومن بندے چاہئیں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ زار ہوں کیونکہ اخلاق کا معلّم نوعِ انسانی کے لئے بعثتِ نبویؐ کے بعد سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں اور وہ عشاقِ محمدؐ بتائیں دنیا کو کہ اسلامی اقدار کیا ہیں۔ وہ بتائیں دنیا کو کہ وہ شہر۔ رؤساء مکّہ جہاں بستے تھے جنہوں نے اڑھائی سال تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب۔ متبعین کو بھوکا مارنے کی کوشش کی تھی۔ ہجرت

کے بعد مدینہ میں جب ان رؤساء کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغام ملا کہ کیا اپنے بھائیوں کو بھوکا مارو گے؟ (رؤساء مکہ کو خدا تعالیٰ نے سبق دینے کے لئے وہاں قحط کے آثار پیدا کئے) اسی وقت آپ نے حکم دے دیا کہ انکو راشن بھجوانے کا انتظام کرو تو یہ جو اخلاقی اقدار اسلام کے ہیں یہ دنیا میں وہی قائم کر سکتا ہے - اسلامی تعلیم کے مطابق جو اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہو۔

میرا مطلب ان اسلامی اقدار سے ہے جو فطرت انسانی کا حصہ ہیں - اور سارے اسلامی اقدار فطرت انسانی کا حصہ ہیں اس واسطے کوئی مسلمان ہے یا نہیں ہے وہ اس دائرہ کے اندر آجاتا ہے اور ان کو اس دائرہ کے اندر رہنا چاہئے - نیز فرمایا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ - (الذاریات آیت: ۵۷)

روحانی لحاظ سے ہر فرد کا یہ حق ہے کہ روحانی رفعتوں کے حصول کی جو قوت اور استعداد اسے خدا تعالیٰ نے دی تھی اس کے مطابق اس کی پرورش کی جائے یہ اس کا حق ہے اور اسکے لئے مثلاً کتابوں کی اشاعت کی ضرورت ہے واقفین کی ضرورت ہے - ہر ہر قدم جو ہے وہ پیسہ مانگتا ہے - خود تنگی اٹھا کے دین اسلام کی خدمت۔ قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس لئے احمدی ذہن کو تیار ہونا چاہیئے۔

پھر جذبات کے حقوق ہیں (میں چند مثالیں دوں گا) اس قدر خیال رکھا ہے جذبات کا کہ مشرک جو سب سے بڑا گناہ کرنے والا قرآن کریم کی رو سے شرک کا گناہ معاف نہیں کیا جاتا - پچھلے ایک خطبے میں بھی میں نے کہا تھا کہ قرآن کریم نے کہا ہے شرک کا گناہ معاف نہیں ہوتا - باقی سارے گناہ میں معاف کر دوں گا - شرک کو معاف نہیں کروں گا -

تو جو مشرک ہے کیا اس کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم کی تعلیم میں) کلی طور پر محروم کر دیا ہے؟ یہ تو رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ میں جس رحمت خداوندی کا اعلان کیا گیا ہے بظاہر اس کے خلاف ہے - میرے ذہن میں یہ تھا کہ میں بات سمجھا نہیں یہ نہیں ہو سکتی اسلامی تعلیم - تو پھر میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ کہنا کہ میں شرک کے گناہ کو معاف نہیں کروں گا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں شرک کے گناہ کی جو سزا ہے اس میں کمی نہیں کروں گا - پس مشرک پر خدا تعالیٰ کی رحمت اس شکل میں نازل نہیں ہوتی کہ کلی طور پر اس کو خدا معاف کر دے - لیکن اس شکل میں ضرور نازل ہوتی ہے کہ خدا کہتا ہے مثلاً سو اکائیاں سزا ہے تمہاری تو پچاس میں معاف کر دیتا ہوں - کلی معاف نہیں کی - وہ بھی رحمت کا ایک جلوہ ہے کہ اگر پچاس ہزار

سال اس نے دوزخ میں جلنا تھا تو اس کو کہا کہ تمہیں پچاس سال کے بعد جہنم سے نکال لوں گا۔ معاف تو نہیں کیا دوزخ کی سزا اس کو مل گئی لیکن پوری بھی نہیں ملی رحمت نے جوش مارا اور اس کی سزا میں کمی کر دی۔ سزا معاف کرنا اور چیز ہے سزا میں کمی کر دینا دوسری چیز ہے۔ تو یہ جو روحانی پہلو ہے ہر انسان سے تعلق رکھتا ہے ان سے بھی جنہوں نے یہ اعلان کیا کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دینگے ان کے متعلق بھی خدا نے کہا کوشش کرو کہ (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ) یہ لوگ بھی میرے بندے بن جائیں۔

ان کو خدا کا بندہ بنانے کے لئے یوگوسلاویہ کے دہریہ کمیونسٹ نے تو کوشش نہیں کرنی۔ ان کو خدا کا بندہ بنانے کے لئے جماعت احمدیہ نے کوشش کرنی ہے اور کر رہے ہیں مثلاً ڈنمارک میں عبدالسلام میڈسن (جو آج ان کا نام ہے) بڑے سخت غالی قسم کے کمیونسٹ تھے تا ابطا شریعنی اپنی پتلون میں چھرا رکھا کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ بڑی رحمت ان پر نازل ہوئی اور جماعت احمدیہ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملی کہ اسلام کا حسن ان کے سامنے اس طرح پیش کریں کہ وہ اس کا گرویدہ ہو جائے۔ پھر قرآن سے پیار پیدا ہوا۔ پھر انہوں نے قرآن سیکھا سمجھا۔ اس کا مطالعہ کیا اور اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کر دیا۔ جو بڑا مقبول ہوا ان کے ملک میں۔ تو یہ تبدیلی ذہنی۔ روحانی ان میں پیدا ہوئی۔ روحانی طور پر کہ ایک خدا کے منکر خدا کے دشمن خدا کے نام کو زمین سے مٹانے کیلئے تیار نیز آسمانوں سے بھی۔ خدا کا عاشق بن گیا اور اب اس سے کوئی بات کرے اسلام کے متعلق تمہیں کیا پھل ملے اسلام لانے کے۔ تو وہ بڑے سکون اور بڑے وجد کے ساتھ کہتا ہے کہ مجھے سچی خوابیں آنے لگ گئیں۔ میرا خدا سے تعلق پیدا ہو گیا مجھے یہ پھل ملا ہے اسلام لانے کا۔ یہ تبدیلی آپ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ آپ کو کرنی چاہیئے کوئی احمدی کھڑے ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ نوع انسانی جائے جہنم میں مجھے کیا نوع انسانی نے جہنم میں نہیں جانا کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا تھا کہ میرا فدائی میرا ایک غلام ایسا پیدا ہوگا جو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ اس کو ماننے والے ہیں آپ۔

اتنا بڑا گناہ ہے شرک۔ مگر پھر بھی مشرک کے جذبات کا بھی خیال رکھا گیا۔ قرآن کہا مشرک کے جذبات کو بھی ٹھیس نہیں لگانی تم نے۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الانعام آیت ۱۰۹)

جو بتوں کی پرستش کرنے والے ہیں تم نے ان کو بُرے ناموں سے یاد نہیں کرنا۔ گالی دو گے جذبات کو ٹھیس لگے گی۔ بت کو بھی بُرا نہیں کہنا کیونکہ بُت پرست کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔ اب جو پتھر کا بُت لکڑی کا بُت ہاتھی دانت کا بُت۔ تانبے اور پیتل کا بُت۔ اور خدا جانے کس کس چیز کا بُت۔ آٹے کا بُت بنا دیا انہوں نے۔ گالی آپ دیں گے بُت کے تو کان نہیں نہ وہ سنتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے نہ اسے کوئی تکلیف ہو سکتی ہے جب منع کیا گیا کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تو مراد یہ تھی کہ جو بُت کی پرستش کرنے والا ہے اس کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی۔ اس قدر جذبات۔ احساسات کا خیال رکھنے والا مذہب ہے۔ یہ ہے اسلام۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ ایک حق خدا تعالیٰ نے یہ قائم کر دیا اسلام میں کہ ہر انسان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا جائے گا یہ اس کا حق ہے۔ اور کوئی شخص خواہ وہ خدا تعالیٰ کا سب سے پیارا ہو وہ مشرک کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگائے گا۔ اس کے جذبات کو ٹھوکر نہیں۔ کیونکہ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ کا جو حکم ہے اس کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلاناً قرآن کریم میں یہ اعلان کیا۔ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الانعام آیت: ۱۶۴) کہ سب سے پہلے اس حکم پر مَیں عمل کرنے والا ہوں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم توحید کو قائم کرنے کیلئے آئے اور آپ نے یہ اعلان بھی کیا کہ اس حکم پر سب سے پہلے۔ سب سے زیادہ مَیں عمل کرنے والا ہوں۔ مشرک کے جذبات کو بھی مَیں ٹھیس نہیں لگاؤں گا۔

ہر حکم جو اسلام نے دیا وہ کوئی نہ کوئی حق ہے انسان کا جسے قرآن قائم کرتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے اس حکم کے ساتھ۔ اور ہر نہی یعنی ہر وہ حکم جس میں روکا گیا ہے۔ کہ یہ نہ کرو۔ کسی نہ کسی حق کو اس کا کرنا نقصان پہنچانے والا تھا۔ حق تلفی کرنے والا تھا۔ اس سے روک دیا گیا۔ حق تلفی نہیں کرنی مثلاً ہر شخص کی عزت قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس واسطے یہ کہا گیا۔ افتراء سے کام نہیں لینا یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان پر افترا نہیں کرنا۔ کسی انسان پر بھی افترا نہیں کرنا۔

عزت و احترام کو قائم کیا۔ عزت و احترام کو اس قدر تاکید سے قائم کیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

(الکہف آیت: ۱۱۱) اعلان کر دو دنیا میں، نوع انسانی کے کانوں میں یہ بات جا کے کہو کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں

کوئی فرق نہیں۔ اس شخص کی زبان سے یہ اعلان کروایا جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ - یہ کائنات تیری وجہ سے ہم نے پیدا کی ہے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو کائنات بھی نہ بنائی جاتی - اور ساتھ یہ اعلان بھی کروا دیا اللہ نے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اور عجیب اس کا اثر انسانی دماغ پر پڑتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کا اتنا عظیم اثر ہوتا ہے غیر مسلموں پر کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اب یہی قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کو لوٹا پاچی من غانا میں ایک قصبہ ہے وہاں ہمارا جلسہ تھا غانا کا سب سے بڑا عیسائی پادری وہاں آیا ہوا تھا یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا منصوبے سکیمیں اسلام کو پھیلانے کے لئے بنا رہے ہیں لیکن بیٹھا اس طرح ہوا تھا کہ بڑا پادری ہوں میں۔ لات پہ لات رکھ کے اور بالکل Indifference کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر رہا تھا تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا دیکھو جو Paramount پیرا ماؤنٹ پرافٹ تھا۔ یعنی Prophet سب سے بڑا پرافٹ (Prophet) محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے منہ سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اعلان کر دو سب کو تم بھی اس کے مخاطب ہو کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور

تم میں کوئی فرق نہیں۔ یہ شرفِ انسانی ہے میں نے کہا Those who are Junior to him like Moses and Christ اور ان کے ماننے والے، انگریزی میں تقریر تھی۔ میں نے کہا کہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے نچلے درجے پہ پیغمبر ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوئے یا ان کے ماننے والے جو ہیں ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اپنی برتری کا دعویٰ کریں تم پر۔ میں تو تقریر کر رہا تھا مجھے بتانے والوں نے بتایا کہ وہ لاٹ پادری صاحب اس طرح اُچھلے کہ جس طرح کسی نے ان کو سوئی چبھو دی ہو کہ یہ کیا اعلان کر دیا انہوں نے۔ کیونکہ وہاں تو وہ لاٹ بن کے رہتے تھے۔

بات یہ ہے کہ شرفِ انسانی کو جس طرح اور جس رنگ میں اسلام نے قائم کیا ہے کسی اور مذہب نے کسی اور نبی نے قائم نہیں کیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کیا ہے

اور آپ دوستوں نے یہ بات عملاً اور قولاً اور خدمتہً یعنی خدمت کے ذریعے سے اور حقوق ادا کر کے اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کر کے جہاں تک تمہاری طاقت میں ہو یہ ثابت کرنا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے واقعہ میں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ ساری

مخلوقات میں سب سے زیادہ عزّت و احترام والا یہی تو ہے۔ جس سے خدا پیار کرتا اور دوسری زندگی دے دی۔ اس کی روح کو قائم رکھا اور اس دنیا میں بھی ہمکلام ہوگیا انسان سے اور یہ دروازہ کسی پہ بند نہیں جو خدا سے پیار کرنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جس نے بھی خلوص سے کھٹکھٹایا اس کے لئے یہ کھولا گیا۔ پچھلے سال حضرت مسیح علیہ السلام کی کسر صلیب کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں ان سب غیر مسلموں کو مخاطب کرکے مَیں نے کہا تھا کہ تم کدھر پھر رہے ہو کس بھول میں ہو۔ یہ دروازہ تو ہر کھٹکھٹانے والے کے لئے کھولا جاتا ہے آگے بڑھو آزما کے تو دیکھو۔ خدا کے در کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ وہ کھولے گا۔ تم کہاں مسیح کی صلیب اٹھائے پھرتے ہو جس خدا کے بندے نے اٹھانی تھی اٹھا لی۔ اس نے ایک قربانی دے دی خدا کے لئے اور صلیب پر چڑھ گیا اور خدا نے اپنے پیار کا اظہار کیا اور صلیب سے زندہ اتار لیا اس کو۔ اس نے قربانی دینے میں کوئی دریغ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے پیار کے سلوک میں کوئی کسر نہیں چھوڑی وہ مرنے کے لئے تیار تھا۔ خدا نے اس کو مرنے نہیں دیا۔ اس نے کہا میں تجھے زندہ رکھوں گا ۱۲۰ سال تک جو جوانی میں ۳۳ سال کی عمر میں جان دینے کے لئے تیار ہوا تھا۔ ۱۲۰ سال تک خدا نے اس کو زندگی عطا کی۔ بڑا معجزہ ہے اس کی ساری زندگی اور ہم دعائیں کرتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے۔ کیونکہ جن علاقوں میں وہ پھرے ہیں ان میں یہودی قبائل کو ذہنی طور پر تیار کیا تھا اس بات کے لئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت قریب ہے جب وہ آئیں تو مان لینا۔ اور جس وقت اسلام ان علاقوں میں گیا تو قریباً سارے کے سارے یہودی قبائل مسلمان ہوگئے۔ وہ افغانستان اور ایران کے شمالی حصّوں میں اور ہندوستان اور کشمیر اور گلگت وغیرہ کی طرف گئے تھے شاید کوئی اِکّا دُکّا بچ گیا ہو۔ اس وقت تو کوئی آثار ایسے نظر نہیں آتے کہ ان میں کوئی اسلام سے باہر رہ گیا ہو تو بڑی خدمت کی ہے بنی اسرائیل کی اس معنی میں کہ وہ نور جو اپنی انتہاء کو پہنچ کر دنیا کی طرف آیا تھا اس سے جہاں ان کے دوسرے قبائل نے آنکھیں بند کیں انہوں نے نہیں کیں اور قبول کر لیا۔ بہرحال ہر انسان کی عزّت اور احترام کو قائم کرنا یہ ایک حق ہے جو اسلام نے قائم کیا ہے۔

مَیں بتا یہ رہا ہوں کہ ہر حکم جو اسلام نے دیا وہ ہمارے اپنے فائدے کے لئے ہے اور ہر حکم ایک حق قائم کرتا ہے انسان کا۔ اور اس کی حفاظت کا حکم ہے اس میں۔ اور ہر چیز جس سے منع کیا گیا (نہی جسے کہتے ہیں نواہی

جمع ہے اس کی) وہ روکا اس لئے نہیں گیا کہ ہمیں تکلیف پہنچے بلکہ اس لئے روکا گیا ہے کہ ان میں سے ہر چیز ہر فعل جس سے روکا گیا ہے ان حقوق کو پامال کرنے والا اور تلف کرنے والا تھا جو خدا نے قائم کئے تھے خدا نے انسان کے حقوق کی حفاظت کی اور انسان کو کہا یہ باتیں نہ کرنا۔ تمہارے حقوق تمہارے اپنے ہاتھوں تلف ہو جائیں گے۔

میں نے بتایا تھا کہ میں آج اصولوں کی باتیں کروں گا۔ تو یہ ایک اصول ہے جس کی یہ ساری تمہید بن جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے کہا:۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (آل عمران آیت: ۱۱۱)

تم بنی آدم میں سب سے اچھی امت ہو اس لئے کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے تمہیں قائم کیا گیا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے چند الفاظ ہیں مگر جس عظمت پر جس رفعت پر ایک مسلمان کو بٹھایا گیا ہے اگر وہ اُسے یاد رکھے تو دنیا سے ہر قسم کا فساد دور ہو جائے اور ہر طرح امن قائم ہو جائے اور پیار اور اخوت پیدا ہو جائے اور ہر ایک کو اس کے حقوق ملنے لگ جائیں اور کسی کی حق تلفی نہ ہو اور مسرتوں سے بھرپور اور خوشحال زندگی انسان گذارنے لگے اور یہ دنیا بھی جنت بن جائے۔

یہ ذمہ داری اے میرے پیارے بچو! اور جوانو! اور بڑو! اور مردو اور عورتو! تم پر ہے۔ تم اسے نہ بھولو۔ یہ دنیا تو عارضی اور چند روزہ ہے۔ ہر ایک نے یہاں سے جانا ہے لیکن اس چیز کا خیال رکھو اور اس کے لئے کوشش کرو۔ کہ جب ہم اس دنیا سے نکلیں اور دوسری دنیا میں داخل ہوں تو وہاں خدا تعالیٰ کے فرشتے خدا کی ساری ہی صلاحیتوں کے ساتھ ہمارے استقبال کے لئے کھڑے ہوں اللّٰھم آمین۔ آؤ اب دعا کر لیں۔"

(اسکے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر خدام اور جملہ حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی)

☜ کوئی نیکی حقیر مت جانو۔ اگرچہ وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔ (ارشاد رسولؐ بحوالہ مسلم)

☜ موت ایسی چیز ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتی ہے محبت اس کو کہتے ہیں کہ دوست کی یاد دل سے ہو نہ کہ زبان سے۔

(خواجہ معین الدین چشتیؒ)

☜ میں نے ایک مرتبہ کسی کا علاج کیا ایک بڑھیا نے نذرانہ میں مجھ کو سکھوں کے وقت کا تانبے کا ایک پیسہ دیا میں نہایت خوشی اور شکرگزاری کے ساتھ لے لیا اور اپنے دل میں سوچا کہ میں اسکو اگر خدا کے نام پر کسی کو دیدوں تو کم سے کم اس ایک پیسہ کے سات سو پیسے بنا سکتا ہوں۔

(مرقاۃ الیقین)

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائینگے ہم

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائینگے ہم
تری محبت کے جُرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائینگے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائینگے ہم
سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئینگے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم
یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدّتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مُنہ دکھائیں گے ہم
پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رہروِ طریقت شارِ الفت ہی کھائیں گے ہم
سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیار و کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سُنائینگے ہم

(کلامِ محمودؓ)

یہ جماعت مرنے کیلئے نہیں زندہ کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے!

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے، حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ

ہر احمدی نوجوان کو زیادہ سے زیادہ توجّہ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے

خدام الاحمدیّہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع سے حضور ایدہُ اللہ کا اختتامی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مورخہ ۲۱ اخاء ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو خدام الاحمدیّہ مرکزیّہ کے سالانہ اجتماع سے جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمّل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں تھی دو معاونین کی مدد سے تقریر Relay کی گئی۔

(مرتّبہ جناب ملک یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

'رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا' ہمارا ربّ کریم بڑا ہی دیالو ہے۔ آسمانوں اور زمین کو ہمارے لئے اس نے اپنی نعماء سے بھر دیا ہے ہر ایک چیز جس کی ہمیں ضرورت تھی ہماری فطرت کو ہمارے جسموں کو، ہماری روح کو، اس کے قرب میں آسمانوں تک پہنچنے کے لئے وہ سب کچھ اس نے

ہمارے لئے آسمانوں اور زمین میں مہیا کر دیا اور اس نے ہمیں وہ سب طاقتیں عطا کیں جن کے حسن کا ہر پہلو اُسے پیارا ہے ۔ اور جس کے ہر پہلو کو حسین بنانا ہمارا کام ہے ہماری ہدایت کے لئے اس نے اپنے فضل سے رحمۃٌ للعالمینؐ کو ہمارا ہادی اور رہبر بنا کر بھیجا ۔ جو ایک کامل اور مکمل تعلیم لے کر آئے جس تعلیم نے ہمارے وجود کے درخت کی ہر شاخ کو بار آور کیا اور جس نے ہماری روح کو اللہ کے نور سے منور کیا ۔ اس رہبر سے ، اس ہادیؐ سے بھی ہم خوش ہیں ۔

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ۔ ہم راضی ہیں محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے جنہوں نے ہمارے سامنے ایک کامل اور حسین تر اُسوہ پیش کیا ۔ اور ہمارے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا ۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے دائرہ میں انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکے جس نے بنی نوع انسانی سے اس قدر پیار کیا کہ اس کے لئے خدا کے حضور کچھ اس طرح دعائیں مانگیں کہ وہ قبول ہوئیں ۔ اور نوعِ انسانی کو یہ وعدہ دیا گیا ۔ اللہ تعالٰے کی طرف سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں سب کے سب انسان خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور خدا تعالٰے کے پیار کو حاصل کریں گے جن کے دل خدا تعالٰے کی حمد سے ہمیشہ معمور رہیں گے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار جن کے سینوں میں موجزن رہے گا ۔ یہ وعدہ جو دیا گیا تھا اس وعدہ کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا ہے اور خدا تعالٰے کی تدبیر اور تقدیر حرکت میں ہے ۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ۔ اس انقلابِ عظیم نے جماعت احمدیہ کو جو ایک غریب جماعت ، جو ایک دھتکاری ہوئی جماعت ، جو ایک بے بس جماعت اور سیاست سے جو محروم جماعت ہے ۔ اسے زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا ۔ (نعرہ ہائے تکبیر) ۔

اور ہر آن خدا تعالٰے کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں ۔ اس کی رحمت کے دو تازہ نمونے یہ ہیں کہ جماعتہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان کو اللہ تعالٰے نے یہ توفیق دی ۔ کہ ایک بڑی جائیداد انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے ناروے میں خرید لی ہے الحمدللہ اور یہ بھی توفیق انہیں دی کہ سپین کے ملک میں جو Roman Catholicism کا گھر ہے ۔ ایک زمین خریدی گئی ہے اور اس زمین سے متعلق وہاں کی لوکل باڈی نے اور حکومت نے بھی لکھ کر یہ اجازت دی ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور خدا کا گھر ۔ مسجد ۔ بنائی جا سکتی ہے ۔ الحمدللہ ۔

اب سوائے دو ایک جگہ کے جہاں کوشش ہو رہی ہے یورپ کے ہر ملک میں خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مشن ہاؤس اور مساجد بن چکی ہیں۔ (نعرہ ہائے تکبیر و اسلام زندہ باد)

ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے رب کریم کا شکر ادا کر سکیں۔ دنیا نے کہا تھا کہ ہم اس جماعت کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ خدا کے فعل نے ثابت کیا کہ یہ جماعت مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے (نعرہ ہائے تکبیر) (وللہ الحمد)

قرآن کریم کے تراجم اور قرآن کریم کی تفسیر کے کثرت سے شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ کی ابتداء ہو چکی کہ امریکہ میں ایک ملین (دس لاکھ) قرآن کریم کے مترجم نسخے شائع کئے جائیں۔ تجربۃً ایک ایک بڑے چھاپہ خانے نے بیس ہزار نسخے طبع کرنے شروع کئے ہیں اور امید ہے کہ نومبر کے مہینے میں یہ ۲۰ ہزار نسخے وہ طبع کر کے ہمیں دے دیں گے۔ اس کے چند صفحات نمونہ کے طور پر ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ طباعت کا معیار بہت اچھا ہے اور بڑے سستے داموں وہ اسے طبع کر رہے ہیں یہ ۲۰ ہزار نسخہ سارے امریکہ میں پھیلا کے مزید آرڈر لئے جائیں گے۔ وہاں تھوک فروش ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمیں کئی لاکھ نسخے دے دو لیکن وہ نمونہ مانگتے تھے۔ نمونہ تیار ہو گیا۔ اور روک دور ہو گئی۔ راہ ہموار ہو گئی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل پر ہم امید رکھتے ہیں کہ اگلے چند سالوں کے اندر لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم امریکہ کے ملک میں تقسیم ہو جائے گا۔

اسی طرح سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں دو جگہ تقاریر (مذاکرہ) کا انتظام کیا گیا جس میں ان ممالک کے حالات کے لحاظ سے کثرت سے لوگ شامل ہوئے اور اسلام کی تعلیم سننے کی طرف عوام کو توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان کے عوام کو اسلام کی تعلیم سنانے کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ جس کے لئے ہمیں مذہبی تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جامعہ احمدیہ میں پڑھنا ضروری نہیں۔ ہر احمدی جوان کو زیادہ سے زیادہ توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کا انگریزی ترجمہ نہایت اچھی شکل میں بلند پایہ طباعت اور

عمدہ کاغذ پر کتابی شکل میں شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے پڑھ کر ہر پڑھنے والا اسلام کے حسن اور اسلام کے دلائل کی جو تاثیر ہے اس کا قائل ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں خود بھی پڑھنا چاہیئے۔ اور اپنے واقفوں کو بھی پڑھانا چاہیئے۔ خصوصاً غیر مسلم واقفین کو، واقف کار دوستوں کو۔

یہ جو بارش ہو رہی ہے رحمت کی۔ (اس وقت بارش برس رہی تھی۔ مرتب) تم میں سے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے قطروں کو تم گن سکتے ہو ——— مگر خدا کے فضلوں کی ہم پہ جو بارش ہو رہی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہیں (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ امیر المؤمنین زندہ باد کے نعرے)

پس آج میرا یہ پیغام ہے جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کی طرف کہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کے فرشتے تمہارے ساتھ ہونگے (نعرے) خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اُتریں گے۔ اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں ہی میں پورا ہوتے دیکھ لوگے۔ انشاء اللہ۔ آؤ اب دعا کریں۔"

حضور کی اقتداء میں نہایت درجہ پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

بیت اللہ کی تعمیر ——— اور انتہائی قربانی

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی ازسرِ نو تعمیر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ عہد لیا کہ وہ اور ان کی نسل ایک لمبے عرصے تک خدا کی راہ میں اپنی زندگیوں کو وقف کر کے ان ذمہ داریوں کو نباہیں گے جو بیت اللہ کی تعمیر سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور تدبیر اور دعا سے یہ کوشش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو توفیق عطا کرے کہ جب خدا تعالیٰ کا آخری شارع نبی دنیا کی طرف مبعوث ہو تو وہ اسے قبول کریں اور اسلام کے قبول کرنے کے بعد جو انتہائی قربانی اس قوم کو خدا تعالیٰ کے نام کے بلند کرنے کے لئے دینی پڑے وہ قربانی خدا تعالیٰ کی راہ میں دیں۔" (تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد)

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے"

سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں دی گئی الوداعی تقریب میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

(مرتبہ:۔ قریشی محمد انور۔ رکن صیغہ زود نویسی)

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۷؍ نبوت ۱۳۵۸ ہش (۷؍ نومبر ۱۹۷۹ء) بعد نماز ظہر ایوانِ محمود ربوہ میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مختصر خطاب فرمایا۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"الوداعی اور استقبالیہ تقریبات ایک رنگ تو یہ رکھتی ہیں کہ بس ایک روایت چلی آرہی ہے ایسی تقریبات کے پیچھے جب زندہ جماعتیں ایسی تقریبات منائیں۔ ایک زندہ حقیقت ہوتی ہے اور زندہ حقیقت یہ ہے جو ایک شاعر نے کہا ہے کہ

اِذَا سَیِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَیِّدٌ
قَؤُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْکِرَامُ فَعُوْلٌ

کہ جب ہمارا ایک سردار اپنی جگہ چھوڑتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا سردار لیتا ہے اور آنے والا بھی اپنی زبان سے شرافت کا اظہار کرنے والا اور اپنے بلند کردار کی غمازی کرنے والا ہوتا ہے۔ اور اس کے اعمال بھی ایسے ہوتے ہیں جو امیر الفاظ ہیں، اسلام کے نزدیک ایک بزرگ مسلمان کے

ہونے چاہئیں۔ اور یہ زندگی کی علامت ہے۔

زمانہ حرکت میں ہے انسانوں کی تاریخ حرکت میں ہے۔ زندگی کے ساتھ قول اور فعل ہر دو لگے ہوئے ہیں۔ نیکی کی باتیں کرنا نیکی کی باتیں سُننا اور ایسے اعمال بجالانا جو دنیا میں امن اور آشتی پیدا کرنے والے ہوں، جو بنی نوع انسان کو محبت اور پیار کے رشتے میں باندھنے والے ہوں، جو دنیا کی ظلمات دُور کر کے نور کے پھیلانے والے ہوں۔ جس رنگ میں بھی جس مقام پہ بھی جس ذمہ داری کے عہدہ پر بھی جس حیثیت میں بھی کوئی شخص ہے وہ ساری عمر ہی اپنی ذمہ داریوں کو نباہتا اور کچھ (کانٹری بیوٹ) contribute کرتا ہے یعنی انسانیت کی فلاح اور بہبود کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا ہے اور ایک مجاہدہ میں جہاد کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس حقیقت پر جماعت احمدیہ کو قائم رکھے۔ حرکت کئی قسم کی ہے۔ ایک حرکت یہ کہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر بڑا ہوتا ہے۔ پھر اطفال میں شامل ہوتا ہے پھر خدام الاحمدیہ میں آتا ہے پھر انصار اللہ میں جاتا ہے۔ جب بلوغت کو پہنچتا ہے ذمہ داریاں اس کی بڑھ جاتی ہیں۔ بلوغت سے پہلے (عقل عمل کے لحاظ سے بلوغت ہے) اس کی ذمہ داری ہے کہ بالغ ہونے کے بعد جو ذمہ داری پڑے گی اس کے لئے تیاری کرے۔ ایک تو یہ حرکت ہے، ایک دوسری حرکت ہے نوع انسان کی۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل۔ دوسری نسل کے بعد تیسری نسل۔ یہ حرکت بھی جاری ہے کیونکہ اس دنیا میں جتنی اہمیت "مادہ" کو ہے اتنی ہی اہمیت زمانہ کو بھی ہے اور آج کا یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے۔ اور بڑے لمبے عرصے پہ پھیلا ہوا ہے قریباً ایک صدی ختم ہونے کو ہے اور جماعت احمدیہ اپنی زندگی کی نئی صدی میں اور نوع انسانی عظیم انقلابوں کی جو بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس کی نئی صدی میں داخل ہونے والی ہے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ جماعت احمدیہ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھ کے ان کی ادائیگی کی کوشش کرتے چلے جانا ہے اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اس کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

مَیں بڑی دیر سے کہہ رہا ہوں کہ جو مَیں نے اندازے کئے ہیں میرے نزدیک ہماری زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابھی تین صدیاں ختم

نہیں ہوں گی کہ میری بعثت کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اور بہت بھاری اکثریت نوع انسانی کی خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلال اور رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں جو قرآن کریم کی تفسیر ہیں نیز قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں میرا یہ عقیدہ ہے۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔

اور اسی کے لئے یہ سارا کام ہو رہا ہے۔ سارے انقلابات بپا ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہی کام ہے تو خدا تعالےٰ کا یہی منشا ہے۔ اور جو زندگی خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق نہیں گذرتی، وہ ہلاکت کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور اپنی منشاء کے مطابق ہمیں زندہ رہنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ دعا کرلیں۔"

(اس کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر جملہ حاضرین سمیت دُعا فرمائی)

بیت اللہ کے قیام کی ایک غرض

"غرض اللہ تعالےٰ نے بیت اللہ کے قیام کی یہ غرض بتائی کہ یہاں ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو دعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ کرے گی اور دعائیں ان پر ایک موت کی سی کیفیت وارد ہو گی اور ان کا وجود کلّیۃً فنا ہو جائے گا اور پانی بن کر آستانۂ رب پر بہہ نکلے گا۔ اور وہ جانتے ہوں گے کہ ہم اپنے اعمال کے نتیجہ میں (محض اعمال کے نتیجہ میں) کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم دُعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب نہ کریں۔ اس لئے انتہائی قربانیاں دینے کے بعد بھی اپنی قربانیوں کو کچھ چیز نہ سمجھیں گے۔ اور ہر وقت اپنے ربّ سے ترساں اور لرزاں رہیں گے۔ اور انتہائی قربانیوں کے باوجود ان کی دُعا یہ ہو گی۔ کہ جو کچھ ہم تیرے حضور پیش کر رہے ہیں وہ ایک حقیر سا تحفہ ہے۔ تیری شان تو بہت بلند ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تیرے حضور ہمارا یہ تحفہ قبول ہونے کے لائق نہیں۔ لیکن تو بڑا رحم کرنے والا ربّ ہے ہمارے اس حقیر تحفہ کو قبول فرما اور ہماری غفلتوں اور ہماری حقیر مساعی کو چشم مغفرت سے دیکھ۔

(تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد)

غزل

ـــــ جناب ثاقب زیروی۔ مدیر ہفت روزہ "لاہور" ـــــ

تجھ سے جدا تھا مَیں تیرے غم سے جدا نہ تھا
مَیں راہِ شوق میں کبھی تنہا رہا نہ تھا

حیرت ہے کیسے ہوئی حائل شبِ فراق
حالانکہ دو دلوں میں کوئی فاصلہ نہ تھا

احباب کے فریب بڑا کام کر گئے
مجھ پر کبھی خلوص کا مطلب کھُلا نہ تھا

خوابوں کی جنّتوں میں پھراتا رہا مجھے
وہ ایک خوب رُو جو مِرا آشنا نہ تھا

ہر شے پہ ایک مُہرِ فنا ہے لگی ہوئی
اس زندگی کی راہ میں جو کچھ بھی تھا۔ نہ تھا

آ ہی گئی ہے دل میں تری یاد کی کرن
ہر چند میرے دل کا دریچہ کھُلا نہ تھا

ثاقب سکوں پذیر ہے یوں عرصۂ حیات
جیسے یہاں کبھی کوئی محشر بپا نہ تھا

مَیں تمام خدام سے کہنا چاہتا ہوں کہ اپنا دامن تکبر و بدظنی سے بچائے رہو!

میرا اور آپ کا یہ فرض ہے کہ اس مائدہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عنایت فرمایا ہے۔ فائدہ اٹھائیں!

دس سے زائد خدام والی مجالس سائقین کا نظام بہرحال جاری کریں

سالانہ اجتماع کے آخری روز صدر مجلس کا الوداعی خطاب

سب سے پہلے مَیں خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر ایک سال کے عرصہ کے بعد یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم پاکستان کے دور دراز کے علاقوں سے یہاں جمع ہوئے اور مرکز سلسلہ میں آکر امام وقت کے مبارک کلمات سُنے۔ خدا کرے کہ ہم ان سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

گذشتہ سال کے اجتماع کے آخری دن آخری وقت کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی ۹۴۶ مجالس کے نمائندگان یہاں تشریف لائے تھے۔ بظاہر یوں لگتا تھا کہ اتنے نمائندگان کا آنا اگلے سال ممکن نہیں ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اس سال ۲۰۴ مجالس کے نمائندے اس اجتماع میں شامل ہوئے اور اب بہت تھوڑی تعداد ایسی باقی ہے جن کے آنے سے سو فیصد نمائندگی ہو جائیگی۔

خدا کرے کہ آج اختتامی اجلاس تک جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یہاں تشریف لائیں تو یہ کمی بھی پوری ہو جائے لیکن اگر یہ نہ ہو تو آپ نے یہ عہد کرنا ہے کہ اس کمی کو آئندہ سال پورا کرکے سو فیصد مجالس سے زیادہ نمائندگان یہاں لانے ہیں۔

گزشتہ سال چودہ اضلاع سے ۵۵۷ سائیکل سوار تشریف لائے تھے۔ امسال اس میں بھی خدا تعالےٰ نے بہت برکت ڈالی اور

۲۱- اضلاع کے ۹۶، ۷ سائیکل سواروں کی رجسٹریشن یہاں ہو چکی ہے۔ بعض ایسے بھی دوست ہیں جو سائیکل پر آتے ہیں لیکن رجسٹریشن نہیں کرا سکتے وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اس دفعہ دور دراز کی مجلس کوئٹہ سے بھی تین دوست سائیکلوں پر آئے ہیں۔ اسی طرح سندھ اور کراچی کی مجالس سے بھی خدام تشریف لائے ہیں۔ دور و نزدیک کی مجالس فیصل آباد ہے یا کوئٹہ۔ سرگودھا ہے یا کراچی۔ ہر ایک نے امام وقت کی تحریک پر لبیک کہا ہے۔ اور اپنے نمائندگان بذریعہ سائیکل یہاں بھجوائے ہیں یہ اجتماع کئی جہات سے بہت مبارک ثابت ہوا ہے اس اجتماع میں ہمیں بہت سی قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ ہم سے خدا نے اپنی بھوک کی قربانی بھی لی۔ ہم سے خدا نے یہ قربانی بھی لی۔ کہ آواز آئے یا نہ آئے بیٹھنا ہے اور سُننا ہے۔ اور سکون سے سُننا ہے اور مثالی نظم و ضبط دکھانا ہے۔ مقصد احمدی کی زندگی کا یہی ہے کہ جب اسے کہا جائے بیٹھ جاؤ تو خواہ اسے سمجھ آئے یا نہ آئے وہ وہاں بیٹھ جائے اور مجھے بڑی خوشی ہے اور میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کا سجدہ بجا لاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ ہم اس آزمائش میں پورے اُتریں

گذشتہ سال میں نے آپ کو اسی سٹیج سے شعبہ اطفال کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں نے گذارش کی تھی کہ قائدین مقامی ناظم اطفال یا منتظم اطفال مقرر کر کے اپنے آپ کو بری الذمہ نہ سمجھ لیں۔ بلکہ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ جتنی توجہ خدام الاحمدیہ کو دیتے ہیں اتنی توجہ بلکہ اس سے زیادہ توجہ اطفال کے کام میں دینی چاہیئے۔ کہ ہماری آئندہ نسل پر ہم سے زیادہ ذمہ داریاں پڑنی ہیں۔ اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انہیں اس بات کا اہل بنائیں اور اس امر کے لئے تیار کریں کہ وہ آئندہ عظیم تر ذمہ داریاں پوری طرح اٹھا سکیں۔ اور پوری طرح ان سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ میں قائدین اضلاع کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس طرف توجہ دی اور بیشتر اضلاع میں ناظمین اطفال کا تقرر ہو گیا ہے۔ مقامی مجالس نے بھی اس طرف توجہ دی ہے اور اطفال کا شعبہ پہلے سے زیادہ فعّال اور بیدار ہوا ہے۔ لیکن ایک بات مجھے کھٹکتی ہے کہ سائیکل پر آنے کی تحریک کے نتیجہ میں بعض مجالس سے خدام تو سائیکلوں پر آ گئے اور اطفال کو لانے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ یہ صحیح ہے کہ خدام کو زیادہ سے زیادہ آپ سائیکل پر لائیں لیکن یہ صحیح نہیں کہ اطفال کو لانے کا کوئی نیند و بست نہ ہو۔ اس کی وجہ سے اطفال کے گزشتہ

اجتماع کی نسبت اس دفعہ چھ مجالس کی کمی ہے حالانکہ جس طرح ہماری بیداری اس شعبہ میں ہوئی ہے اس لحاظ سے اس میں بہت زیادہ اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ مَیں یہ عرض کروں گا کہ جہاں آپ سائیکل کی تحریک کی طرف توجہ دیں وہاں آپ اس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ آپ نے اطفال کو یہاں لانا ہے۔ حضور کی خواہش کہ سو فیصد نمائندگی ہونی چاہیئے صرف خدام الاحمدیہ سے نہیں اطفال الاحمدیہ سے بھی ہے اور میرے نزدیک یہ زیادہ ضروری ہے۔ کہ اطفال یہاں آئیں۔ امام وقت کو دیکھیں ان کی باتیں سُنیں اور مرکز سلسلہ کی برکات حاصل کریں۔ کیونکہ ان کی ذمہ داریاں ہماری ذمہ داریوں سے زیادہ بڑی ہونگی۔ اس لئے ہم نے انہیں ان ذمہ داریوں کے لئے تیار کرنا ہے تو یہ ایک تساہل ہوا ہے۔ ایک غفلت اور کوتاہی ہوئی ہے۔ خدا ہماری اس کوتاہی کو معاف فرمائے اور ہمیں آئندہ یہ توفیق دے کہ ہم خدام کی سو فیصد نمائندگی کے ساتھ ساتھ اطفال کی بھی سو فیصد نمائندگی کر سکیں۔ تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا بحیثیت صدر یہ ہدایت دیتا ہوں کہ تمام قائدین مقامی اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کی مجلس سے اطفال کو یہاں لانے کا انتظام ہو۔ یہ غفلت۔ یہ کوتاہی ہم سے دوبارہ نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ان کو یہاں آرام سے اور حفاظت سے پہنچانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے علیحدہ آدمی کا تقرر ہونا چاہیئے۔ جو باقی دوست ہیں ان میں سے زیادہ سے زیادہ آپ سائیکل پر لائیں۔

اطفال کے شعبہ کا ایک حصہ دفتر اطفال وقفِ جدید ہے۔ ابھی ناظم صاحب مال وقفِ جدید کی طرف سے مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق دفتر اطفال کا اس سال کا مجوزہ بجٹ ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے اس کے مقابل اب تک باسٹھ ہزار ایک روپیہ تین پیسے (۶۲۰۰۱/۰۳) وصولی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال بجٹ ایک لاکھ تھا۔ اور وصولی ایک لاکھ سولہ ہزار سات سو اٹھتر روپے تھی۔ اس سے پچھلے سال بجٹ ایک لاکھ اور وصولی ایک لاکھ ترسیٹھ ہزار تھی۔ اس سے پچھلے سال بجٹ پچاس ہزار تھا۔ اور وصولی چھپن ہزار تھی۔ گزشتہ تین سال سے یہ ہو رہا ہے۔ کہ اجتماع کے وقت تک وصولی بجٹ کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے اور صدر جب یہاں تحریک کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں مجالس کی طرف سے بہت زبردست RESPONCE ہوتا ہے اور وہ کوشش کر کے اسے پورا کرتی ہیں اور پورا ہی نہیں کرتیں بلکہ بجٹ سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس پر ہم

خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں مدنظر رکھنی چاہیئے کہ تدریجی لحاظ سے بجٹ کو پورا کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ مثلاً اگر ایک لاکھ بیس ہزار کا بجٹ ہے تو بارہ مہینوں پر اس کو تقسیم کریں اور دس ہزار روپے ہر مہینے وصول ہونے چاہئیں۔ اب تک وقفِ جدید کے سال کے نو مہینے گذرے ہیں۔ یہ دسواں مہینہ جا رہا ہے۔ اکتوبر کا۔ ۳۱ر دسمبر تک ان کا سال ہوتا ہے۔ اس وقت تک وصولی ہو جانی چاہیئے تھی ایک لاکھ روپے لیکن اس کے مقابل پر وصولی باسٹھ ہزار ایک روپیہ تین پیسے ہے۔ تو اس روایت کو جو سنگی ہے آپ قائم رکھیں کہ جب آپ سے درخواست کی جائے تو آپ بڑی بشاشت سے بڑی کوشش سے بڑی جد وجہد سے اس بجٹ سے زائد چندہ دیتے ہیں لیکن اس روایت کو توڑ دیں کہ چندہ تین سال سے تدریج کے مطابق نہیں چل رہا۔ اس وقت تو آپ کوشش کریں کہ اسی طرح ۳۱ر دسمبر سے پہلے بجٹ سے زائد رقم وقفِ جدید کے لئے وصول کریں۔ لیکن آئندہ سال اس بات کا شروع سال سے ہی اہتمام کریں کہ تدریجی بجٹ کے مطابق ہر مہینے وقفِ جدید کو چندہ پہنچ جایا کرے اور اس بات کی کوشش کریں کہ اشاعتِ اسلام کا جو کام وقفِ جدید کے تحت ہو رہا ہے اس میں ہماری کسی سستی یا ہماری غفلت یا کوتاہی کی وجہ سے کوئی وقتی روک بھی پیدا نہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تدریج کے مطابق وصولی کریں اور تدریج کے مطابق اپنا بجٹ پورا کریں۔ تو گزارش میں اس وقت یہ کر رہا ہوں کہ ایک تو آپ پچھلے تین سالوں کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے یہ کوشش کریں کہ اس وقت جو وصولی باسٹھ ہزار روپے کی ہے یہ ۳۱ر دسمبر تک ایک لاکھ بیس ہزار روپے سے (جو بجٹ ہے) بڑھ جائے۔ وہ آپ نے انشاء اللہ پورا کرنا ہے۔ کیونکہ آپ گذشتہ تین سال سے پورا کرتے آئے ہیں۔ اور مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ نہ ہٹنا چاہیئے۔ نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ہم تین سال میں ترقی کر کے ایک مقام پر پہنچیں اور چوتھے سال ہم اس سے گر جائیں۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ

۱۔ آپ اس وقت چندہ وقفِ جدید اطفال کو ۳۱ر دسمبر تک بہرحال پورا کریں۔

۲۔ آئندہ سال قائدین اضلاع۔ قائدین علاقہ۔ قائدین مقامی اس بات کا اہتمام کریں کہ جماعت کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو بجٹ بنتا ہے شروع سال سے ہی اس کی تدریجی وصولی کا انتظام ہو۔

مجلس ربوہ میں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ وہ باقاعدہ کی اطفال سے چندہ وصولی

کرتے اور ساتھ کے ساتھ جمع کرواتے ہیں یہ بات بلڈ تک محدود نہیں رہنی چاہیئے۔ یہ کوشش آپ کو بھی کرنی چاہیئے۔ کہ آپ بتدریج بچوں سے چندہ وصول کریں اور ماہ بماہ وقف جدید کو ارسال کردیں۔

تدریج کے مطابق وصولی کی بات ہو۔ تو شعبہ مال کا ذکر آجانا لازمی ہے یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور بڑا فضل ہے کہ گذشتہ دو چار سالوں میں ایک لحاظ سے حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ اور وہ ہے تدریجی لحاظ سے بجٹ کا پورا ہونا۔ گذشتہ سال ہمیں پہلی بار خدا تعالےٰ نے یہ توفیق بخشی اور ہماری کوشش کو نوازا۔ کہ اجتماع کے موقع پر بتدا اجتماع کا بجٹ پورا ہو گیا اور اسی طرح باقی بجٹ بھی اجتماع کے موقع پر پورے ہو گئے اور اس سال خدا تعالیٰ نے ہم پر مزید فضل فرمایا اور سارا سال یہ کیفیت رہی ہے کہ تدریجی لحاظ سے ہم ایک مہینہ آگے جاتے رہے ہیں خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آئندہ بھی اس بات کو قائم رکھیں۔

اس سال اجتماع سے بہت دن پہلے ہیں چندے چندہ مجلس خدام چندہ اجتماع خدام اور چندہ مجلس اطفال سو فیصد بجٹ کے مطابق وصول ہو چکے تھے۔ صرف چندہ اجتماع اطفال میں تھوڑی سی کمی تھی۔ خدا تعالےٰ نے فضل کیا اور اس اجتماع کے موقع پر پوری ہو گئی اور سو فیصد وصولی اس کی بھی ہو چکی ہے۔

پانچواں چندہ ہے چندہ تعمیر ہال۔ گذشتہ پانچ سالوں سے اس کی وصولی کی رفتار میں آہستہ آہستہ ترقی ہونی شروع ہوئی تھی۔ لیکن ہم پینتالیس ہزار کا جو بجٹ بیرانیہ میں اس کا رکھتے تھے وہ پچھلے کئی سال پورا نہیں کر سکے بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ کمی اس میں رہ جاتی تھی۔ یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس بار اجتماع کے موقع پر اس کی بھی پینتالیس ہزار روپیہ کی وصولی ہو چکی ہے۔ اور کچھ زائد وصولی بھی ہوئی ہے۔

گذشتہ سال میں نے آپ سے گذارش کی تھی اور درخواست کی تھی کہ قائدین اضلاع حتی الوسع اپنے اپنے ضلع میں تربیتی اجتماع منعقد کریں۔ گذشتہ سال دس یا بارہ اضلاع میں اجتماعات ہوئے۔ اس سال خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ۲۸۔ اضلاع میں ضلعی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں بیشتر مجالس نے شرکت کی اور مرکز سے علماء اور نمائندگان بھی بھجوائے گئے۔ تین ضلعے ایسے تھے جنہوں نے اجتماعات کے لئے تاریخیں مقرر کیں اور وہ اجتماع منعقد کرنا بھی چاہتے تھے لیکن مجبوراً مجھے ان کو روکنا پڑا۔ اور وجہ یہ تھی کہ انہوں نے تاریخ کا چناؤ بڑا غلط کیا تھا۔ مثلاً ستمبر کے آخری ہفتہ میں یا اکتوبر میں۔ تو ان سے مجھے

معذرت کرنی پڑی - کہ آپ اگر اجتماع کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کیجئے - لیکن مرکز سے سالانہ اجتماع کے اتنا نزدیک آ کر نمائندگی ہونی مشکل ہے - کیونکہ یہاں اجتماع کا کام شروع ہو جاتا ہے اور ہمیں بہرحال اس کے لئے اپنے نمائندگان کو یہاں رکھنا ہوتا ہے - تو تین اضلاع سے مجھے معذرت کرنی پڑی - اور ایک ضلع کو حکومت سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اپنا اجتماع ملتوی کرنا پڑا - اس طرح ان چار ضلعوں میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ اجتماع نہیں ہوئے - میں یہ امید کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ یہ چار اضلاع جو رہ گئے ہیں یہ شروع سال میں ہی اجتماع کریں - اور باقیوں سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ اجتماع بہرحال ہونا چاہیئے ہر ضلع کے لئے ایک اجتماع بہرحال لازمی ہے آپ تاریخیں مقرر کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ مرکز میں جو تقریب یا فنکشن ہونے والا ہو اس سے اس کا ٹکراؤ نہ ہو - مثلاً دسمبر کے مہینے میں اجتماع مناسب نہیں رہے گا کیونکہ جلسہ سالانہ کا کام شروع ہو چکا ہو گا - اسی طرح مشاورت کے قریب نہیں ہونا چاہیئے - اجتماع خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اتنا قریب نہیں ہونا چاہیئے کہ یہاں سے علماء، بزرگان اور نمائندگان کا بھیجنا مشکل ہو۔

اس سال کی نمائندگی میں ایک بڑا حصہ اس بات کا ہے کہ بیشتر اضلاع میں ضلعی اجتماعات ہوئے وہاں بزرگانِ سلسلہ گئے - مرکزی نمائندگان گئے اور دوستوں کو اس طرف توجہ ہوئی کہ وہ اجتماع پر تشریف لائیں - یہ سلسلہ بڑا مبارک بڑا بابرکت اور بڑا کامیاب سلسلہ ہے - اسے جاری رکھیں اور ہر ضلع میں اجتماع کریں۔

جس طرح میں نے پچھلے سال عرض کیا تھا اور جس طرح اس سال میں نے اپنے وعدہ کو نبھایا ہے کہ جب بھی اور جہاں سے بھی مطالبہ آیا سوائے اس کے کہ اجتماع کے قریب ہونے کی وجہ سے مجھے مجبوراً انکار کرنا پڑا - میں نے بزرگان اور نمائندگان بھجوانے کی کوشش کی - اس سلسلہ کو قائم رکھیں اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مجلس عاملہ اور صدر صاحب اس بات کا خیال رکھیں گے کہ آپ کے مطالبہ کو ضرور پورا کریں - آپ صدر صاحب سے یہ مطالبہ یہ گزارش تو ضرور کریں کہ مرکزی نمائندگی ہو اور علماء اور بزرگان آئیں - لیکن انہیں پابند نہ کریں کہ فلاں دوست کو ضرور بھیجیں - آپ اپنی ترجیح سے اطلاع تو ضرور دیں - لیکن اس پر اتنا اصرار نہ کریں کہ ان کے لئے مشکل ہو جائے - مجھے امید ہے آئندہ آپ اس کا خیال رکھیں گے۔

اسی طرح امسال تربیتی اجتماعات مقامی مجالس میں بھی بہت زیادہ ہوئے - فیصل آباد اور جھنگ میں خاصے مقامی اجتماعات ہوئے

دوسرے اضلاع میں بھی مقامی اجتماع ہوئے بعض میں مرکزی نمائندگان بھی گئے تو یہ دونوں چیزیں جاری رہنی چاہئیں۔ ضلعی اجتماعات بھی بہرحال ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ آپ مقامی اجتماعات بھی کیا کریں خصوصاً بڑی مجالس میں۔ لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ ضلع کے اجتماع یا تربیتی کلاس کے ساتھ ان کے ٹکراؤ کی صورت پیدا نہ ہو۔

گزشتہ سال میں نے ایک بات شعبہ تجنید کے بارہ میں کہی تھی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی پچھلے سال کے اجتماع پر تلقین عمل کے پروگرام میں اس طرف توجہ دلائی تھی اور وہ بات یہ تھی کہ سائقین کے نظام کو زندہ کرنے اور زیادہ فعال اور زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ جتنی توجہ ہمیں سائقین کے نظام کی طرف دینی چاہیئے۔ اتنی توجہ ہم نہیں دے رہے پچھلے سال کی میری درخواست کے بعد ایک حد تک تبدیلی تو ضرور پیدا ہوئی اور بعض مجالس نے پہلے کی نسبت اپنا سائقین کا نظام کافی مضبوط کیا ہے۔ لیکن ابھی اس امر کی ضرورت ہے کہ آپ اس طرف مزید توجہ کریں۔ اور سائقین کا نظام پوری طرح قائم کریں۔ کیونکہ سائقین کے نظام کے بغیر مجلس کی صحیح خطوط پر تنظیم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ یہ نظام مضبوط کریں اور قائدین مقامی اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کی مجلس میں یہ نظام قائم ہو۔ اور صرف نام کا قائم نہ ہو۔ بلکہ فعّال طور پر قائم ہو۔ اور کام کرنے والے سائقین ہوں۔ اور قائدین اضلاع بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ جو دس سے زائد خدام والی مجالس ہیں وہاں سائقین کا نظام بہرحال جاری کیا جائے۔ اور اس طرف توجہ دیں۔ جن بڑی مجالس میں سائقین کا نظام نہیں ہے وہاں قائم کیا جائے اور اسے مضبوط اور فعّال بنایا جائے۔

شعبہ اشاعت کے بارہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا تھا گذشتہ سال ہماری مجلس کے نائب صدر جو خالد اور تشحیذ کے پبلشر بھی تھے اور تشحیذ کے مدیر بھی۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ایک کام کے سلسلہ میں بیرون ملک گئے اور وہاں حادثے کا شکار ہو کر انتقال فرما گئے۔ جب پبلشر کا انتقال ہو جائے تو رسالوں کا ڈیکلریشن دوبارہ لینا پڑتا ہے۔ ہم نے نئے ڈیکلریشن کے لئے اسی وقت درخواست دے دی اور اس کے لئے کافی جدوجہد کی۔ چھ مہینے پرچے بند رکھنے پڑے۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور اجتماع سے پہلے ہمیں نیا ڈیکلریشن مل گیا۔ تو خالد اور تشحیذ جو اتنا عرصہ بند رہے تھے وہ اب شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ یہ کمی شعبہ اشاعت میں رہی۔ لیکن یہ کمی ایسی تھی۔ جو ہمارے اختیار میں نہیں تھی ہم اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتے تھے جتنی کوشش ہم کر سکتے تھے

وہ ہم نے کی۔ اور اس کوشش میں مکرم قائد صاحب ضلع جھنگ اور مکرم عبدالمالک صاحب نائب قائد ضلع لاہور نے خاص طور پر ہمارا بہت ہاتھ بٹایا۔ اور بھی دوستوں اور بزرگوں نے ہماری مدد فرمائی۔ اور بہت کوشش کے بعد ڈیکلریشن مل گیا۔ جس عرصہ کے لئے یہ چھپے نہیں اس کے لئے میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اب یہ دوبارہ چھپنے شروع ہوئے ہیں یہ نہ ہو کہ نہ چھپنے کے عرصہ میں آپ انہیں بھول چکے ہوں ان کی اشاعت کی طرف ان کے علمی معیار کو بلند کرنے کی طرف اور ان کے لئے اچھے مضامین بھیجنے کی طرف آپ کی توجہ ہونی چاہیئے۔ ان کے لئے اچھے مضامین بھیجیں۔ اپنے صاحب علم جو خدام ہیں ان سے مضامین لکھوا کر بھجوائیں جو دوست ان میں اشتہار دے سکتے ہیں ان سے اشتہار لے کر بھجوائیں اور اس طرح ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

اشاعت کے سلسلہ میں خالد اور تشحیذ کے مجبوراً بند ہونے کی وجہ سے بچوں کے لئے کتب شائع کرنے کی طرف ہم نے توجہ کی۔ مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ تین کتابیں شائع ہو کر آچکی ہیں۔ ایک "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" مختصر سی کتاب ہے۔ بارہ اسباق پر مشتمل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں علماء کے ایک بورڈ نے اسے مرتب کیا ہے۔ دوسری کتاب "رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتیں"۔ یہ حضور کی پچاس سادہ احادیث پر مشتمل کتاب ہے۔ جس کا آسان زبان میں ترجمہ اور مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔ اسے مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حال مبلغ امریکہ نے مرتب کیا ہے۔

تیسری کتاب "پیارے مہدی (علیہ السلام) کی پیاری باتیں" ہے۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے ارشادات میں سے چھوٹے چھوٹے فقروں پر مشتمل ہے اور مختلف عناوین کے تحت یہ فقرے درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً پہلا عنوان ہے۔ "اللہ تعالیٰ" دوسرا عنوان ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھر قرآن کریم۔ پھر اسلام پھر دعا۔ پھر مقام مسیح موعود علیہ السلام۔ پھر جماعت کو نصائح۔ اور آخری عنوان ہے اشاعت اسلام اور جماعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں۔ بڑا خدا تعالیٰ کا فضل ہوا ہے کہ یہ کتب بہت اچھی چھپی ہیں۔ بچوں نے بہت پسند کیا ہے۔ دو کتابیں جو پہلے شائع ہو گئی تھیں صرف ڈیڑھ مہینہ میں ان کے پہلے ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں۔ تیسری کتاب بھی جاری ہے اور اس کا دوسرا ایڈیشن بھی ہمیں جلد شائع کرنا پڑے گا۔ اسی طرح سیرت وسوانح

حضرت مصلح موعودؓ زیر طبع ہے مختصر اور آسان زبان میں لکھی گئی ہے جو بچوں کے لئے ہم نے چھپوائی ہے۔ اسی طرح سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی اور سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بھی اسی سلسلہ میں شائع کی جارہی ہیں۔ تو یہ تین کتابیں جو آچکی ہیں اپنے بچوں کے لئے لیں۔ قائدین کو اپنے اطفال کے لئے لینی چاہئیں۔ یہ کتابیں بڑی مفید کتابیں ہیں۔ بڑی آسان زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح باقی کتابیں بھی آنیوالی ہیں۔ خدا کرے کہ آئندہ ہم اس سلسلہ کو قائم رکھیں اور جو کمی ہمیں ماضی میں محسوس ہوتی رہی ہے کہ بچوں کے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب نہیں ملتی تھی۔ وہ دور ہو جائے اور ہم بہت اچھی اچھی کتابیں۔ مختصر کتابیں آسان اور سادہ زبان میں بچوں کو دے سکیں۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق میں بار بار آپ سے عرض کرتا رہا ہوں۔ ہر اجتماع کے موقعہ پر میں نے آپ سے یہ گزارش کی۔ جس جگہ بھی مجھے جانے کا موقع ملا وہاں میں نے گزارش کی۔ حضورؑ کے بہت سے حوالہ جات میں نے آپ کو اس سلسلہ میں سنائے۔ مجھے خوشی ہے کہ پچھلے چند سال کے عرصہ میں مطالعہ کرنے والوں کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے۔ پہلے اگر کتابیں منگوانے کی اوسط ماہوار ۴۰۰ ہوتی تھی تو آج اوسط گیارہ صد سے بڑھ چکی ہے اس ترقی پر ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن جتنی اہم یہ چیز ہے اس کے مقابل پر یہ ترقی اتنی نہیں۔ جتنی اس کی ضرورت ہے۔ ابھی ہم اس ضرورت کو پورا نہیں کر رہے اور یہ ضرورت ہے ہماری "میری اور آپ کی"۔ یہ ضرورت ہے کہ اس مائدہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عنایت فرمایا ہے فائدہ اٹھائیں۔ وہ مائدہ محفوظ ہے۔ وہ روحانی خزائن موجود ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا۔ میں پہلے بھی آپ کو بہت سارے حوالے اس ضمن میں سناتا رہا ہوں اس وقت بھی تبرکاً صرف ایک حوالہ پڑھتا ہوں۔ حضورؑ اپنی کتب کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ یوسفؑ کے اناج کے
ذخیرہ نے لوگوں کی جان بچائی
اسی طرح جان بچانے کے لئے
خدا نے اس جگہ مجھے بھی ایک
روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے
جو شخص اس غذا کو سچے دل
اور پورے وزن کے ساتھ
کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں

کہ حضور اس پر رحم کیا جائے گا"۔

یہ حوالہ تبرکاً میں نے آپ کو سنایا ہے میری دعا ہے آپ بھی دعا کریں۔ خدا کرے کہ ہم اس غذا کو سچے دل اور پورے وزن کے ساتھ کھانے والے ہوں کیونکہ اس کے بغیر ایک احمدی روحانی طور پر مُردہ ہے۔ جب تک ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو نہیں پڑھتے۔ ہم حقیقی معنوں میں احمدی نہیں کہلا سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں اور بچپن کی عمر سے، اطفال کی عمر سے انہیں اس بات کی عادت ڈالیں کہ وہ باقاعدہ حضور علیہ السلام کی کتابیں اپنے زیر مطالعہ رکھیں اس سلسلہ میں ابھی بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سال یعنی ۷۹-۱۹۷۸ میں تین سو سڑسٹھ (۳۶۷) مجالس ایسی تھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ گزشتہ سال یہ تعداد ۳۵۷ تھی۔ ترقی تو ہوئی لیکن بہت تھوڑی۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس طرف توجہ کریں۔ خود بھی اس روحانی غذا سے فائدہ اٹھائیں اپنے بچوں کے لئے بھی اس کا اہتمام کریں۔ قائدین اپنے خدام اور اطفال کے لئے قائدین اضلاع اپنے ضلع کے خدام کی نگرانی کریں کہ وہ اس روحانی غذا سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

شعبہ تعلیم کے ضمن میں ایک بات رہ گئی گزشتہ سال ۲۵۶ مجالس کے دو ہزار دو سو تینتیس (۲۲۳۳) خدام نے مرکزی امتحانات میں حصہ لیا۔ اس سے گذشتہ سال یعنی ۷۷-۱۹۷۶ میں ۲۶۸ مجالس کے دو ہزار ستتر (۲۰۷۷) خدام نے مرکزی امتحانات میں حصہ لیا۔ امسال خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور ہماری تین سو بیاسی (۳۸۲) مجالس کے تین ہزار چار سو اکتیس خدام نے مرکزی امتحانات میں حصہ لیا ہے۔ ایک سو سے کچھ اوپر مجالس زائد ہوئی ہیں۔ مگر بات وہی ہے کہ ؎

"نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

ابھی ہم صرف تین سو بیاسی (۳۸۲) مجالس تک پہنچے ہیں باقی جو مجالس رہ گئی ہیں وہ کوشش کریں کہ اس سال اس میں کمی نہ رہ جائے۔

تعلیم کے ضمن میں ایک بات پچھلی شوریٰ میں پیش ہوئی تھی وہ ناخواندہ اصحاب کے لئے نصاب کی ترتیب تھی۔ شوریٰ کی سفارش اور حضور ایدہ اللہ کے فیصلہ کے مطابق ایک کمیٹی قائم کر دی گئی تھی اور اس نے ناخواندہ اصحاب کے لئے نصاب مرتب کیا ہے۔ وہ نصاب آج شوریٰ میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ حضور کی منظوری کے لئے جائیگا۔ پھر وہ نصاب کے طور پر رائج کر دیا جائے گا کیونکہ بعض مجالس ایسی ہوتی ہیں جہاں ناخواندہ احباب

بھی ہوتے ہیں - اب خدا نے ہمیں یہ توفیق دی
ہے کہ ہم ان کے لئے بھی ایسا انتظام کر دیں
کہ ایک تو ان کو خواندہ بنایا جائے - دوسرے
ان کو آسان چھوٹے چھوٹے فقروں پر مشتمل
کتابیں پڑھانے کا بندوبست ہو جائے -
تو یہ کوشش ہم کر رہے ہیں - دعا کریں خدا
تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور جلد یہ نصاب
مرتب ہو کر آپ کے سامنے آجائے اور آپ اس
کے ذریعے ناخواندہ احباب کو خواندہ بنانے
میں پورا حصہ لینے والے ہوں -

امسال آئندہ دو سال کے لئے بہت
سی مجالس میں قائدین کے انتخابات بھی ہو چکے
ہیں جو قائدین منتخب ہوئے ہیں صدر صاحب
کی منظوری کے بعد یکم نومبر کو اپنے عہدے کا
چارج لیں گے - اس وقت میں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے کچھ حوالے آپ کے سامنے
پڑھنا چاہتا ہوں - خاص طور پر ان دوستوں
کو مخاطب کرتے ہوئے جو قائد کے عہدہ کے لئے
منتخب ہوئے ہیں - لیکن عمومی طور پر ان کا
مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے
والا ہر شخص ہے -

دو برائیاں جن کی طرف حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اپنی تقریروں
میں اپنی نظموں میں بہت توجہ دلائی ہے وہ تکبر
اور بدظنی ہے - عہدیداروں کو خاص طور پر میں
اس لئے مخاطب کر رہا ہوں کہ ان پر زیادہ فرض
ہے کہ وہ ان دو برائیوں سے بچیں تا ان کا
نمونہ دیکھ کر ان کے ساتھی خدام بھی ان دو
برائیوں سے اپنا دامن بچا سکیں - حضور
فرماتے ہیں :-

"میرا مسلک نہیں کہ میں ایسا تند خو
اور بھیانک بن کر بیٹھوں - کہ
لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے
درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں
بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا
ہوں - میں تو بُت پرستی کے رد
کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں بُت
بنوں - اور لوگ میری پوجا کریں
اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے - کہ
میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا
بھی ترجیح نہیں دیتا - میرے نزدیک
متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست
اور خبیث نہیں - متکبر کسی خدا
کی پرستش نہیں کرتا - بلکہ وہ
اپنی پرستش کرتا ہے"

پھر فرماتے ہیں :-

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا
ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے
خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے - مگر تم شاید

نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے
پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا
کی رُوح سے بولتا ہوں۔"

فرماتے ہیں:-

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی
کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ
وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ ہنرمند
ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا
کو سرچشمۂ عقل اور علم کا نہیں
سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز
قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر
نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے
اور اس کے اس بھائی کو جس کو
وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے
بہتر عقل اور علم اور ہُنر دے
دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے
کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر
کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے
ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ
اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ
جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو
دی تھی۔ وہ اندھا ہے۔ وہ
نہیں جانتا کہ خدا قادر ہے اور
وہ اس پر ایسی گردش نازل کرے
کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین
میں جا پڑے اور اس کے اس
بھائی کو جسے وہ حقیر سمجھتا ہے
اس سے بہت مال و دولت
عطا کرے۔ ایسا ہی وہ شخص
جو اپنی صحتِ بدنی پر غرور کرتا
ہے یا اپنے حُسن اور جمال اور
قوت اور طاقت پر نازاں ہے
اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور
استہزاء سے حقارت آمیز نام
رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب
لوگوں کو سُناتا ہے وہ بھی متکبّر
ہے۔ اور وہ اس خدا سے
بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر
ایسے بدنی عیوب نازل کرے
کہ اس بھائی سے اس کو بدتر
کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر
کی گئی ہے ایک مدّت دراز
تک اس کے قویٰ میں برکت دے
کہ وہ کم نہ ہوں۔ اور نہ باطل
ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے
کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی
جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے
دعا مانگنے میں سُست ہے وہ
بھی متکبّر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور
قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے

شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ
چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو!
ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا
نہ ہو تم کسی پہلو سے خدا کی نظر میں
متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔
ایک شخص جو اپنے ایک بھائی
کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ
تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر میں
حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے
بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا
نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے
اس نے بھی تکبر سے حصّہ لیا ہے۔
ایک غریب بھائی جو اس کے پاس
بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے
اس نے بھی تکبر سے حصّہ لیا ہے۔
ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے
اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی
تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا
کے مامور اور مرسل کی پورے طور
پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس
نے بھی تکبر سے ایک حصّہ لیا ہے اور
وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی
باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس
کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا
اس نے بھی تکبر سے ایک حصّہ لیا ہے۔
سو کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبر
کا تم میں نہ ہو تا کہ تم ہلاک نہ ہو جاؤ
اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت
نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور
جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن
ہے تم اس سے کرو اور جس قدر
دنیا میں انسان کسی سے ڈر سکتا
ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک
دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور
غریب اور مسکین اور بے شر تا تم
پر رحم ہو۔"

دوسری برائی جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بہت جگہ بار بار توجہ دلائی ہے وہ بدظنی ہے
جب امام وقت یا مامورِ وقت یا خدا کا نبی کسی
بات کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے تو اس کا مطلب
یہ ہوتا ہے کہ وہ برائی جس کی طرف اس نے زیادہ
توجہ دی ہے وہ اس زمانہ میں زیادہ پھیلنے والی
ہوتی ہے اس لئے خدا کا نبی اپنے ماننے والوں
کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ اس پھیلنے والی برائی سے
اپنے آپ کو بچائیں۔ تو بدظنی کے متعلق حضور
علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت
ہی بری بلا ہے جو انسان کے
ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق
اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے

اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔

صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوئے ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا سے دعائیں کرے تا کہ اس کی معصیت اور اس کے بُرے نتائج سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے اسے کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی فرمائے گا۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کر دے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شے بیکار بنا دیتی ہے۔

الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اور اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اسکے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہر اک وقت بوتے ہیں

پھر ہمیں حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عتابِ خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائشِ ربِّ غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک
خود سر پہ اپنے لے لیا خشمِ خدائے پاک۔

مَیں نے آپ کے سامنے ان دو برائیوں سے متعلق حضور علیہ السلام کے بعض حوالہ جات سنائے ہیں اس زمانے کی یہ عام برائیاں ہیں تکبّر اور بدظنی۔ ہمارا یہ فرض ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی حیثیت سے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ان ارشادات پر عمل کریں اپنے آپ کو ان دو برائیوں سے بچائیں اور حضور کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے بد کو دیکھ کر بھی اپنے ذہن میں بدخیالی پیدا نہ ہونے دیں۔ اگر برائی کو ہم دیکھتے ہیں تب بھی اس کے متعلق بدظنی نہ کریں۔ اپنے بھائی کو حقیر نہ سمجھیں اپنے بھائیوں کو تکبّر کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ مَیں یہ گزارش خاص طور پر نئے منتخب شدہ قائدین اور عہدیداروں سے کرنا چاہتا تھا۔ اگر ان کی مجلس کا کوئی خادم سُست ہے تو یہ نہ کہیں کہ وہ مجلس سے پیچھے ہٹ گیا ہے سُستی ہو جاتی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ بار بار یاددہانی کراتے رہو اور عہدیدار کا فرض ہے کہ وہ بار بار یاددہانی کرائے۔ بعض اوقات انسانی کمزوری کے تحت کچھ سستی ہو جاتی ہے آپ ایک شفیق بھائی کے رنگ میں اس کو توجہ دلائیں نہ کہ ایک متکبّر افسر کے رنگ میں۔ اس پر یہ بدظنی نہ کریں کہ وہ جماعت سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ مجلس سے تعلق توڑ رہا ہے بلکہ آپ اس پر نیک ظن رکھیں۔ اور نیک ظن رکھتے ہوئے اس کے لئے دعا کرتے ہوئے اس کو توجہ دلائیں۔ یہی بات مَیں خاص طور پر عہدیداران کو اور تمام خدام سے کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائیں۔

جیسا کہ مَیں نے عرض کیا۔ دورانِ سال ہمارے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ایک حادثہ میں وفات پا گئے یہ ان کی وفات کے بعد پہلا اجتماع ہے۔ میری صدارت کے شروع سے انہوں نے میرے ساتھ مہتمم مقامی کے طور پر پھر نائب صدر کے طور پر کام کیا۔ اور مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا حصّہ کام کا مجھ پر تھا

اتنا ہی حصہ انہوں نے اپنے اوپر لیا ۔ اور ہر وقت ہر موقعہ پر بغیر کسی حیل وحجت کے اس بات کا خیال رکھا کہ جس بات کی میں نے ان سے درخواست کی جس بات کی ان سے گزارش کی انہوں نے اتنی کوشش اور اتنی جدوجہد اور اتنی محنت سے اسے کیا کہ اس کی تعریف میں کر نہیں سکتا ۔ ہمارے دل ان کے لئے مغموم ہیں ۔ خدا تعالیٰ ان کی روح پر فضل فرمائے ان کو جنت میں بلند مقام دے ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو ۔ اور ان کی جو کمی محسوس ہوتی ہے اُسے خود پورا فرمائے اور ان سے بہتر اور ان سے زیادہ اچھے آدمی مجلس کو عطا فرمائے ۔

کل آپ نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آئندہ دو سال کے لئے صدر کے بارہ میں ایک سفارش کی تھی ۔ جیسا کہ آپ نے کل سُن لیا حضور ایدہ اللہ نے آئندہ دو سال کے لئے مکرم محمود احمد صاحب کو صدر اور مکرم مرزا فرید احمد صاحب کو نائب صدر مقرر فرمایا ہے ۔ یکم نومبر ۷۹ء سے وہ اپنے عہدے کا چارج لیں گے میں اس موقع پر کہ میری آپ سے الوداعی ملاقات ہے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ۔ میں قائدین علاقہ اور قائدین اضلاع کا شکر گزار ہوں ۔ اسی طرح قائدین مقامی ۔ زعماء کا اور تمام خدام کا کہ انہوں نے میری کوتاہیوں ۔ میری غفلتوں کے باوجود صرف خدا کی خاطر میرے ساتھ تعاون فرمایا اور میرے ساتھ محبت کا سلوک کیا ۔ پیار کا سلوک کیا ۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے اسی طرح میں اپنے رفقاء کار کا ممنون ہوں کہ ہر موقع پر جب بھی مجھے ضرورت پڑی جس کام کے لئے بھی میں نے کہا وہ حاضر ہوئے اسکی انہوں نے تعمیل کی اور اطاعت کا صحیح نمونہ دکھایا

میں آپ سب کا ممنون ہوں خدا تعالیٰ اس مجلس کو بہت ترقی دے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں دیکھنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ ہمیں جہاں دیکھنا چاہتا ہے وہ مقام ہمیں حاصل ہو ۔

میں اپنے لئے دعا کی گزارش کرونگا ۔ دعا کریں کہ جس معمولی خدمت کی توفیق مجھے ملی ہے خدا تعالیٰ اسے قبول کرے اور اس سے زیادہ خدمت کی توفیق مجھے بخشے اسی کے طفیل خدمت کی توفیق ملتی ہے اور وہی خدمت کو قبول کرنیوالا ہے آپ میرے لئے دعا کریں خدا تعالیٰ مجھ پر رحم کرے ۔ مجھے بخش دے میرے عیوب ڈھانپ دے میرے گناہ بھی معاف فرمائے اور مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے ۔

نئے صدر کی خدمت میں اور نئے نائب صدر کی خدمت میں میں عرض کروں گا کہ ان کے اوپر ایک عظیم ذمہ داری پڑی ہے ۔ ایک شانوں کو جھکا دینے والا بوجھ ان پر آن پڑا ہے میں ان سے عرض کروں گا کہ آپ اپنی راتوں کو زندہ

یاد تیری میرے جینے کا قرینہ ہو گیا

ـــ جناب شیخ عبد القادر۔ لاہور ـــ

دل مرا جب تیری اُلفت کا خزینہ ہو گیا
اس کی تہہ میں ایک موتی تھا نگینہ ہو گیا

اک بصیرت، اک تسلّی، اک محبت کی جھلک
یاد تیری میرے جینے کا قرینہ ہو گیا

دل کا اطمینان ہے، ذکرِ خدا، اس کے بغیر
کتنا مشکل آج کی دُنیا میں جینا ہو گیا

شہرِ خوباں میں لگائی آگ اپنے ہاتھ سے
خود ہی پھر انصاف کی مسند کا زینہ ہو گیا

یُوں ہویدا ہے رُخِ زیبا پہ عرقِ انفعال
قطرہ قطرہ خون کا، گویا پسینہ ہو گیا

عالمِ اسرار میں اعمال یوں لائے گئے
رُوح ندی بن گئی اور دل سفینہ ہو گیا

معرفت کے جام میں ڈالا محبت کا گلاب
دل مرا تحلیل ہو کر جب پسینہ ہو گیا

پنجوقتہ نماز باجماعت ۔ نماز تہجد ۔ درس القرآن والحدیث ۔ درس ملفوظات و مشعل راہ
مجلس شوریٰ ۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر ۔ امام وقت کا نکتہ آفریں خطاب ۔ خطاب صدر ۔ مجلس سوال و جواب ۔ ذکر حبیب
ــــ علمی و ورزشی مقابلے ۔ تلقین عمل ــــ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کا
۳۵ واں سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء

(مرتبہ منتظم اشاعت سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء)

ربوہ کے محلہ دار العلوم کے شمال میں واقع وسیع و عریض میدان ۱۹-۲۰-۲۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش تین روز تک خدام احمدیت کے سجدوں اور ذکر الٰہی سے معمور نیز علمی و ورزشی سرگرمیوں سے آباد رہا۔

یہ خدام الاحمدیہ کا ۳۵ واں سالانہ اجتماع تھا جس میں شرکت کے لئے خدام بڑے جوش و خروش سے آئے تھے۔ اور ایک حصہ ان کا خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہزاروں میل کا فاصلہ سائیکلوں کے ذریعہ طے کرکے پروانوں کی طرح شمع کے گرد آ جمع ہوا تھا۔ مقام اجتماع کا ایک حصہ خیموں سے سجا ہوا تھا۔ اس میں ایک طرف چھولداریاں لگی تھیں جن میں بیرون ربوہ کے خدام رہائش پذیر تھے اور دوسری طرف رنگا رنگ کی چادروں سے بنے ہوئے قسما قسم کے خیمے تھے جو ربوہ کے خدام نے خود تیار کئے تھے۔ اور ان میں ہی تین دن گزارے۔

ہاں تاریخی اجتماع!!

خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع بعض خصوصیات کی بناء پر ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔

اوّل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی تاکید کے نتیجہ میں پاکستان کی تقریباً سو فیصد مجالس نے اس میں شمولیت کی۔

دوم۔ اجتماع کے آخری روز لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ہونے کے باعث کارروائی بغیر لاؤڈ سپیکر کے نہایت شاندار طریق پر جاری رہی۔ بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہزاروں خدام اطفال نیز انصار سے ایسے ماحول میں افتتاحی خطاب جو وسیع و عریض پنڈال کے آخری کونہ تک بیٹھے ہوئے سامعین تک دو بلند آواز معاونین مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب کے تعاون سے پہنچایا جا رہا تھا۔ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ ساتھ ہی باران رحمت کا نزول ہو رہا تھا جس سے نظارہ اور بھی روح پرور اور ایمان افروز ہو گیا تھا۔ اور آخر میں پرسوز و الحاح دعا تو اس اجتماع کی گویا معراج تھی۔

سوم۔ اس اجتماع کے دوران ایک بار بجلی بند ہونے کی وجہ سے رات کا کھانا خدام کو بہت تاخیر سے پیش کیا جا سکا۔ اس آزمائش میں خدام نے جس حوصلہ اور صبر کا مظاہرہ کیا وہ قابل تحسین تھا۔

چہارم۔ پھر اس اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ نے آئندہ دو سال کے لئے اپنے صدر کا انتخاب کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمود احمد صاحب کو صدر مقرر فرمایا۔

کثرت سے شامل ہونیوالے خدام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ ستمبر ۱۹۷۹ء میں خصوصی ارشاد فرمایا تھا کہ اس اجتماع میں کثرت سے مجالس کی نمائندگی ہو چنانچہ حضور کے منشاء کے مطابق امسال مجالس کی نمائندگی گذشتہ سالوں سے کہیں زیادہ تھی۔ پاکستان کی کل ۷۴۹ مجالس میں سے ۷۳۴ مجالس کے ۶۵۵۹ خدام نے شرکت کی جبکہ گذشتہ سال ۶۵۷ مجالس شریک ہوئی تھیں۔ امسال بیرون ربوہ سے آنے والے خدام کی تعداد ۴۰۷۳ اور ربوہ کے خدام کی تعداد ۲۴۸۶ تھی جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد بالترتیب ۲۹۰۲ اور ۲۲۸۵ تھی۔ خدام و اطفال کے علاوہ سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے زائرین کی کل تعداد ۲۲۴۵ ہے۔ نیز امسال بیرونی ممالک سے بھی نمائندگان اس اجتماع میں شریک ہوئے۔

سائیکلوں کے ذریعہ ربوہ آنیوالے خدام

امسال پاکستان کی دور و نزدیک کی ۲۱ مجالس کے ۸۰۲ خدام اجتماع میں شمولیت کے لئے سائیکلوں کے ذریعہ ربوہ پہنچے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔	کراچی	خدام۔	۱۱
۲۔	کوئٹہ	"	۳

۳-	تھرپارکر	خدام	۱۶
۴-	نواب شاہ	"	۴
۵-	بہاول نگر	"	۵
۶-	بہاولپور	"	۱۱
۷-	رحیم یار خاں	"	۱۲
۸-	مظفر گڑھ	"	۱۰
۹-	ساہیوال	"	۲۶
۱۰-	ملتان	"	۳۴
۱۱-	لاہور	"	۱۱۴
۱۲-	شیخوپورہ	"	۴۷
۱۳-	راولپنڈی	"	۳۸
۱۴-	جہلم	"	۱۵
۱۵-	گجرات	"	۲۱
۱۶-	گوجرانوالہ	"	۵۶
۱۷-	قصور	"	۲۹
۱۸-	سیالکوٹ	"	۶۳
۱۹-	سرگودھا	"	۱۱۵
۲۰-	فیصل آباد	"	۹۵
۲۱-	جھنگ	"	۳۷
	میزان خدام		۸۰۲

اجتماع کا پہلا دن

۱۹ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک خدام نے صبح ۹ بجے سے دفتر بیرون میں رجسٹریشن کروا کر خیمے حاصل کرنے شروع کر دیئے۔ ربوہ کے خدام نے دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کر کے اپنے اپنے خیمے نصب کئے۔ جبکہ باہر کی مجالس کے خیموں کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا گیا تھا رہائش کے لئے ۱۲ بلاکس بنائے گئے تھے جن میں سے ایک ریزرو تھا۔ ۱۱ بلاکس میں خیمہ جات لگائے گئے تھے ہر بلاک میں ۲۰ خیمے تھے۔

۱۱ بجے محترم صدر مجلس نے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ خیمے نصب کرنے کے بعد مہمان خدام نے دارالضیافت میں کھانا کھایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے سارے خدام مقام اجتماع میں آ جمع ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا افتتاحی خطاب

پونے چار بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور منتظمین کرام نے حضور اقدس کا استقبال کیا۔ اور تمام خدام و اطفال نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

سب سے پہلے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد خدام نے حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ پھر مکرم صالح محمد خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ۔ ؎

"حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے ۵۰ منٹ تک خطاب فرمایا۔

سب کے حقوق ادا کرو

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں اسلامی تعلیم کے حوالے سے شریعت کے قائم کردہ حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام نے دوسروں کے جو حقوق قائم کئے ہیں ان کی کما حقہٗ ادائیگی کا خاص خیال رکھے اور حتی المقدور کسی کی حق تلفی نہ ہونے دے۔ خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور اسی طرح سے ہمارے اس اجتماع کا افتتاح ہوا۔

کھیلیں نماز - درس القرآن

افتتاحی اجلاس کے بعد فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد خدام تیار ہو کر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں جمع ہو گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے پندرہ منٹ تک قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کی تشریح کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

وقفہ برائے طعام اور تقریری مقابلہ

درس قرآن مجید کے بعد خدام نے طعام گاہ سے کھانا حاصل کر کے اپنے اپنے خیموں میں کھانا تناول کیا۔ اس دوران اسٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم منعقد ہوا۔

مجلس شوریٰ

کھانے کے بعد مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت ساڑھے بجکر ۳۶ منٹ پر شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ پھر اجتماعی دعا ہوئی اور مکرم معتمد صاحب نے رد شدہ تجاویز پڑھ کر سنائیں۔ ان کے بارہ میں محترم صدر صاحب نے وضاحت فرمائی کہ انہیں کس بناء پر ایجنڈا میں شامل نہیں کیا جا سکا۔ پھر مکرم مہتمم صاحب مال نے اعلان کیا کہ دوران سال مجموعی بجٹ میں کوئی اضافہ

تجویز نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم معتمد صاحب نے تعمیل فیصلہ جات شوریٰ سال گذشتہ کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔

ازاں بعد رپورٹ سب کمیٹی نصاب ناخواندہ پیش ہوئی جو سیکرٹری صاحب کمیٹی مکرم محمد اسلم صاحب شاد نے پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب قائد ضلع سرگودھا نے سب کمیٹی تعمیر ہال کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) سب کمیٹی اعتماد کے ۲۳ ممبران تجویز ہوئے صدر مکرم مرزا عبداللطیف صاحب قائد ضلع گجرات اور سیکرٹری مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مقرر کیا گیا۔

(۲) سب کمیٹی تعلیم کے ۲۳ ممبران تجویز ہوئے۔ صدر مکرم رشید احمد جان صاحب قائد علاقہ احمد اور سیکرٹری مکرم مہتمم صاحب تعلیم کو مقرر کیا گیا۔

(۳) سب کمیٹی مال کے ۲۱ ممبران تجویز ہوئے صدر مکرم طاہر احمد خان صاحب قائد ضلع لاہور اور سیکرٹری مکرم مہتمم صاحب تجنید کو مقرر کیا گیا۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ۸ بجکر ۴ منٹ شب اختتام پذیر ہوا۔ اور ۹½ بجے شب سب کمیٹیوں کے الگ الگ اجلاسات شروع ہوئے جو رات گئے تک جاری رہے۔

علمی مقابلے

۸ بجے شب پہلے دن کا آخری پروگرام علمی مقابلے شروع ہوئے جو ۱۱ بجے شب تک پنڈال کے مختلف حصوں میں بیک وقت ہوتے رہے۔ ان میں ترجمہ قرآن کریم ہر معیار حفظ قرآن (حفاظ و غیر حفاظ) تلاوت قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود ہر معیار شامل تھے۔

نمازِ تہجد۔ دوسرے دن کا آغاز

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن ۲۰ اکتوبر پونے چار بجے سے سوا چار بجے تک خدام کو نمازِ تہجد کے لئے بیدار کیا گیا۔ جو عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ کی اقتداء میں ادا کی گئی اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نمازِ فجر کی امامت فرمائی۔

انسانِ کامل کی بلند شان۔ درس قرآن مجید

نمازِ فجر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے درس قرآن مجید تقریباً ۲۰ منٹ تک دیا۔ جس میں آپ نے سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی چار آیات کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس میں طٰہٰ سے مراد انسانِ کامل ہے۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اور آپ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیں چاہیئے کہ ایسے کامل وجود سے ہی عشق کا تعلق قائم کریں۔

اطاعتِ والدین۔ درس حدیث

اس کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے درس حدیث بعنوان اطاعتِ والدین دیا آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہایت بیش قیمت ارشادات پڑھ کر سنائے اور خدام کو تحریک کی کہ والدین کی خدمت میں ہی رضائے الٰہی ہے۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اجتماعی ورزش۔ علمی و ورزشی مقابلے

درس حدیث کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات نے خدام کو پنڈال میں ہی اجتماعی ورزش کرائی۔ اسکے بعد خدام نے ناشتہ کیا اور پونے دس بجے تک علمی و ورزشی مقابلوں میں مشغول رہے علمی مقابلوں میں مشاہدہ معائنہ۔

مضمون نویسی - حفظِ نظم اور مطالعہ حدیث (ہر سہ معیار) کے مقابلے - اور

ورزشی مقابلوں میں والی بال، فٹ بال، کبڈی، رسہ کشی، ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑیں، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، ہتھالی پھینکنا، وزن اٹھانا، کلائی پکڑنا کے مقابلے شامل ہیں۔

مقابلہ عام معلومات

پونے دس بجے سے پونے بارہ بجے تک مقابلہ عام معلومات ہر سہ معیار منعقد ہوا۔ اس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے مقابلہ میں شامل ہونے والے خدام سے سوالات کئے۔ یہ سوالات مذہبی، تاریخی، جغرافیائی، سائنسی علوم سے متعلق تھے۔ خدام نے ان کے اپنے علم کے مطابق جوابات دیئے۔ مجلس نہایت دلچسپ رہی

بدظنی سے بچو!

مقابلہ عام معلومات کے بعد مکرم قریشی محمد انور صاحب نے کتب حضرت مسیح موعودؑ سے "بدظنی" کے عنوان پر درس دیا۔ آپ نے حضور کے ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں اس گندی اور مہلک بیماری سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

تقریری مقابلہ معیارِ خاص

حسب روایت امسال بھی معیارِ خاص کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں چھ (۶) اضلاع کے نمائندہ مقررین نے مقررہ عناوین پر نہایت عمدہ تقاریر کیں۔ مقابلہ میں اول ربوہ کے خادم مکرم غلام سرور اور دوم خواجہ اعجاز احمد لاہور قرار پائے۔ یہ مقابلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

وقفہ برائے طعام — مقابلہ اذان

تقریری مقابلہ معیارِ خاص کے بعد خدام نے کھانا تناول فرمایا۔ اس دوران سٹیج پر اذان کا مقابلہ ہوا۔ پھر خدام نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں جمع ہو گئے۔ اور محترم صوفی غلام محمد صاحب (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیبؐ سے

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد "ذکر حبیبؐ" کا ایمان افروز اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم غلام مشر صاحب

نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رحلت کے بعد آپ نے فراق میں کہی تھی۔ ع

"ڈھونڈتی ہے جلوۂ جاناں کو آنکھ"

نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ ذکر حبیبؑ کی مجلس ہے اور اس پاکیزہ مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوصاف کا تذکرہ کیا جائے گا۔ ذکر کرنے والوں میں وہ خوش نصیب صحابی بھی موجود ہیں جنہوں نے حضور کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت پائی یعنی محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ)، پھر محترم صوفی صاحب موصوف نے حضور اقدس کی شفقت و محبت کے چند واقعات سنائے۔ آپ نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی میری عمر اس وقت پورے دس سال تھی اس طرح میں نے اپنے بچپن میں حضور اقدسؑ کا دیدار کیا۔ اور بعض واقعات یاد ہیں جن میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ

ایک مرتبہ ایک بڑھیا نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سر میں کمزوری ہو گئی۔ اس پر آپ نے اپنے خادم سے اس کے لئے بادام اور مصری کا شیرہ تیار کروا کے دیا۔ حضور اقدسؑ کی شفقت کا ایک واقعہ آپ نے یہ بیان کیا۔ کہ ایک مرتبہ حضور کا خادم بازار سے گھی کا ڈبہ لایا۔ گھی پگھلا ہوا تھا وہ ڈبہ خادم کے ہاتھ سے گر گیا۔ اس نقصان پر حضور نے اسے کوئی زجر و توبیخ نہ فرمائی۔ بلکہ فرمایا کہ تمہیں چوٹ تو نہیں لگی۔

حضرت مسیح موعودؑ کا صبر

پھر اس روح پرور محفل میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر کے متعلق چند واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا۔

۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی عیسائیوں کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوئے۔ حضور کے وکیل نے مولوی صاحب کے حسب و نسب کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہا تو حضور نے انہیں سختی سے روک دیا۔ اور جب اس مقدمہ میں حضور کو باعزت بری کر دیا گیا۔ تو جج نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں۔ تو عیسائیوں کے خلاف نالش کر سکتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔ آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ ہم پاک مسیح محمدی کی طرح باوجود طاقت ور

ہونے کے بھی صبر کرتے رہو مبادا دُنیا کہیں یہ نہ کہے کہ جب تک کمزور تھے صبر کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عجز و انکسار

اس پیاری مجلس کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عجز و انکسار اور غریب پروری کے چند واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے حضور اقدس کا انتہائی عاجزی کا مرقع یہ شعر پڑھا ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

حضور کی غریب پروری کے ضمن میں یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ کھانے کی ایک مجلس میں جس میں حضور علیہ السلام تشریف فرما تھے حضور کے ایک غریب صحابی میاں نظام دین صاحب کو بعد میں آنیوالوں نے جوتیوں کے پاس دھکیل دیا۔ اور خود آگے بیٹھ گئے۔ حضور یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے۔ کھانے کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ چنانچہ عظیم آقا اور خوش نصیب غلام نے ایک ہی رکابی میں کھانا کھایا۔

ذکر حبیب کی یہ ایمان افروز مجلس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد ۳ ۱/۲ بجے کے قریب ختم ہوئی تو ہر دل ایک عجیب روحانی سرور محسوس کر رہا تھا۔

مجلس شوریٰ — انتخاب صدر

ذکرِ حبیب کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مقررہ نمائندہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آئندہ دو سال کے لئے صدر کا انتخاب کروایا۔ جس میں آٹھ نام پیش ہوئے۔ اس کے بعد ووٹنگ ہوئی۔ اور یہ کارروائی مولانا صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کی۔ چنانچہ حضور نے محترم محمود احمد صاحب کو آئندہ دو سال کے لئے صدر اور محترم مرزا فرید احمد صاحب کو نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔ بارک اللہ لہما۔

انتخاب صدر کے بعد مجلس شوریٰ کی بقیہ کارروائی زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۵ بجکر ۳۰ منٹ شام تک جاری رہی۔ سب سے پہلے محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد سب کمیٹی اقتصاد کی رپورٹ پیش ہوئی جو مکرم مرزا عبداللطیف صاحب قائد ضلع گجرات (صدر سب کمیٹی) نے پڑھ کر سنائی۔ اس

سب کمیٹی کے سپرد ایجنڈا کی تجویز ۱، و ۲ تھیں
پہلی تجویز یہ تھی کہ ہر مجلس میں انفرادی رپورٹ
فارم ہونے چاہئیں جو مجلس مرکزیہ کی طرف
سے دیئے جائیں۔ سب کمیٹی نے سفارش
کی کہ اسے ضروری قرار نہ دیا جائے ہر مجلس
اپنی ضرورت کے مطابق فارم بنا سکتی ہے
مرکز سے راہنمائی لے سکتی ہے۔ متعدد نمائندگان
نے اس تجویز کے بارہ میں اظہار خیال کیا۔
آخر میں جب رائے لی گئی تو کثرت رائے کے
ساتھ اس تجویز کو اور سب کمیٹی کی سفارش
کو بھی رد کرنے کی سفارش کی گئی۔

تجویز ۲ یہ تھی کہ شوریٰ ۱۹۷۸ء کے
فیصلہ کے مطابق مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ
کی تاریخ مرتب کروائے۔ مقامی مجالس۔
قائدین اضلاع اور مختلف ممالک کے نائب
صدران اپنے اپنے علاقوں میں خدام الاحمدیہ
کی تاریخ مرتب کر کے بھجوائیں۔ سب کمیٹی شوریٰ
نے سفارش کی کہ اس کام کے لئے ایک سب
کمیٹی مقرر کی جائے جو مجالس کو سوالنامہ
بھجوائے اور اس کام کی مسلسل نگرانی کرے
پھر محترم صدر صاحب نے اس تجویز کے بارہ
میں اظہار خیال کیا اور اس کی اہمیت بتائی
مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے سب کمیٹی
کی اس سفارش کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

ورزشی مقابلہ جات:۔ شوریٰ کی کاروائی
کے دوران میدان عمل میں کبڈی اور فٹ بال
کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے اس کے بعد
نماز مغرب وعشاء کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا

نماز مغرب وعشاء اور درس حدیث

۶ ۱/۲ بجے شام تمام خدام نے پنڈال
میں جمع ہو کر ملک منصور احمد صاحب عمر
مربی سلسلہ احمدیہ کی اقتداء میں نماز مغرب
وعشاء ادا کیں۔ ازاں بعد محترم مولانا
غلام باری صاحب سیف نے قربانی و ایثار
کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ جس میں آپ
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انصار
کے حالات سنائے۔ جنہوں نے آنحضور
کے ارشاد پر اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے قربانی و
ایثار کا بے نظیر نمونہ پیش کر کے اپنے رب
اور آقا کی خوشنودی حاصل کی۔

قربانی اور صبر کا مظاہرہ

درس حدیث کے بعد محترم صدر صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اعلان فرمایا
کہ بجلی بند ہونے کی وجہ سے شام کا کھانا
بروقت تیار نہیں ہو سکا اس لئے معذرت
کے ساتھ خدام سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ
وہ اپنے اسلاف کے نمونہ کو اختیار کرنے کیلئے
قربانی اور صبر کا مظاہرہ کریں۔ چنانچہ خدام نے

بشارت کے ساتھ تقریباً دس بجے شب تک اجلاس کی بقیہ کارروائی سنی اور بعد میں کھانا کھایا۔

اس اعلان کے بعد ۲ بجکر ۴۰ منٹ پہ تقریری مقابلہ معیار اوّل شروع ہوا۔

تلقین عمل ــــ پابندی وقت

اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام پونے آٹھ بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ پہلی تقریر محترم ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب نے "پابندی وقت" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کے ظہور کا نمایاں پہلو پابندی وقت ہے۔ پس ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں پابندی وقت کو اپنا شعار بنانا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ آپ وہ بزرگ نہیں ہیں جن کا وقت ضائع نہیں کیا۔

وقار عمل کے موضوع پر محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ (سورۃ ص) پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہاتھ سے کام کرنے والے بیان کیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ ہمیشہ وقار عمل کو اپنا شعار بناتے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء بالخصوص حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی ہمیں یہی خُلق نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ پس وقار عمل انبیاء علیہم السلام کا شعار اور ایک میراث ہے جو مومنوں کو دعوت عمل دیتا ہے۔

تلقین عمل کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ "احمدی نوجوان کا مقام اور اس کا فرض" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ظاہری کائنات میں جس طرح ہمیں ایک نظم اور قوانین نظر آتا ہے یہی حُسن ہمیں قرآن مجید کی روحانی کائنات میں زیادہ کامل رنگ میں ملتا ہے۔ قرآنی احکامات افراد اور اقوام کی اصلاح کے لئے فطرت کی آواز ہیں۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ایک روحانی نظام دنیا میں قائم کیا ہے تاکہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے۔ اس عظیم ذمہ داری کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک احمدی نوجوان

کا یہ فرض ہے ۔ کہ وہ خود کو اس عظیم روحانی نظام کی عمارت کی ایک مضبوط اینٹ بنائے ۔ پونے نو بجے تلقین عمل کا ایمان افروز پروگرام ختم ہوا ۔

علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

آج کا آخری پروگرام علمی و مذہبی سوالات کے جوابات کا تھا ۔ خدام نے بشاشت کے ساتھ بغیر کھانا کھائے اس دلچسپ اور مفید پروگرام میں حصہ لیا ۔ اس مجلس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب ۔ محترم ملک سیف الرحمان صاحب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے ۔ یہ سوالات مذہب سائنس اور کلام وغیرہ سے متعلق تھے ۔

دوسرے دن کا مبارک اختتام

اجلاس کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا کہ کل چونکہ لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اس لئے خدام نظم و ضبط کا ایسا پیارا نمونہ دکھائیں کہ طبیعتیں وجد میں آجائیں ۔ آخر میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی اور سوال و جواب کی مجلس اختتام پذیر ہوئی ۔ اس کے بعد خدام نے ۱۰ بجے شب کھانا کھایا ۔

سالانہ اجتماع ـــ تیسرا روز ۲۱ ؍ ۱۰

اجتماع کا تیسرا دن خدام احمدیت کے لئے آزمائش کا دن تھا ۔ رات کے آخری حصہ میں تیز ہوا چلنی شروع ہوئی ۔ جس سے فضا میں خاصی خنکی پیدا ہوگئی ۔ جو تقریباً ۲ ½ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی ۔ اور اختتامی اجلاس کے وقت تو بوندا باندی بھی شروع ہوگئی اگرچہ اس روز لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہ تھی ۔ اس کے باوجود بھی ساڑھے ۶ ہزار خدام نے بے مثال نظم و ضبط اور کمال صبر کے ساتھ اجتماع کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پونے چار بجے صبح خدام کو نماز تہجد کے لئے بیدار کرنا شروع کیا گیا ۔ تمام خدام پنڈال میں جمع ہوئے ۔ نماز تہجد مکرم صالح محمد خانصاحب سابق مبلغ مارشس کی اقتداء میں ادا کی گئی ۔ بعد ازاں آپ نے ہی نماز فجر پڑھائی ۔

اسلام کی تبلیغ ـــ درس قرآن کریم

نماز فجر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے درس قرآن کریم دیا ۔ آپ نے سورہ نحل

کی آیت اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ آیت ہمیں اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کردے۔ تبلیغ کی طرف بلاتی ہے اور تبلیغ کے طریق بتاتی ہے جن میں ایک یہ ہے کہ ہمارے دلائل قرآن کریم پر مبنی ہونے چاہئیں۔ نیز کلام اس طریق سے کرنا چاہیئے جس کو دوسرا سمجھ سکے۔

تہجد کی اہمیت ۔ درس حدیث

درس قرآن کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر استاد جامعہ احمدیہ نے درس حدیث دیا۔ آپ نے نماز تہجد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپ نے کہا کہ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عظیم مقصد کے لئے قائم کیا ہے ہماری طاقت مادی نہیں بلکہ روحانی ہے اس لئے ہم نوجوانوں کو اسلام کی عظمت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

اجتماعی ورزش علمی اور ورزشی مقابلہ جات

اس کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب

منتظم ورزشی مقابلہ جات نے خدام کو پنڈال
کے اندر ۵ منٹ تک اجتماعی ورزش کروائی۔
پھر ناشتہ کے لئے خدام کو اجازت دی گئی۔
اس دوران مقام اجتماع میں پیغام رسانی
اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے جبکہ دوسری
طرف میدانِ عمل میں رسہ کشی اور والی بال کے
فائنل مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد فٹ بال
اور کبڈی کے فائنل مقابلے ہوئے۔

تقاریر علمائے سلسلہ

کھیلوں کے اختتام کے بعد خدام مقام
اجتماع میں اکٹھے ہوئے اور ۹½ بجے مکرم
مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و
ارشاد کی زیر صدارت علمائے سلسلہ کی تقاریر
کا پروگرام شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی
کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے
بعد مکرم صالح محمد خانصاحب نے حضرت
مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش
الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر مکرم و محترم کمال یوسف صاحب
سابق مبلغ سویڈن و ناروے ڈنمارک نے
"اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک" کے
موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۶ء میں
سویڈن ناروے اور ڈنمارک میں جماعت احمدیہ
کے مشن کی بنیاد رکھی۔ ناروے اور سویڈن کے
انتہائی شمالی علاقہ کو قطب شمالی کا حصہ کہا
جاتا ہے۔ ان علاقوں میں حضرت مسیح موعود
سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ہمیں جانے
کا موقع ملا۔ اور خدا کے فضل سے جماعت
کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی جو عیسائی مشن
کے لئے نہایت حیرت انگیز ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا بشارت احمد
صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے خدام سے
خدائی تائید و نصرت کے موضوع پر خطاب
فرمایا۔ آپ کو کم و بیش ۱۶ سال تک مغربی
افریقہ کے ممالک گھانا۔ سیرالیون اور
نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام
دینے کی توفیق ملی۔ آپ نے اس علاقہ میں
خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور جماعت
کے دوستوں کے جذبۂ ایمان کے متعدد
واقعات سنائے۔ ایک یہ کہ سیرالیون کے
دو نئے احمدیوں کے قبول احمدیت پر پیرامونٹ
چیف کی طرف سے زور ڈالا گیا کہ وہ دوبارہ
مشرکانہ رسوم کو اختیار کریں۔ لیکن ان کے
انکار کی وجہ سے ان کو زمین میں گاڑ دیا گیا۔
پر ان کا ایمان متزلزل نہ ہوا۔ آخر کار خدا
کے فضل سے ان کو رہائی حاصل ہو گئی۔

آخر میں مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب
ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت مصلح موعود رض

کی راہنمائی اور دعاؤں کے ثمرات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی راہنمائی اور آپ کی دعاؤں کے متعدد ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ تقسیم ملک سے قبل ایک موقع پر میری اہلیہ بیمار ہو گئی۔ ۱۰۸ درجہ بخار تھا اور بہت پریشانی تھی۔ حضور کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا۔ اور دعا کے لئے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ آپ اطمینان سے جائیں۔ اب آپ کی بیوی کو بخار نہیں ہو گا۔ اس وقت ۹ بجکر ۵۴ منٹ ہوئے تھے وہاں سے میں نے واپس ہسپتال جا کر امریکن ڈاکٹر سے کہا کہ بخار اتر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ تمھیں کیسے معلوم ہوا۔ میں نے سارا ماجرا سنایا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جبکہ حضور نے قادیان میں ارشاد فرمایا تھا۔ بخار ٹوٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت سے وابستگی ایمان کی تازگی کا ذریعہ ہے۔ اور خدا خلیفہ کے ذریعہ اپنی منشا ظاہر کرتا ہے

خطاب صدر

اس کے بعد خطاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوا۔ جس میں آپ نے خدام الاحمدیہ کے

جملہ شعبہ جات سے متعلق خدام کو زریں ہدایات دیں۔ آپ نے گذشتہ سال کی کارگزاری پر تبصرہ کرتے ہوئے اس امر پر اظہار اطمینان فرمایا کہ امسال تقریباً تمام اضلاع نے اور بیشتر مقامی مجالس نے تربیتی کلاسز اور اجتماعات منعقد کئے۔ اسی طرح شعبہ اشاعت اور تعلیم کا بھی تفصیلاً جائزہ پیش فرمایا۔ خطاب کا اصل متن اسی شمارہ میں ملاحظہ ہو۔

رخصت ہونیوالے صدر کی خدمت میں الوداعی ایڈریس

خطاب صدر کے بعد صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر نے صدر کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا مکمل متن ص پر ملاحظہ فرمائیں۔

مجلس شوریٰ

۱۱½ بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز مہتمم اطفال کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم رشید احمد جان صاحب صدر سب کمیٹی نے سب کمیٹی تعلیم کی سفارشات پیش کیں۔ پہلے ایجنڈا کی تجویز ۲ (رپورٹ سب کمیٹی نصاب ناخواندہ) کے بارہ میں سفارشات پڑھ کر سنائیں۔ اس کے متعلق مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز نے وضاحت کی نیز ایک دوست مکرم میاں مبارک احمد صاحب فیصل آباد نے اس بارہ میں اظہار خیال کیا۔ اس پر رائے لی گئی، تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی رپورٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی جاری رہی۔ ایجنڈا کی تجویز ۳ اور اس کے بارہ میں سب کمیٹی تعلیم کی سفارش پیش ہوئی۔ متعدد نمائندگان نے اس تجویز کے بارہ میں اظہار خیال کیا۔ اکثر دوستوں نے یہ رائے دی کہ کتب حضرت مسیح موعودؑ مفت نہیں ہونی چاہئیں بلکہ قیمتاً خریدنی چاہئیں نیز ساری کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ آخر میں صدر صاحب نے اس ضمن میں مزید وضاحت فرمائی کہ مرکز کی طرف سے پہلے ہی چھوٹی کتب مطالعہ کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ اور وہ حقیقتاً بہت کم قیمت پر ہوتی ہیں۔ نیز محترم صدر صاحب نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف توجہ دلائی۔ اس تجویز پر رائے لی گئی تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش منظور کرنے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی مال :- مکرم صدر صاحب سب کمیٹی ا

نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ پہلے تجویز نمبر ۵ کے بارہ میں بتایا کہ سب کمیٹی اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ (تجویز نمبر ۵ میں چندہ کی شرح میں اضافہ کرنے کی سفارش تھی) متعدد نمائندگان نے اس تجویز کے متعلق اظہار خیال کیا۔ زیادہ تر نمائندگان نے اصل تجویز کے حق میں دلائل دیئے اور سب کمیٹی کی سفارش سے اختلاف کیا۔ آخر میں صدر صاحب نے بعض نکات کی وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد رائے لی گئی نمائندگان کی اکثریت نے سب کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے چندہ کی شرح میں اضافہ کی تجویز کو رد کرنے کی سفارش کی۔

اس کے بعد صدر صاحب سب کمیٹی مال نے تجویز نمبر ۶ کے بارہ میں بتایا کہ ان کی سب کمیٹی مال "سب کمیٹی تعمیر ہال" کی رپورٹ منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے یعنی مد تعمیر ہال کو قائم رکھا جائے اور تین سال کے بعد دوبارہ صدر محترم اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کریں۔

متعدد نمائندگان نے اس بارہ میں اظہار خیال کیا جن میں مکرم ملک لال خان صاحب اسلام آباد مکرم عبد الخالق صاحب بہاولپور مکرم رشید طارق صاحب کراچی۔ مکرم محمود احمد صاحب مہتمم مقامی ربوہ شامل تھے محترم صدر صاحب نے چندہ تعمیر ہال کے پس منظر اور اس کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔

آخر میں رائے لی گئی۔ تمام نمائندگان نے سب کمیٹی کی تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

میزانیہ مجلس خدام الاحمدیہ

ایجنڈا کی ساتویں اور آخری تجویز میزانیہ آمد و خرچ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سال ۱۳۵۸-۵۹ ہش/۱۹۷۹-۸۰ء تھی۔ سب کمیٹی مال نے

۶ لاکھ ۱۲ ہزار ۵۶۳۵ روپے میزانیہ آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش کی۔

رانا سعید احمد صاحب سیالکوٹ اور محمود احمد صاحب اشرف نے اس بارہ میں اظہار خیال کیا۔

نمائندگان سے رائے لی گئی۔ تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر اس میزانیہ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشوروں میں برکت ڈالے۔

دعا کے بعد دو بجے مجلس شوریٰ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اور اجتماع اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گیا۔

۲ بجے سے ۳ بجے تک وقفہ برائے طعام ہوا۔ خدام نے طعام گاہ سے کھانا حاصل کر کے اپنے خیمہ جات میں کھایا اور نماز کی تیاری کے لئے پنڈال میں جمع ہوئے ۳ بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ اور اجتماع اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گیا۔

۳ بجکر ۴۵ منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس عاملہ کی معیت میں حضور کا استقبال کیا نیز متعین مرکزیہ نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور جب پنڈال میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی باران رحمت کا نزول شروع ہو گیا۔ اور بوندا باندی ہونے لگی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم احمد داؤد صاحب آف تنزانیہ متعلم جامعہ احمدیہ نے کی اس کے بعد حضور کے ساتھ خدام نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ اس کے بعد حضور نے مجلس اطفال دارالذکر فیصل آباد کو بہترین کارکردگی پر علم انعامی عطا فرمایا۔ نیز دوسرے انعامات تقسیم فرمائے پھر مکرم عبدالسلام طاہر مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خدام سے اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور کا یادگار تاریخی خطاب شروع ہوا۔ اکثر نوجوانوں کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے حضور کو بغیر لاؤڈ سپیکر کے اتنے بڑے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے سنا۔ حضور کی تقریر کو

مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بلند آواز سے خدام تک پہنچاتے رہے۔

حضور نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل ہر آن بارش کی طرح ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور آج جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ مجاہدانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اتریں گے۔ اور تم اپنی زندگیوں کا مقصد اپنی زندگی میں ہی پورا ہوتے دیکھ لوگے۔

۲۰ منٹ کی اس تقریر کے دوران خدام کے جوش و خروش اور ولولہ اور خلافت سے والہانہ عقیدت کا ایک عجیب نظارہ تھا۔ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر۔ اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔

آخر میں حضور نے نہایت پرسوز دعا کروائی۔ درد۔ سوز اور تضرع و ابتہال میں ڈوبی ہوئی اس تاریخی دعا کی کیفیت الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

انتہائی بابرکت اجتماع دعا کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور خدام ایک نئے عزم اور ایمانوں میں ایک نئی حرارت لئے ہوئے رخصت ہوئے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اختتامی اجلاس کے نظارہ سے متاثر ہو کر دو غیر از جماعت دوستوں نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

قائدین اضلاع و مقامی کی توجہ کیلئے

فارم فہرست تجنید اطفال آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک اطفال کی فہرست تجنید نہیں بھجوائی۔ وہ براہ مہربانی جلد از جلد فہرست تجنید مکمل کر کے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ جن مجالس کو فارم نہ ملے ہوں یا مزید فارم کی ضرورت ہو تو فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ فارم دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔ شکریہ

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فیصلہ جات شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء ۱۳۵۸ ہش

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
۱	**اعتماد** ہر مجلس میں انفرادی رپورٹ فارم ہونے چاہئیں جو کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے دیئے جائیں یا قیادت ضلع کی طرف سے کیونکہ ہر مجلس تو مقامی طور پر یہ فارم نہیں چھپوا سکتی۔ یہ فارم خدام کی تربیت کے لئے بہت مفید ثابت ہونگے۔ ... اگر مجلس مرکزیہ کو اس کے اخراجات کے متعلق تشویش ہو تو اس کے متعلق تجویز یہ ہے کہ بے شک مقامی حصہ میں کچھ فیصد کمی کر دی جائے اور یہ اخراجات اس مد سے پورے کر لئے جائیں۔ (مجلس خدام الاحمدیہ چونیاں ضلع قصور)	۱۔ انفرادی رپورٹ فارم کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں لیکن اسے ضروری قرار نہ دیا جائے۔ ۲۔ ہر مجلس اپنی مقامی ضرورت کے مطابق فارم بنا سکتی ہے۔ ۳۔ اگر کوئی مجلس ضرورت محسوس کرے تو وہ مرکز سے اس بارہ میں راہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔	شوریٰ کثرت رائے اصل تجویز اور سب کمیٹی کی سفارشات کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	سفارش شوریٰ منظور ہے۔ ردّ 10/11/79
۲	شوریٰ ۱۹۷۲ء کا فیصلہ ہے کہ مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کرائے اس بارے میں تجویز ہے کہ مقامی مجالس اپنی اپنی تاریخ مرتب کر کے مرکز کو بھیجیں اسی طرح قائدین ضلع۔ ضلع کی تاریخ مرتب کر کے بھجوائیں۔ نیز مختلف ممالک کے نائب صدران اپنے ملکوں میں خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کر کے بھجوائیں۔	۱۔ مقامی مجالس مطلوبہ کوائف مرتب کرائے اور مرکز کو بھجوائیں اسی طرح قائدین اضلاع۔ اضلاع کے مطلوبہ کوائف مرتب کر کے بھجوائیں نیز مختلف ممالک کے نائب صدران اپنے	شوریٰ بالاتفاق سب کمیٹی کی سفارشات منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے 10/11/79

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضور اقدس
		اپنے ملکوں میں خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کر کے بھجوائیں۔ ۲۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر فرمائیں جو مجالس کو سوالنامہ کوائف فارم بھجوائے اور مسلسل اس کام کی نگرانی کرے۔		
۳	خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے جو کتاب ہر ماہ مقرر کی جاتی ہے وہ کتاب کم قیمت یا برائے نام قیمت یا ہو سکے تو مفت مہیا کی جائے اور یہ کتاب بہت چھوٹی اور کم صفحات پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ تاکہ ہر خادم مطالعہ کر سکے۔	اس تجویز پر جزوی طور پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہے، لیکن تجویز کے اس حصہ سے کہ کتب مفت مہیا کی جائیں کمیٹی کو اتفاق نہیں۔	شوریٰ بالاتفاق سب کمیٹی کی سفارش منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور نہیں (یعنی سفارش شوریٰ منظور ہے) پرائیویٹ سیکرٹری 10/11/79
۴	رپورٹ سب کمیٹی نصاب ناخواندہ خدام زیر تجویز ۳ شوریٰ ۱۹۷۸ء ناخواندہ خدام کے لئے تین گریڈ مقرر کئے جائیں۔ جن کا کورس تین سال میں مکمل ہو ان گریڈ کے لئے مندرجہ ذیل کورس تجویز کیا گیا ہے۔ گریڈ ۱:۔ ۱۔ قاعدہ یسرنا القرآن۔ ۲۔ حروف تہجی لکھنا۔ ۳۔ دستخط کرنا۔ ۴۔ کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کرنا۔ ۵۔ نماز باترجمہ۔ ۶۔ ادعیہ۔ دعائے جنازہ جوبلی منصوبہ کی دعائیں۔ ۷۔ حفظ قرآن کریم:۔	گریڈ ۱:۔ مرتب کردہ سب کمیٹی نصاب ناخواندہ سے اتفاق ہے۔ ۲۔ گریڈ ۲ میں عاملہ مرکزیہ کی تجویز سے اتفاق ہے۔ اقتباسات کے مقررہ حصہ کی بجائے پیارے مہدی کی پیاری باتیں	شوریٰ بالاتفاق سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ نصاب منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ مجلس شوریٰ بجائے منظوری حضور	فیصلہ حضور اقدس
	سورۃ فاتحہ۔ الکوثر۔ النصر۔ اخلاص۔ الفلق۔ الناس ابتدائی سترہ آیات سورۃ بقرہ۔ گریڈ ۲: (۱) قرآن کریم ناظرہ مکمل (۲) حدیث کا مقررہ حصہ (ایمانیات۔ آداب و اخلاق۔ اسلام) (۳) اقتباسات کا مقررہ حصہ (قرآن کریم۔ ہستی باری تعالیٰ۔ آنحضرت صلعم۔ اسلام۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ مقام محمدی (۴) نظم کا مقررہ حصہ (درثمین۔ کلام محمود کے منتخب اشعار) (۵) عہد خدام الاحمدیہ (۶) زبانی پڑھنے کے لئے ہمارے عقائد۔ احمدیت کا پیغام۔ (۷) حفظ قرآن کریم۔ سورۃ قریش۔ الفیل۔ الضحیٰ۔ التین۔ الکافرون۔ گریڈ ۳: (۱) قرآن کریم باترجمہ (پارہ اول ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب) (۲) مسائل فقہ (ارکان اسلام کے مسائل) (۳) حدیث کا مقررہ حصہ۔ (ایمانیات۔ آداب و اخلاق۔ اسلام) (۴) اقتباسات کا مقررہ حصہ (قرآن کریم۔ ہستی باری تعالیٰ۔ آنحضرت صلعم۔ اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ) (۵) نظم کا مقررہ حصہ (درثمین و کلام محمود کے منتخب اشعار) (۶) دلائل۔ وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حقیقت ختم نبوت) (۷) انتخاب از کتابچہ عام دینی معلومات (۸) حفظ سورۃ اعلیٰ و غاشیہ۔ (۹) عمومی حفظ۔ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح۔	مقرر کی جائے۔ مطالعہ کے لئے ہمارے عقائد اور احمدیت کا پیغام کی بجائے "ہمارا آقا" مولفہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی۔ "سوانح حضرت مصلح الموعودؓ" شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر کی جائے۔ ۳۔ گریڈ ۳ میں قرآن کریم باترجمہ میں پہلا پارہ مکمل کی بجائے نصف پارہ مقرر کیا جائے۔ ۴۔ گریڈ ۳ میں اقتباسات کا مقررہ حصہ میں عاملہ مرکزیہ کی تجویز سے اتفاق ہے۔ (تجویز) اقتباسات کا مقررہ حصہ کی بجائے ہماری تعلیم رکھی جائے لیکن ہماری تعلیم حفظ کی بجائے پڑھنا ضروری ہو (۵) گریڈ ۳ میں دلائل میں سے ایک دلیل یاد کرنا ضروری ہے۔	اور اس میں بزرگان سلسلہ میں سے کسی ایک بزرگ کا قول بھی ساتھ شامل کیا جائے۔	

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ بعد منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
۵	حال:- قاعدہ نمبر ۱۶۱ میں تبدیلی کی جائے۔ موجودہ قاعدہ:- خدام الاحمدیہ کے لازمی چندوں کی شرح حسب ذیل ہوگی:- ا- طالب علم میٹرک تک ۳۰ پیسے ماہوار ب- میٹرک سے اوپر ۵۰ پیسے ماہوار ج- برسرِ روزگار خدام- ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار مگر کسی صورت میں ۵۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہوگا۔ د- مجلس عالمگیر کے سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے ہر خادم اپنی ماہوار آمد کا $2\frac{1}{2}$ فیصد ادا کریگا لیکن ضروری ہوگا کہ ہر خادم کم از کم $2\frac{1}{2}$ روپیہ اس مد میں ادا کرے یہ چندہ سب کا سب مرکز میں آنا ضروری ہے۔ قاعدہ ۱۶۱ کی نئی مجوزہ شرح:- ا- طالب علم میٹرک تک ۵۰ پیسے ماہوار۔ ب- طالب علم میٹرک کے اوپر ایک روپیہ ماہوار ج- برسرِ روزگار خدام ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار مگر چندہ کسی صورت میں ایک روپیہ ماہوار سے کم نہ ہوگا۔ د- مجلس عالمگیر کے سالانہ اجتماع کے اخراجات کیلئے ہر خادم اپنی ماہوار آمد کا $3\frac{1}{2}$ فیصد ادا کریگا- لیکن ضروری ہوگا کہ ہر خادم $3\frac{1}{2}$ روپے اس مد میں ادا کرے یہ چندہ سب کا سب مرکز میں آنا ضروری ہے۔ (مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی)	کمیٹی ماسوائے نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کے تجویز رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ بھاری اکثریت سے اصل تجویز کو رد کرنے اور سب کمیٹی کی سفارش منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے شرح چندہ نہ بڑھے گی۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ بابت منظوری حضور	فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح
۶	رپورٹ سب کمیٹی تعمیر ہال زیر تجویز ۶ شوریٰ ۱۹۷۸ء :- ا- مد تعمیر ہال کو فی الحال موجودہ شکل میں برقرار رکھا جائے اور منظوری بجٹ کے وقت حسب سابق بجٹ میں اس مد کو بھی شامل کیا جائے۔ ب- ۱۳۱۳/- روپے کے عطیہ جات کی تحریک کا دوبارہ اجراء کیا جائے۔ اس سلسلہ میں نئے وعدہ جات بھی حاصل کئے جائیں اور سابقہ وعدہ جات کی وصولی کے لئے بھی کوشش کی جائے۔ ج- جو ضروریات تجویز کی گئی ہیں ان کی جلد تر تکمیل کے لئے مرکز اپنے ممکنہ وسائل کو بروئے کار لائے۔ د- تین سال بعد صدر مجلس اس بارہ میں دوبارہ نظرثانی کے لئے کمیٹی مقرر کریں جو اس وقت کے حالات کے مطابق مزید غور کرے۔	سب کمیٹی متفقہ طور پر اس رپورٹ کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ بالاتفاق رپورٹ کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	"منظور ہے"
۷	میزانیہ آمد و خرچ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۸-۵۹ ہش / ۱۹۷۹-۸۰ء پیش خدمت ہے (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)	۶،۱۲،۶۳۵/- روپے (سب کمیٹی مجوزہ میزانیہ آمد و خرچ مبلغ ۶،۱۲،۶۳۵/- روپے منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ باتفاق سب کمیٹی کی سفارش منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	"منظور ہے۔"

اَلوِدَاع

سالانہ اجتماع کے موقع پر مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو نئے صدر کا انتخاب اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اس کی منظوری کے بعد رخصت ہونے والے صدر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے خدام سے الوداعی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر کی طرف سے حسب ذیل الوداعی سپاسنامہ جناب صاحبزادہ مرزا فرید احمد نے پیش کیا

ـــــــ (ادارہ)

"مکرم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہم سے رخصت ہو کر مجلس انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ آج ہمارے دل اداس ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں مسرت ہے کہ محترم صدر صاحب موصوف ساڑھے چار سال کا طویل عرصہ صدارت نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد ترقی کی نئی منزل کی طرف رواں ہو رہے ہیں۔

پہلی بار مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر کی مجلس عاملہ میں ۱۹۶۷ء میں آپ کا تقرر بطور مہتمم ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں آپ نائب صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے تبلیغ اسلام کے لئے جاپان چلے جانے کے بعد صدارت کی اہم ذمہ داریاں آپ کے سپرد کی گئیں۔ آپ کے کامیاب زمانہ صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ اس دوران جن امور کا ہم خصوصیت سے ذکر کرنا چاہیں گے۔ ان میں سے ایک خدام الاحمدیہ کی بے مثال تنظیم ہے جس میں ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ سالانہ مرکزی اجتماع میں مجالس کی نمائندگی تدریجاً بڑھتی گئی یہاں تک کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد تقریباً سو فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ اسی طرح تربیتی کلاسز میں مجالس کی نمائندگی میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ اور ان کلاسز میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد میں نمایاں فرق پڑا ہے۔ اسی طرح ضلعی سطح پر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی کارکردگی بہت بہتر ہو کر سامنے آئی ہے اور پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ میں ضلعی مجالس میں کثرت سے تربیتی اجتماعات۔ تربیتی کلاسز۔ دورہ جات قرآن کریم کی تعلیم اور خدام کی تربیت کا اعلیٰ انتظام آپ کے اس مبارک عہدِ صدارت میں کافی حد تک سرانجام پایا۔

چنانچہ اس سال اللہ کے فضل سے اضلاع میں ضلعی سطح پر اجتماعات منعقد ہوتے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک
اس دوران مجلس مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بھی بخشی کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
کے ارشاد کی تعمیل میں باہر سے آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے ایک
اعلیٰ درجہ کا گیسٹ ہاؤس یعنی سرائے خدمت کی تعمیر اور تزئین کرنے کی سعادت پائی۔ اسی طرح
ایوانِ محمود کی تعمیر مکمل ہو کر اس کی تزئین اور وسعت کا کام سرانجام پایا۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے رسائل یعنی خالد اور تشحیذ کے معیار اور اشاعت میں نمایاں ترقی ہوئی
یہاں تک کہ دونوں رسالوں کی اشاعت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک قابلِ
قدر خدمت یہ بھی ہے۔ کہ اس دوران احمدی بچوں کی ایک دیرینہ ضرورت کو بھی پورا کرنے کا انتظام
ہوا اور مجلس مرکزیہ کی طرف سے آٹھ نئی خوبصورت اور دیدہ زیب کتب شائع کرنے کا انتظام ہو گیا
ہے۔ شعبہ مال میں خصوصی رہنمائی کے نتیجہ میں خدام الاحمدیہ کا بجٹ ہر سال بروقت سو فیصد
وصول ہوتا رہا اور اس کے علاوہ مجلس کے جملہ ریزرو فنڈ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے اور
اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ مجلس۔ چندہ اجتماع۔ چندہ تعمیر ہال اور چندہ اطفال وغیرہ
تمام سو فیصد سے زائد وصول ہو چکے ہیں۔

صدرِ محترم کے عہد کی ایک اور قابلِ قدر خدمت یہ ہے کہ آپ نے اپنے عہدِ صدارت میں
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ نے ہر موقع پر اس
اہم ذمہ داری کی طرف خدام کو توجہ دلائی اور آج ہم یہ کہنے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے آپ کی اس مساعی میں بھی بہت برکت ڈالی ہے۔ اور مطالعہ کتب کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں
اضافہ ہوا ہے۔

محترم صدر صاحب کا ہم اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ اور قائدین علاقہ و ضلع اور مجالس کے ساتھ ہمیشہ
ہی انتہائی شفیقانہ سلوک رہا۔ اور انکی بہترین انتظامی صلاحیتیں ہمارے لئے مشعلِ راہ رہیں۔ ہر موقعہ پر مکرم صدر صاحب
کی اعلیٰ صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کام آئیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ محترم صدر صاحب کی
صحت میں، عمر میں برکت دے اور بیش از بیش مقبول خدمات کی توفیق سے نوازے۔ ہم محترم صدر صاحب سے بھی امید
رکھتے ہیں کہ وہ بھی پہلے کی طرح ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اور ہمیشہ اپنی بیش قیمت نصائح سے ہمیں
نوازتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مہدی علیہ السلام کی جماعت کی پہلے سے کہیں بڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام۔ ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ۔ ۲۱/۱۰/۵۸
۷۹

آرزو کے قافلے ـــــ وصال کے عنوان

(تحریر:- یاسین شوق - ربوہ)

کبھی کبھی آرزو کے صحرا میں آ کے رکتے ہیں قافلے سے
وہ ساری باتیں لگاؤ کی سی وہ سارے عنوان وصال کے سے

دیوانوں کے قافلے روانہ ہونے کا موسم قریب تر آ رہا ہے۔ مستانوں کے مستی بھرے سفر کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ پروانوں کے ہجوم غول در غول شمع خلافت پر رقصاں ہونے کے لئے تیاریوں میں محو ہیں۔ لگاؤ کی ساری باتیں، ساری تفاصیل ایک ایک کر کے طے کی جا رہی ہیں۔ چاہت بھرے موسموں کی شدت ٹھنڈ بڑھنے کے ساتھ ساتھ جوان ہو رہی ہے

جب پانی یخ ہونے لگے گا، صبح کو کورا پڑنے لگے گا، کہر پھیلنے لگے گی ـــ تب متوالے دور دراز سے اپنے بستر اور اپنے ٹرنک سروں پر اٹھائے اپنے پیارے آقا کو ایک نظر دیکھنے کے لئے نکل کھڑے ہونگے۔ سال بھر کے پیاسے مسیح پاک کی مقدس بستی میں چند دن کے لئے دھونی رمانے نکل کھڑے ہونگے۔

ان کی منزل وصال ہے۔ ہر چہرے پر وصل کا عنوان تحریر ہے۔ ہر ماتھے پر ملاپ کی بندیا جگمگا رہی ہے۔ اپنے پاک مولا کا وصال۔ اپنے خالق و مالک کی رضا کا حصول۔ روحانی خوشی و سرمستی کے مرکز میں جان بخش سانس لینے کا [illegible]

تصور تخیلات میں نت نئی رنگ آمیزیاں کر رہا ہے۔ چشم تصور اپنے محبوب کی بستی کی آس میں وا ہے۔ ہر سانس گویا دھڑکن بن گیا ہے۔ ہر لحظہ وقت کی گرہیں گویا آپ ہی آپ کھل رہی ہیں۔ ہر مشکل حل ہوتی جا رہی ہے۔ ہر رکاوٹ خود بخود ہی راستہ دے رہی ہے۔ فرشتے اپنے پر پھیلائے سروں پر سایہ فگن ہیں۔ ان کے آسمانی نغموں کی بھنبھناہٹ عاشقوں کے دلوں میں تموّج پیدا کر رہی ہے۔ بندے اپنے مولا سے سرگوشیاں کرنے جا رہے ہیں۔ اپنے آقا کے مقدس اور جاں بخش کلمات سننے جا رہے ہیں۔ سب خطا تیر کی طرح ساتوں آسمانوں کو چیر کر سیدھی اپنے مولا کے [illegible] پہنچنے والی دعائیں حاصل کرنے جا رہے [illegible] آقا کی دعائیں۔ خلیفۂ وقت کی دعائیں [illegible] خلیفہ راشد کے زندگی بخش کلمات سننے کے لئے سارا جسم ہمہ تن گوش بن گیا ہے۔

وہ لمحے کیا خوب ہونگے وہ ساعتیں کتنی البیلی اور رسیلی ہوں گی جب ہمارا پاک آقا ہمیں اپنے

حیات بخش کلمات سے برکت بخشے گا۔ خدا کے فرشتے
نور کی مشکیں بھر بھر کے حاضرین پر انڈیلیں گے۔
مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی مقدس روح سات آسمانوں کی بلندی سے اپنے
چاہنے والوں کو محبت بھری نگاہ سے دیکھے گی۔
اس مسیح آخرالزمان کی دعائیں ایک بار پھر صف
باندھ کر اپنے خالق و مالک کے حضور قبولیت
کے لئے ایستادہ ہو جائیں گی۔

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی یخ بستہ تاریخیں
مومنوں کے جذبہ ایمان کی گرمی لئے ہوئے جلسہ
سالانہ کی شکل میں قریب تر آ رہی ہیں۔
ذہن چشم تصور میں آج سے ۸۸ سال پہلے
۱۸۹۱ء کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں پہنچ گیا وہ
جلسہ صرف ایک دن یعنی ۲۷ دسمبر کو ہوا تھا۔ اس
میں صرف ۷۵ آدمی شامل تھے۔ وہ لمحے کیا نورانی
ہونگے۔ وہ ۷۵ آدمی کتنے خوش قسمت تھے آسمانوں
کے فرشتوں نے ان پر کیا کیا رشک کئے ہونگے
مہدی دوراں کا بابرکت وجود ان کے درمیان
جلوہ فرما تھا۔ اسی وجود سے نبیوں کے سردارؐ
کو محبت کی خوشبو آئی تھی۔ اسی پاک وجودؑ کو
خاتم النبیینؐ نے اپنا سلام بھیجا تھا۔ اسی وجود کی
عظمت کا اظہار کرنے کے لئے آپؐ نے اپنی امت
کو ہوشیار کیا تھا کہ جب وہ تمہارے درمیان
جلوہ فرما ہو تو اگر تم کو برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹتے

ہوئے بھی جانا پڑے تو جاتا ہے --- میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ تجھ پر، تیری آل اولاد پر قربان ہوں - اپنی محبت بھری نظر اٹھا کر دیکھ تیرے نام کے عاشق تیرے دین کے متوالے برفباری سرد موسم میں کشاں کشاں چلے آ رہے ہیں انکے ساتھ شیر خوار بچے ہیں انکے ساتھ بوڑھے اور ضعیف ہیں ان میں سے کسی کو یخ بستہ سردی نے نہیں ڈرایا سفر کی کلفتوں نے کسی کے پاؤں میں زنجیر نہیں ڈالی - کرایوں کی مہنگائی نے کسی کی جبین کو شکن آلود نہیں کیا - نوکریاں اور چھٹیاں کسی کو آنے سے باز نہیں رکھ سکیں -

اے خدا کے پاک نبی! اے وجہ تخلیق کائنات! اے سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ تیرے مسیح کی خوشبو سونگھ کر دیوانے ہو گئے ہیں ان کو معرفت اور محبت کا وہ جام پلایا گیا ہے کہ ہر مشکل اس جادو کے آگے دھواں ہو گئی ہے - اے نبیوں کے سردار! قیامت کے دن ان کی سفارش کر دینا - یہ کمزور ہیں مگر تیرے نام کی مالا جپتے ہیں ان کی شفاعت کر دینا - یہ بے بس ہیں مگر تیرے دین کو پھیلانے کی دُھن میں اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کی معصوم خواہشات کو قربان کر کے قربانیاں کرتے ہیں - یہ سارا سال ان چند دنوں کے انتظار میں پائی پائی جوڑتے ہیں - یہ سال بھر اپنی چھٹیاں ان چند دنوں کے لئے محفوظ رکھتے ہیں - کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ تیرے پاک مسیح علیہ السلام کا خلیفہ

اس پاک بستی میں ان کا منتظر ہے۔ ربوہ کے در و دیوار اپنے آسمانی مہمانوں کی آس میں سارا سال منتظر رہتے ہیں۔ ربوہ کے باسی دور دراز سے آئے ہوئے ان پروانوں کی راہوں میں اپنی آنکھیں بچھاتے ہیں۔ اپنا دل ان کے قدموں میں نچھاور کرتے ہیں ان کو نہ دن کا ہوش ہوتا ہے اور نہ رات کا۔ ان کو ان تین دنوں میں ایک ہی دھن لگی ہوتی ہے خدمت خدمت اور صرف خدمت۔ کہیں مسیح پاک کے مہمانوں کی خاطر داری میں کوئی کوتاہی نہ رہ جائے کہیں اس آسمانی جماعت کے روحانی پرندوں کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ درجنوں مشینیں رات دن ان مہمانوں کے لئے روٹیاں پکاتی ہیں۔ سوئی گیس کے بڑے بڑے چولہے چوبیس گھنٹے سالن پکانے میں مگن رہتے ہیں۔ کوئی مہمان بھوکا نہ رہ جائے۔ کوئی پیارا محروم نہ رہ جائے۔

یہ مہمان بھی عجیب مست الست ہیں ٹھنڈے فرشوں پر پرالی بچھا کر یوں سوتے ہیں جیسے زربفت کے تاروں پر ایرانی قالین بچھا کر محوِ خواب ہوں لنگر کی دال روٹی یوں کھاتے ہیں جیسے کسی شہنشاہ کی ضیافت پر مدعو ہوں۔ ربوہ کی کچی پکی اور ناہموار سڑکوں پر یوں روانی سے چلتے ہیں جیسے ان کے لئے مخمل کا فرش بچھا ہو۔

اے خدا اے مالک اے خالق اے رحمٰن خدا! ان آنے والوں پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کر۔ ان کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے۔ ان کے دلوں کو خوشی اور سکینت سے مالا مال کر دے اے کمزوروں کے خدا۔ اے طاقتوروں کے خدا اے عزت دینے والے مولا۔ اے سگے ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے مالک اے پیارے مولا۔ مسیح محمدی کے ان پروانوں کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کر ان کو اپنی محبت کی خوشبو سے نواز۔ ان کو اپنے پیار سے شاد کام کر۔ ان کے سفر میں فرشتوں کی فوجیں ان کے ہمراہ کر۔ ان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کو ترقیات دے۔ ان کو اپنی رضا کی راہوں پر آگے ہی آگے اور آگے قدم بڑھاتے چلے جانے کی توفیق دے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین۔

اِس صدی کا عظیم مسلمان سائنسدان

تحریر: بشیر احمد رفیق۔ سابق امام مسجد لندن و مشنری انچارج انگلستان

کوئی اسّی برس گذرے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک معرکہ آراء تصنیف "تجلیات الٰہیہ" میں بڑے جلال سے تحریر فرمایا۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ایک دن اور زندہ بھی رہیگا کجا یہ کہ وہ اس قسم کا دعویٰ کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ماننے والے دین و دنیا کے ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی سچائی کے نشان بنتے گئے۔ اور آج پھر حضور اقدس کی صداقت کا ایک اور چمکتا ہوا نشان ظاہر ہوا ہے۔

ماہ اکتوبر میں جناب ڈاکٹر عبد السلام کو دنیا کا منفرد انعام نوبل پرائز ملا جس سے پاکستانی قوم کا سر بلند ہوا۔ آپ پہلے پاکستانی اور پہلے مسلمان ہیں جنہیں نوبل پرائز ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ جنہیں مَیں نے قریب سے دیکھا اور مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک نیک، متقی، شریف اور دیندار اور مخلص احمدی ہیں۔

والدین کی انتہائی خدمت

۱۹۵۹ء میں ان سے میرا پہلی بار لندن میں تعارف ہوا۔ مسجد لندن کے قریب ہی آپ کی رہائش ہے اور اس کی بھی ایک بڑی اہم وجہ ہے اور وہ یہ کہ جب ان کے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب لندن تشریف لے آئے تو اپنے بزرگ باپ کی خاطر مکان مسجد کے قریب ہی خرید لیا۔ تاکہ انہیں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ اور یوں اپنے باپ کی نمازوں اور عبادتوں اور دعاؤں میں حصہ دار بن گئے۔ اپنے باپ کے ساتھ عقیدت اور تعظیم کا جذبہ اس قدر تھا کہ جب کبھی آپ نے کسی کو مدعو کیا خواہ وہ دنیوی لحاظ سے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ ان کے والد ضرور اس میں شامل ہوتے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ڈیوک آف ایڈنبرا اور شاہی افراد سے ملاقات تھی۔ تو آپ اپنے والد محترم کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ان سے ملاقات کروائی۔ اتفاق کی بات کہ والد پاکستان میں تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔ اور اس صدمہ کو اس قدر محسوس کیا کہ ایک چپ سی لگ گئی۔ مگر ہم رہنے لگے اور یہ کیفیت کچھ اتنی زیادہ قابلِ غور تھی

کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے
ان کے گھر جا کر ان کو دلاسا دیا کہ یہ سلسلہ موت
اور حیات تو جاری اور ساری ہے۔ کسی کی
وفات پر خواہ وہ اپنی ماں ہو یا باپ ہی کیوں
نہ ہو اس قدر غم نہیں کرنا چاہیئے کہ زندگی کے
اہم امور پر اثر انداز ہو جائے۔

والد کی وفات پر وہ اپنی والدہ محترمہ کو
مستقل طور پر اپنے پاس لے آئے اور ان
کی اس رنگ میں خدمت کی کہ جسے میں اگر نمونہ
کہوں تو غلط نہ ہوگا۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر ٹریسٹ
(اٹلی) میں ہے لیکن ہر پندرہ روز کے بعد
اپنی ماں سے ملنے لندن چلے آتے۔ اور اس
میں ناغہ کا سوال ہی نہ ہوتا تھا۔ اور جب
تک والدہ زندہ رہیں یہ معمول باقاعدگی سے
جاری رہا۔ ماں کوئی بات کہہ دے اور ڈاکٹر
سلام اسے پورا نہ کرے۔ یہ بالکل ناممکن تھا۔

عبد السلام۔ ایک درویش صفت انسان

نوبل پرائز نے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا
دی ہے کہ علم طبعیات میں آپ لاثانی سائنسدانوں
میں سے ہیں مگر کوئی دیکھے تو پہچان نہ سکے
کہ یہ اتنی قدر عالم اور فاضل اور بلند پایہ
سائنسدان ہے۔ طبیعت سادہ اور تکلف سے
(پاک) ہے۔ جب بھی دیکھیں تو یوں معلوم ہوتا ہے
کہ ہنستے مسکراتے ہیں۔ کبھی کسی سے کرختگی
اور ترش روئی سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے انہیں
نہیں دیکھا۔ مجھے بارہا ان سے طلباء کی سفارش
کرنے کے مواقع پیش آئے لیکن ایک بار بھی مجھے
یاد نہیں کہ آپ نے اس طرف فوراً توجہ
نہ فرمائی ہو۔ اور طلباء کی ہر ممکن مدد نہ کی ہو بلکہ
یہاں تک کہ بعد میں بھی مجھے پوچھتے کہ اس نوجوان
کا کیا حال ہے۔ مزید کسی مدد کی ضرورت تو نہیں؟

آپ کا دین سے شغف

دین اسلام کی محبت ان کے رگ و ریشہ
میں سرایت ہے۔ تلاوت قرآن اور اس پر غور و
خوض آپ کا روزانہ کا معمول ہے اور یہ سب
نیک والدین کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے۔ شعائر اسلام
کی پابندی آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ چہرہ پر گھنی
داڑھی کتنی پیاری ہے اور کس قدر سجتی ہے
لوگ کہتے ہیں کہ دور حاضر کے علوم پڑھ کر
انسان دہریہ ہو جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر سلام تو
علم طبعیات کے معراج پر پہنچ کر اللہ والا ہو گیا
جب بھی لندن میں قیام ہوتا ہے نمازوں کے لئے
باقاعدگی سے مسجد تشریف لاتے ہیں اور جمعہ کے
روز تو صف اوّل میں اپنی جگہ بناتے ہیں۔

آپ نے اپنے سارے ہی بچوں کو قرآن کریم
پڑھایا ہے۔

ایک دفعہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ
ہمارے رسالہ "مسلم ہیرلڈ" کے لئے بھی کوئی مضمون لکھ دیں

لیکن جو عام فہم زبان میں تو آپ نے میری درخواست کو رد نہیں فرمایا۔ بلکہ مضمون بھجوا دیا۔ جو جابجا قرآنی آیات سے مزین تھا۔

فارسی شعراء کا کلام بھی زیر مطالعہ رہتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سائنس کا علم انسان کو خشک مزاج بنا دیتا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو تو شعر و شاعری سے بھی شغف ہے۔ فارسی شعراء کے کلام سے بہت دلچسپی ہے۔ مثنوی مولانا روم عام طور پر آپ کے زیر مطالعہ رہتی ہے۔ خشک مزاج تو درکنار طبیعت باغ و بہار پائی ہے۔ اور لطائف سُنانے پر آتے ہیں۔ تو مجلس کشتِ زعفران ہوتی ہے۔

مہمان نوازی کا وصف بھی خوب پایا ہے لنڈن میں ہوں تو دوستوں کے ساتھ خوب دعوتیں ہوتی ہیں۔ مجھے بھی ان میں شمولیت کا موقع ملتا رہا ہے۔ اور میں نے ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کو خوش مزاج اور خوش خلق ہی دیکھا۔ مجھے ان کی طبیعت میں کہیں ترشی نظر نہیں آئی۔

آپ کی اہلیہ لجنہ برطانیہ کی صدر ہیں

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام امۃ الحفیظ ہے اور یہ سارے برطانیہ کی لجنہ کی صدر ہیں اور یہ کام سنبھالنا کوئی معمولی سی بات نہیں بہت وقت اور محنت چاہتا ہے اخلاص اور درد چاہتا ہے لیکن بیگم سلام نے اپنے اس عہدہ کو نہایت ہی خوبی سے نبھایا ہے اور ڈاکٹر سلام کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی دیندار رفیقۂ حیات عطا کی۔ حلقۂ احباب کی خاطر تواضع میں کبھی ماتھے پر بل نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کس منہ سے شمار کیا جائے۔ کہ والدین شفیق۔ دعا گو۔ عبادت گذار اور دیندار عطا کئے اور پھر وفا شعار خدمتگذار دین کی محبت میں گداز بیوی عطا کی۔ امۃ الحفیظ نے ڈاکٹر صاحب کو گھر کے سب بکھیڑوں سے آزاد رکھا ہے۔ تاکہ آپ اپنا سارا وقت علوم کی تحصیل میں صرف کر سکیں۔

وہ ساری رقوم دوسروں پر خرچ کر دیتے ہیں

اپنی جیب سے دوسروں کے لئے پیسہ نکالنا بہت دشوار امر ہے۔ خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت۔ جب تک دل میں فیاضی نہ ہو دوسروں کو پیسہ نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب کو مختلف ممالک سے انعامات کے ساتھ بڑی بڑی رقوم بھی ملتی رہتی ہیں لیکن یہ رقوم ڈاکٹر صاحب نے اپنے لئے بھی خرچ کیں؟ جی نہیں! ایسا کبھی بھی نہیں ہوا!! یہ ساری دولت غریب ملکوں کی علمی ترقیات کے لئے انہیں بھجوا دیتے ہیں۔ تاکہ وہاں کے کمزور ادارے اور غریب طالب علم اس سے فائدہ اٹھالیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ جھنگ کا گورنمنٹ کالج

اور پاکستان کے متعدد سائنسی ادارے اس بات کی شہادت دیں گے کہ ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ انہیں ایسے اوقات میں یاد رکھا اور نوبل پرائز کی رقم بھی انہی اداروں کو دے دی ہے۔

میری خدمات کا مستحق میرا پاکستان ہے۔

اپنے وطن سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگا لیں۔ کہ میں نے ایک دفعہ آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے برطانوی شہریت حاصل کر لی ہے کیونکہ آپ لمبے عرصے تک قیام کرنے کی وجہ سے اس کے حقدار تھے تو فرمایا کہ میں برطانوی شہریت نہیں لوں گا۔ کیونکہ سائنس کے میدان میں میری جو خدمات ہیں پاکستان ان کا حقدار ہے۔ میری برطانوی شہریت کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ ان کی عظیم خدمات میں برطانیہ کا حصہ بھی سمجھا جائے اور جو اعزاز بھی ملے وہ کسی اور ملک سے منسوب ہو۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ممکن ہے کہ کسی وقت نوبل پرائز مل جائے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ یہ اعزاز برطانیہ کے حصہ میں آئے۔ یہ پاکستان کا حق ہے۔ اور اسی کے حصہ میں آنا چاہیئے اور مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ وطن عزیز میں سائنس کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب کا نام ہمیشہ یاد رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ سے عقیدت عشق کی حد تک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو عشق کی حد تک عقیدت ہے۔ جب بھی حضور یورپ کے دورہ پر تشریف لائے۔ آپ کی یہی کوشش رہی کہ آپ کی بابرکت صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں اور حضور بھی ہمیشہ آپ پر نگاہِ شفقت رکھتے ہیں اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کے عظیم سپوت کو اور اس صدی کے عظیم مسلمان سائنسدان کو علمی میدان میں مزید ترقیات عطا فرما دے اور یہ کامیابی قوم ملک اور اسلام کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

ــ آمین ــ

الوداعی تقریبات

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں شمولیت کے باعث صدر کے فرائض سے سبکدوش ہو گئے ہیں آپ گذشتہ ساڑھے چار سال سے یہ خدمات سرانجام دے رہے تھے اس موقعہ پر آپ کے اعزاز میں متعدد الوداعی تقاریب منعقد کی گئیں - ان کی تفاصیل ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

سب سے پہلی تقریب مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۹ء بعد دوپہر قائدین اضلاع کی طرف سے ایوان محمود میں میں ترتیب دی گئی - اس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی بنفس نفیس شرکت فرمائی - اور قائدین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمتوں کو حاصل کرنے والی جماعت ہے اس لئے اس جماعت کا کام میرا یا آپ کا نہیں۔ یہ اللہ کا کام ہے۔ وہ خود اس کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے فضل اور رحمت کے دروازے ہر احمدی پر کھلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے افضال اور برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے بندے اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ تب ہی وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکیں گے۔

آپ نے فرمایا۔ ذاتی خدمت ہو یا اجتماعی کام اصل نکتہ سمجھنے والا یہ ہے کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں۔ ہر چیز خدا سے ملتی ہے دعا سے ایثار سے اور محبت کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر کے اسلامی تعلیم کو اپنے سینے میں اپنی روح میں اچھی طرح گاڑنے کے بعد اور دنیا تک اسے پہنچانے سے ہی سب کچھ ملتا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم اس راز کو سمجھنے والے بنیں جو کہ اصل میں تو کوئی راز نہیں لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں نے اسے راز بنا دیا ہے اور خدا کرے جس طرح سے اب تک ہمارا خدا کے ساتھ معاملہ ہے۔ قیامت تک جماعت کا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔

اس موقع پر حضور کے خطاب سے پہلے قائدین اضلاع کی طرف سے مکرم رشید احمد صاحب طارق قائد ضلع کراچی نے الوداع ہونے والے صدر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے سپاسنامہ کا آغاز کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد فرمایا:-

اپنے محترم اور پیارے صدر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ ساڑھے چار سال گزارنے کے بعد آج جب انہیں الوداع کرنے کا وقت آیا ہے تو ہمارے دل اداس ہیں لیکن ایک دوسرے خیال سے دل کے غنچے کھل اُٹھتے ہیں۔ قلب کو سکینت اور طمانیت کا احساس ہوتا ہے اس لئے کہ جانیوالا کامیاب و کامران اپنا فرض خوش اسلوبی سے ادا کر کے جا رہا ہے۔ اور اپنی ذمہ داری سے احسن رنگ میں عہدہ برآ ہونے کی توفیق انہیں حاصل ہوئی ہے۔

ہمارے ہر دل عزیز صدر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اوائل ۱۹۷۵ء میں خدام الاحمدیہ کے صدر مقرر ہوئے محض خدا کے فضل سے آپ کا یہ عہد صدارت نہایت کامیاب دور ثابت ہوا جس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ اور اس کی وجہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل، امام وقت کی رہنمائی اور دعائیں اور آپ کی خداداد صلاحیتیں ہیں۔ آپ ایک بہترین منتظم ہونے کے علاوہ بلند حوصلہ اور قوت فیصلہ رکھنے والے مفید وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین دماغی صلاحیتوں سے نوازا ہے آپ آپ ایک دور اندیش۔ صائب الرائے، سنجیدہ و متین۔ شفیق و مہربان اور حسب ضرورت مضبوط گرفت کرنے والے ہیں۔

جناب رشید طارق نے سپاسنامہ جاری رکھتے ہوئے سابق صدر کے عہد میں ہونے والے اہم اور ٹھوس کاموں کا بھی ذکر کیا۔ اور آخر میں آپ نے کہا:۔

اے جانیوالے الوداع! تو نے اپنے کام کو خوب نبھایا۔ خدا تجھے اپنے فضل سے نوازے۔ اور اے آنیوالے تجھے مبارک ہو کہ خلیفۂ وقت کی نظرِ انتخاب تجھ پر پڑی۔ خدا تجھے اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سابق صدر کے اعزاز میں دوسری تقریب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۹ء کو ایوانِ محمود میں منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں بھی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور خطاب فرماتے ہوئے غلبۂ اسلام کے ضمن میں خدام پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی حضور کے خطاب کا مکمل متن اسی شمارہ میں درج کیا جا چکا ہے۔

حضور کے خطاب سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر نے سابق صدر کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا۔ من وعن پیش خدمت ہے:۔

اے پیارے شفیق اور ہر دلعزیز صدر! آج ہمارے دل آپ کے ان احسانات کے لئے ممنونیت

کے جذبات سے لبریز ہیں جو آپ نے اپنے عہد صدارت میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خدام احمدیت کی بے پایاں قیادت کے ضمن میں سر انجام دیئے۔ آپ کی مروّت، حسن رفاقت، گفتار با وقار اور پُر از ذوق لطافت۔ طبیعت میں جودت اور جذبۂ سخاوت، فطرتِ اطاعت شعار اور واقفِ اسرارِ عبادت اور بے لوث خدمتِ نظامِ خلافت وہ قندیلیں ہیں جو تا دم حیات مختلف اوقات میں مشعلِ راہ کا کام دیں گی۔ آپ کا ناصحانہ اور شفیقانہ انداز جو ہماری غفلت اور کوتاہی کے لئے بطور تازیانہ کے تھا۔ ہمارے کردار میں پختگی کا باعث بنا۔

پیارے صدر! آپ نے شجرِ خدام الاحمدیہ کو جس عرق ریزی اور محنت شاقہ سے سینچا ہے اسی کی بدولت وہ بار آور اور تن آور درخت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کی شاخ تعمیر کو دیکھیں تو سرائے خدمت اور ایوانِ محمود کی دیدہ زیبی سے ثمر ہے۔

اس کی شاخ تعلیم کو ملاحظہ کریں تو علوم روحانیہ کی ضیاء پاشی سے اکثر پتّے سر سبز و شاداب نظر آتے ہیں۔ شاخِ اقتصادیات پیش نظر ہو تو ہر آنیوالا وقت اس کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا گیا۔ شاخِ تربیت پر نظر دوڑائیں تو ہر ڈالی ثمرِ تربیتی کلاس سے بار آور ہے۔ آپ کی ہی سعیٔ پیہم کا نتیجہ تھا کہ ہر ثمر کا اپنے تنے سے تعلق مضبوط ہو گیا۔ اجتماع ۱۹۷۹ء اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے۔

شاخِ اشاعت میں جہاں گلہائے خالد و تشحیذ ذہنوں کو معطر کرنے کا باعث ہیں وہاں ننھی منّی کلیوں کے اچھی فضا میں چٹکنے کے لئے انوارِ قمری کا انتظام کیا۔ ننھی منّی کلیاں بھی اب کھِل اٹھی ہیں۔ کہ ان کی نمود و نمائش کے لئے بھی بہترین فضا انھیں میسّر ہو گئی ہے۔

بہت سے امور میں سے چند کے اعداد و شمار گزشتہ سالوں کے مقابلہ کے ساتھ یوں ہیں:-

	سال ۷۴ – ۷۵ء	سال ۷۸ – ۷۹ء
نمائندگی تربیتی کلاس	۳۰۶ مجالس	۳۶۱ مجالس
" خدام	۴۶۱	۵۳۹ خدام
۱۹۷۴ء کے اجتماع میں مجالس کی نمائندگی۔	۵۴۴	۷۴۳
" " خدام " "	۳۳۳۹	۶۵۵۹
۱۹۷۵-۷۶ء میں امتحانات میں شامل خدام	۲۶۰۳	۳۴۳۱
" " " مجالس	۲۵۰	۳۸۲

جتنی مجالس کے بجٹ تشخیص ہو کر آئے۔	خدام کے	اطفال کے
۱۹۷۵-۷۶ء۔	۶۵۰	۴۵۰
۱۹۷۸-۷۹ء۔	۷۰۰	۶۰۰

انتخابات قائدین	۱۹۷۳-۷۵ء میں	۵۸۷	مجالس میں
	۱۹۷۸-۷۹ء میں	۷۳۵	؍ ؍
انتخابات مجلس عاملہ	۱۹۷۵-۷۶ء ؍	۳۸۴	؍ ؍
	۱۹۷۸-۷۹ء ؍	۶۲۰	؍ ؍
ماہنامہ خالد کی اشاعت	۱۹۷۴ء ؍	۱۴۰۰	
؍ ؍	۱۹۷۹ء ؍	۳۴۰۰	
ماہنامہ تشحیذ ؍ ؍	۱۹۷۴ء ؍	۱۶۰۰	
؍ ؍ ؍	۱۹۷۹ء ؍	۴۰۰۰	

۱۹۷۳ء میں سائیکل پر اجتماع میں آنیوالے نمائندگان۔ ۱۸-اضلاع سے ۶۶۵

۱۹۷۹ء ؍ ؍ ؍ ۔ ۲۱-اضلاع سے ۸۰۲

عہدہ صدارت سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونیوالے رفیق! جذبات کی یہ ترجمانی آپ کو الوداع کرنے کے لئے نہیں بلکہ رشتہ کو اور استوار کرنے کی غمازی کرتی ہے۔ ہم سب ایک ہی وجودِ خلافت کے اعضاء ہیں۔ اور ہمارے مدّنظر ایک ہی عظیم الشان مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ اس عظیم الشان امن و آشتی کی جنگ میں مجاہد کی جگہ کا تبدیل ہو جانا باعثِ حزن و ملال نہیں بلکہ مزید فتوحات کا باعث بنتا ہے اس لئے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے خدائی ارشاد کی روشنی میں اب بھی آپ کی راہنمائی کے خواہاں ہیں۔ نیز ہم اپنے نئے صدر برادرم مکرم محمود احمد صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں آپ کی منشا کے مطابق سعئ مقبول بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور خدائے عزّوجل کے آگے سربسجود ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کا فتحیاب سپاہی بنائے اور تختِ خلافت کی حفاظت کی ایسی توفیق عطا فرمائے کہ اگر ہمارے جسموں کو کاٹ کر اس کے پائے بنا لئے جائیں تو اس سے زیادہ ہمارے لئے اور کوئی چیز باعثِ افتخار نہ ہو۔

(ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

علمی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنیوالے خدام

سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کے موقع پر ہونیوالے علمی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

۱- تقریری مقابلہ (معیار سوم)

شاہد لطیف انجم - کراچی اول
حافظ محمد اید سرگودھا دوم
منور احمد - ربوہ سوم

۲- تقریری مقابلہ (معیار دوم)

ارشد محمود بھٹی - کوئٹہ اول
حمید اللہ شیخوپورہ دوم
انوار احمد - قصور سوم

۳- مقابلہ ترجمۃ القرآن (معیار اول)

اظہر احمد - ربوہ اول
فضل عیاض احمد - ربوہ دوم
حافظ محمود احمد ناصر - ربوہ سوم

۴- ترجمۃ القرآن (معیار دوم)

عبدالمومن - ربوہ اول
ناصر احمد - فیصل آباد دوم
صادق محمد طاہر - ربوہ سوم

۵- ترجمۃ القرآن (معیار سوم)

ظفر اللہ خاں طاہر - ربوہ اول
محمد امیر صدیقی - ربوہ دوم
لطف الرحمن - ربوہ سوم

۶- حفظ قرآن (حفاظ)

حافظ عارف اللہ - ربوہ اول
حافظ محمد یحییٰ - فیصل آباد دوم
لطف الرحمن - ربوہ سوم

۷- حفظ قرآن (غیر حفاظ)

محمود احمد شاد - ربوہ اول
صادق محمد طاہر " دوم
مظفر احمد ظفر " سوم

۸- مقابلہ تلاوت قرآن کریم

حافظ محمد امجد عارف سرگودھا اول
" مبارک احمد - کوئٹہ دوم
ربوہ سوم

۹- مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

شاکر حسین - کوئٹہ اول
سید محمد رضا بسمل صدر کراچی دوم
شیخ محمد اکرم - محمد زاہد - سوم

۱۰- مقابلہ مشاہدہ معائنہ

ملک عبدالحمید ترنم شیخوپورہ اول
حمید اللہ " دوم
خالد محمود " سوم

۱۱۔ مقابلہ مضمون نویسی

محمود مجیب اصغر ۔ اسلام آباد ۔ اوّل

نعمت اللہ جاوید ۔ ربوہ دوم

محمد یحییٰ الیاس صدر کراچی سوم

۱۲۔ مقابلہ حفظ نظم

حمید اللہ ۔ شیخوپورہ اوّل

صادق محمد طاہر ربوہ دوم

رانا سعید احمد سوم

۱۳۔ مقابلہ مطالعہ حدیث

حافظ محمود احمد ناصر ربوہ اوّل

شیخ محمد اکرم ۔ لاہور دوم

محمد احمد زاہد شیخوپورہ دوم

حمید اللہ ۔ شیخوپورہ سوم

محمد افضل ظفر ۔ ربوہ سوم

۱۴۔ مقابلہ عام معلومات (معیار اوّل)

حافظ محمود احمد ۔ ربوہ اوّل

جمیل احمد بٹ کراچی دوم

شاہد محمود لاہور سوم

۱۵۔ مقابلہ عام معلومات (معیار دوم)

شفیق احمد انس راولپنڈی اوّل

حمید اللہ ۔ شیخوپورہ دوم

عبد الشکور نباث دار الذکر لاہور سوم

۱۶۔ مقابلہ عام معلومات (معیار سوم)

محمد زاہد ۔ شیخوپورہ اوّل

محمد بخش۔ جل بھٹیاں جھنگ دوم

منور احمد۔ کھائی کلاں۔ سوم

۱۷۔ مقابلہ تقریر (معیار خاص)

غلام سرور۔ ربوہ اوّل

خواجہ اعجاز احمد۔ لاہور دوم

جمیل احمد بٹ کراچی سوم

۱۸۔ مقابلہ تقریر (معیار اول)

ضیاء اللہ مبشر۔ ربوہ اوّل

رفیق احمد عابد ربوہ دوم

ظفر احمد ظفر ؍؍ سوم

اظہر احمد ؍؍ سوم

۱۹۔ مقابلہ پیغام رسانی

(قیادت دارالفضل فیصل آباد) اوّل

کپتان طاہر محمود مبارک

محمد رفیق اکمل کپتان شیخوپورہ شہر دوم

۲۰۔ مقابلہ نظم خوانی

غلام سرور طاہر شیخوپورہ اوّل

الیاس ایوب بٹ سیالکوٹ دوم

ملک بشیر احمد۔ فیصل آباد سوم

۲۱۔ مقابلہ اذان

نصر اللہ احمدی ربوہ اوّل

ظفر اللہ ؍؍ دوم

حافظ عارف اللہ ؍؍ سوم

۲۲۔ نتیجہ تعلیمی کارڈ

محمد زاہد۔ شیخوپورہ اوّل

حمید اللہ شیخوپورہ دوم

۲۳۔ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

محمود مجیب اصغر اسلام آباد اوّل

عبدالواسع اسلامیہ پارک دوم

محمد زکریا ٹورنٹو کینیڈا سوم

۲۵۔ ورزشی مقابلہ جات

فٹ بال دوڑیں

کبڈی گولہ والی بال

تھالی وغیرہ وغیرہ

عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(برائے ۵۹-۱۳۵۸ ہش مطابق ۸۰-۱۹۷۹ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے حسب ذیل ارکان مجلس عاملہ برائے ۵۹-۱۳۵۸ ہش مطابق ۸۰-۱۹۷۹ء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

۱- نائب صدر - مکرم مرزا فرید احمد صاحب
۲- معتمد - مکرم عبد المنان صاحب طاہر
۳- مہتمم خدمت خلق - مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب
۴- ر تعلیم - ر لئیق احمد صاحب طاہر
۵- ر تربیت - ر حافظ مظفر احمد صاحب
۶- ر مال - ر میاں لطیف احمد صاحب
۷- ر عمومی - ر چوہدری مبارک احمد صاحب طاہر
۸- ر صحت جسمانی - ر مرزا نصیر احمد صاحب
۹- ر وقار عمل - ر حمید احمد صاحب خالد
۱۰- ر صنعت و تجارت - ر مرزا لقمان احمد صاحب
۱۱- ر تحریک جدید - ر تصور احمد صاحب
۱۲- ر اطفال - ر محمد اسلم صاحب شاد
۱۳- ر مجالس بیرون - ر ڈاکٹر لطیف احمد صاحب
۱۴- ر اصلاح و ارشاد - ر قریشی محمد انور صاحب
۱۵- ر تجنید - ر نصیر احمد صاحب قمر
۱۶- ر اشاعت - ر مرزا فرید احمد صاحب
۱۷- ر [illegible] - ر مرزا محمد الدین صاحب ناز
۱۸- مہتمم امور طلباء - مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۹- محاسب - ر مبارک احمد صاحب طاہر

محمود احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

خالد معلوماتی مقابلہ نمبر ۱

(مرتبہ: سید حسین احمد)

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ کے تعاون سے خالد معلوماتی مقابلہ کا ایک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اوّل آنیوالے کو -/۱۰ روپے اور دوم آنے والے کو -/۵ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ جوابات بھیجنے کی آخری تاریخ ۵ اجنوری ۱۹۸۰ء ہے ـــــ (ادارہ)

۱- سورہ نور کی آیت نمبر ۱۲ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ کس شخص کے بارہ میں ہے؟

۲- کسوف وخسوف کی پیشگوئی قرآن کی کس سورۃ میں ہے۔

۳- کسوف وخسوف کی احادیث کا حوالہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کس تصنیف میں دیا ہے۔ ان کتب حدیث کا نام بھی درج کریں۔

۴- حضرت مسیح موعودؑ کی اس کتاب کا نام تحریر کریں جو کتاب "ینابیع الاسلام" کے جواب میں لکھی گئی۔

۵- حضرت بادا نانک رح کے پیرو حنفی مذہب سے تعلق رکھتے تھے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کس تصنیف میں یہ تحقیق پیش فرمائی ہے۔

۶- غالب کے کس دوست کا تخلّص سیاح تھا

۷- رسالہ خالد کے سب سے پہلے ایڈیٹر کا نام بتائیں۔

۸- تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد کے عنوان سے کس کے خطبات شائع ہو چکے ہیں

۹- مندرجہ ذیل ممالک کے سکّوں کے نام بتائیں
کینیا - پرتگال - فلپائن

۱۰- پاکستان میں اعشاری سکّہ کا اجراء کب ہوا۔

میں سفر میں جانے لگا تو ایک بزرگ کی بات یاد آئی - جس نے کہا کہ
"جس شہر میں جاؤ وہاں چار شخصوں یعنی ایک وہاں کے پولیس افسر - ایک طبیب، ایک اہل دل ایک امیر سے ضرور ملاقات رکھنا اور جس شہر میں یہ چار دل نہ ہوں وہاں جانا نہیں چاہیئے"

(مرقاۃ الیقین)

بقیہ صفہ ۴۸ تقریر صدر صاحب

کریں اور خدا سے مدد مانگیں کہ خدا سے مدد مانگے بغیر اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوا جا سکتا۔

نئے صدر سے نئے نائب صدر سے اور ان کی وساطت سے نئی عاملہ سے میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ وہ خدام کے ساتھ شفقت اور محبت کا سلوک کریں ان کے ساتھ پیار کا برتاؤ کریں اور ان کے قصوروں پر ان کو پیار اور نرمی سے توجہ دلائیں خدام کی خدمت میں میں یہ گزارش کرونگا کہ نئے صدر کی اسی طرح اطاعت کریں جس طرح آپ نے میری اطاعت کی۔ میرے پاس ایسا کوئی طریقہ اظہار نہیں ہے کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ میرے دل میں آپ کے لئے کیا جذبات ہیں لیکن جس طرح آپ نے میری اطاعت کی اسی طرح نئے صدر اور نائب صدر کی آپ اطاعت کریں اور کسی وقت بھی کوئی ایسا موقع نہ آنے دیں کہ مجھے اور میرے رفقاء کار کو نئے صدر نئے نائب صدر اور ان کے رفقاء کار کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔

میں دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ انکے عہد میں خدام الاحمدیہ کو بہت ترقی دے اور خدا تعالےٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ان کی پوری طرح اطاعت کریں اور خدا تعالےٰ ان کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ آپ کے ساتھ شفقت کا، محبت کا، پیار کا سلوک کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

رسالہ خالد بلند پایہ علمی و تربیتی رسالہ ہے اور اسی طرح تشحیذ الاذہان بچوں کا پیارا رسالہ ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ان رسائل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

ہر مجلس میں ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان جانا ضروری ہے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اگر ان کی مجلس میں خالد اور تشحیذ نہیں جاتے تو وہ اپنی مجلس کے لئے خالد اور تشحیذ جلسہ سالانہ کے ایام میں جاری کروا کر ممنون فرمائیں۔

مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

بچوں کیلئے کتب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کے لئے نہایت سادہ اور آسان زبان میں مندرجہ ذیل کتب چھپوائی ہوئی ہیں - یہ کتب جلسہ سالانہ کے ایام میں ہر بک سٹال سے مل سکیں گی - اپنے لئے - اپنے عزیزوں کے لئے یہ کتب حاصل فرما کر ممنون فرمائیں -

۱- پیارے اسلام کی پیاری باتیں -
۲- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں
۳- پیارے مہدی (علیہ السلام) کی پیاری باتیں -
۴- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام -
۵- سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
۶- سوانح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا، کشوف اور پیشگوئیاں -

(شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہِ دسمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے "تعمیر بیت اللہ کے تیئیس عظیم الشان مقاصد" مقرر کی گئی ہے - خدام اسے حاصل کر کے مطالعہ کریں -

(مہتمم تعلیم)

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دا

Apple Jelly
Apricot Jam

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Monthly **KHALID** Rabwah

Regd. No. L5830

November December 1979